
اندھی چاہت
از سانوی راجپوت
پیشکش: راجپوت میڈیا سروس
رانا محمد عظیم رضوی
رابطہ: 03496611594

السلام و علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

معزز ممبران: آپ کا گروپ ایڈ من رانا محمد عظیم رضوی آپ سے مخاطب ہے۔

سب سے اہم بات:

راجپوت میڈیا سروس کے کسی بھی گروپ میں قادیانی، مرزائی، احمدی، لاہوری گروپ، گستاخ رسول ﷺ ، گستاخ امہات المؤمنین رضی اللہ تعالی عنہما، گستاخ صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم، گستاخ اہلبیتِ اطہار رضی اللہ تعالی عنہم، مرزا انجینیئر عرف پلمبر کے اسٹوڈنٹس یا ایسے غیر مسلم جو اسلام اور پاکستان کے خلاف پروپیگنڈا میں مصروف ہیں یا ان کے ذہنی و اخلاقی طور پر معاون یا حامی ہوں ان کے لیئے گروپ میں کوئی بھی گنجائش نہیں ہے۔ لہٰذا ایسے اشخاص کسی بھی صورت گروپ جوائن کرنے کی زحمت نہ کریں۔ معلوم ہونے پر فی الفور خارج (ریموو) کر دیا جائے گا۔

آپ تمام ممبران سے گزارش ہے کہ درج ذیل نکات کو توجہ سے پڑھ لیں۔

- گروپ میں صرف PDF فائل ارسال کی جاتی ہیں۔
- گروپ میں تعلیم یافتہ سمجھدار و دانا ممبران موجود ہیں۔ اس لیے اخلاقیات کا مظاہرہ کرتے ہوئے گروپ کے قواعد و ضوابط پر عمل کریں۔ بصورتِ دیگر معزز ممبران کی بہتری کے لیے آپ کو گروپ سے خارج (ریموو) کر دیا جائے گا۔
- کوئی بھی ممبر کسی بھی دوسرے ممبر کے انباکس میں کسی بھی قسم کا پیغام، کال یا مس کال نہیں کرے گا۔ شکایت موصول ہونے پر فوراً کاروائی کرتے ہوئے راجپوت میڈیا سروس کے ماتحت تمام گروپوں سے خارج (ریموو) کر دیا جائے گا۔
- اگر کسی بھی ممبر کو گروپ سے متعلق کسی بھی قسم کی تجویز یا شکایت ہے تو ایڈ منز سے رابطہ کیجئیے۔
- گروپ میں ارسال کی جانے والی تمام کتب انٹرنیٹ سے تلاش / ڈاؤنلوڈ کر کے ارسال کی جاتی ہیں۔ جو کتاب دستیاب نہیں ہوتی اس کے لیے معذرت کر لی جاتی ہے۔
- راجپوت میڈیا سروس کے تمام گروپس میں شامل ہونے کے لیے دیئے گئے ایڈ منز کے واٹس ایپ نمبرز پر صرف بذریعہ میسج رابطہ کریں اور جواب کا انتظار کریں۔

نوٹ: راجپوت میڈیا سروس کے کسی بھی گروپ کی کوئی فیس نہیں ہے۔ سب گروپ فی سبیل اللہ ہیں۔ صرف آپ سے دعاؤں کی درخواست ہے۔

رانا محمد عظیم رضوی
http://wa.me/923496611594

قاری فیاض احمد چشتی
http://wa.me/923008100974

سنی اسلامک کتب:
https://chat.whatsapp.com/G4Md8bKJjHL0BYOYupOXg9

فہیم کتاب گھر:
https://chat.whatsapp.com/KeRU6XFkqARKwDUgsU0Izg

فہیم ناول وڈائجسٹ:
https://chat.whatsapp.com/JrIUKJcqnqNI1RwLamthSi

اندھی چاہت

محترم قارئین!

راجپوت میڈیا سروس(RMS)کے تحت نئی ابھرتی ہوئی مصنفہ سانوی راجپوت صاحبہ کا نیا ناول (اندھی چاہت) آپ لوگوں کے لیے پی ڈی ایف کتابی صورت میں پہلی بار فہیم ناول وڈا ئجسٹ کی جانب سے پیشِ خدمت ہے۔

راجپوت میڈیا سروس کی جانب سے مشہور و معروف مصنفین کے ناولز پی ڈی ایف میں دستیاب ہیں اور نئے مصنفین کے ناولز کہانیوں اور افسانوں کو پی ڈی ایف کی زینت بنا کر آپ لوگوں کے خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔

سانوی راجپوت صاحبہ کے واٹس ایپ چینل کا لنک درج ذیل ہے۔ جلدی سے چینل کو فالو کریں اور دیگر احباب سے بھی فالو کرائیں اور لنک کو آگے شیئر کریں۔

واٹس ایپ چینل لنک:https://whatsapp.com/channel/0029VbAYeFJKWEKkUjm0h143

دعاؤں کا طالب:رانا محمد عظیم رضوی

واٹس ایپ لنک:http://wa.me/923496611594

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اندھی چاہت

السلام علیکم!

اندھی چاہت کو لکھنے کا مقصد صرف لوگوں کو اس بات سے آشنا کروانا ہے کہ زندگی خواہشات کا نام ہے لیکن ایسی خواہش جو انسان کی زندگی برباد کر دے اور اپنے ساتھ دوسروں کی زندگی بھی تھس نھس کر دے اس سے ہمیشہ بچنا چاہیے ضروری نہیں ہے کہ یہ خواہش انسان کی چیزوں کو حاصل کرنے کی ہو۔۔۔بلکہ ایک انسان کی خواہش انسان سے وہ سب کروا دیتی ہے جس سے اسکی زندگی اس مقام پر پہنچ جاتی ہے کہ وہ معافی بھی مانگ لے لیکن پھر بھی قبول نہیں ہوتی۔۔۔۔بچتا ہے تو صرف پچھتاوا۔۔۔اپنی ذات کے ساتھ اتنی محبت کرنا کہ آپکو کوئی دوسرا نظر نہ آئے اندھی چاہت میں آتا ہے۔۔۔اس سے لوگ خود غرض، انا پرست، تنہا، حقیقت سے انکار، جنونی اور لاپرواہ ہو جاتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔

اندھی چاہت میں کبھی کبھی دل بھی راستہ بھول جاتا ہے، پھر چاہے کتنی ہی کوشش کر لے۔

وہ چاہت جو سمجھ نہ آئے، اندھیروں میں بھی روشنی کے لیے ترستی ہے۔

مجھے معاف کر دو۔۔۔ خدا کے لیے مجھے معاف کر دو۔۔۔

میں مانتی ہوں میں نے بہت کچھ غلط کیا ہے تم لوگوں کے ساتھ۔۔۔ لیکن اب میں سمجھ چکی ہوں

کوئی فائدہ نہیں اس معافی کا۔۔۔ کوئی فایدہ نہیں۔۔۔
میری بیٹی کبھی واپس نہیں آسکتی کبھی نہیں۔۔۔
نکل جاؤ یہاں سے میرے گھر دوبارہ نہیں آنا۔۔۔
وہ انکے قدموں میں بیٹھی رو رہی تھی۔۔۔

کالج میں ہر طرف گہما گہمی تھی کوئی بھی انسان ایسا نہیں تھا جو مصروف نہ لگ رہا ہو

آج کالج میں سالانہ تقریب تھی۔۔

دوسرے کالجز اور یونیورسٹیز کے ٹیچرز اور پروفیسر اس تقریب کا حصہ تھے۔۔۔

انشاء کیا تم نے اپنے سپیچ اچھے سے تیار کی ہوئی ہے۔۔۔

انشاء جو درود پاک پڑھ کر دعا مانگ رہی تھی۔

وہ عائشہ کی بات سن کر اسے ایک گھوری سے نوازتی ہے۔۔

اوہ۔۔۔آپ چپ کریں عائشو۔۔۔۔

میں پہلے ہی نروس ہوں۔۔۔

لو۔۔۔جی میری پیاری دوست اور میری پیاری سی کزن۔۔۔۔۔مجھے پتا ہے تم کتنی سمجھدار ہو۔۔۔۔

زندگی میں ہر چیز آسانی سے نہیں ملتی اور تمہاری تو اللہ سے دوستی ہے تو یقین رکھو تم کر سکتی ہو۔۔

تمام اسٹوڈنٹز آج سفید لباس میں ملبوس تھے

انشاء ایک معصوم سی بہت ہی خوبصورت لڑکی تھی۔۔ چھوٹی چھوٹی آنکھیں بے بی کٹ کیے بال جو ماتھے پر بکھرے اسکی خوبصورتی کو نکھارتے تھے۔۔۔ چھوٹا سا ناک گلابی ہونٹ، سفید رنگ، ہلکی سنہری انکھیں اور سنہری بال۔۔۔

ایسا لگتا تھا کہ اس کے علاوہ اس دنیا میں کوئی معصوم اور خوبصورت نہ ہو۔۔۔

آج وہ سفید قمیض اور شلوار پہنے سلیقے سے حجاب کیے کندھے پر دوپٹہ ٹکائے وہ کسی بھی انسان کی توجہ کا مرکز بن سکتی تھی۔

ہاہاہاہاہا۔۔۔ یہ کچھ نہیں کر سکتی اعتماد تو اسکے اندر ہے کوئی نہیں۔۔۔

بڑی آئی سٹیج پر جا کر اسپیچ دینے والی۔۔

آج تو تمہاری معصومیت بھی تمہیں نہیں بچا سکے گی۔۔

ڈئیر کزن۔۔

اوہ۔۔ پلیز عینی اسٹوپ دس۔۔

مجھے پتا ہے آپ کبھی بھی مجھ سے خوش نہیں ہوئی لیکن آج کوئی تماشا نہ بنائیں
۔۔۔پلیز

انشاء عینی سے منت کرتی ہے

اسے پلیز بولنے کی ضرورت کوئی نہیں ہے

عینی اپنی بکواس بند رکھو ورنہ۔۔۔۔عائشہ اپنی ٹانگ اڑاتی ہے۔۔۔

آپ دونوں چپ کر جائیں پلیز۔۔۔۔

عائشہ انشاء کی کزن اور بہت اچھی دوست تھی

وہ ہمیشہ اسکے لیے لڑائی کرتی تھی۔۔

عائشہ شرارتی، پر اعتماد اور ایک اچھی لڑکی تھی۔۔

کالی گہری آنکھیں جن میں سرمے کی ایک لکیر ہمیشہ وہاں ڈیرہ جمائے ہوتی ۔۔۔کالے بال جو ہمیشہ پونی میں قید ہوتے ۔۔گندمی رنگ ہلکے گلابی ہونٹ آنکھیں بڑی بڑی۔۔

آج وہ انشاء کی طرح سیم ڈریس پہنے ہوئی تھی۔۔

بس فرق اتنا تھا کہ عائشہ نے حجاب کی بجائے دوپٹہ کندھوں پر سیٹ کیا ہوا تھا۔۔

عینی جو بد قسمتی سے ان کی کزن تھی اسکا پورا نام قرۃ العین تھا وہ انشاء کی خوبصورتی سے سخت نفرت کرتی تھی۔۔۔۔۔

جہاں بھی انشاء ہوتی وہاں اسکی موجودگی کو نظر انداز کر دیا جاتا۔۔۔

تیکھے نین نکوش گہری سنہری آنکھیں جن پر ہمیشہ آئی لائنر کی ایک باریک سی لائن بنی ہوتی کالے بال جو ہمیشہ کندھوں پر لہراتے ہلکے گلابی ہونٹ جنہیں لپ گلوس لگا کر گہرا کیا ہوتا۔۔ سفید رنگت۔۔۔ خوبصورتی میں وہ اپنی مثال آپ تھی لیکن اسے اپنے آپ سے اتنی محبت تھی کہ اسے انشاء کا خوبصورت ہونا بلکل پسند نہیں تھا۔۔

آج بھی نیٹ کی بنی شورٹ فراق پہنے بال کھلے دوپٹہ کندھے پر لٹکائے وہ کسی بھی لڑکے کو پاگل کر سکتی تھی۔۔۔۔۔۔

اچھا بڑی آئی چمچی۔۔۔ چلو یہاں سے نور۔۔۔

ہال میں ہر طرف شور تھا

اسلامیہ کالج آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی لاہور میں آج بچوں کے درمیان مقابلہ تھا مقابلہ بھی ایسے ٹوپکس پر جن کے بارے میں لوگوں نے کبھی سننا نہیں ہوگا۔۔۔

ہال میں ایک طرف بوائز تو دوسری طرف گرلز بیٹھی تھیں۔۔۔

درمیاں میں سٹیج بنایا گیا تھا۔۔۔تاکہ کسی کو مشکل نہ ہو دیکھنے میں ۔۔ سائیڈز پر بڑے بڑے اسپیکرز رکھے گئے تھے

تمام ٹیچرز اپنی اپنی نشست پر بیٹھ چکے تھے۔۔

السلام علیکم۔۔۔۔ویلکم ٹو آور کالج

Let's start the ceremony..

جیسے کہ آپکو پتا ہے آج کے دور میں کچھ بھی ناممکن نہیں ہے

سائنس نے انسان کی زندگی بدل کر رکھ دی ہے۔۔۔

تو سب سے پہلے میں بلانا چاہتی ہوں کلاس بارہویں کے طالب علم برہان علی کو وہ سٹیج پر آئے اور اپنا ٹوپک ڈس کس کریں۔۔۔

اسلام علیکم !

میرا آج کا ٹاپک ہے

The Man who turned oil waste into medicine and called it health care

آج کے دور میں سائنس نے بہت ترقی کر لی ہے لیکن انہیں یہ نہیں پتا وہ کیا کھا رہے ہیں کیا نہیں۔۔۔

ضروری نہیں ہے کہ ہم جو کھا رہے ہیں وہ بہترین غذا ہو۔۔پاکستان ترقی کی راہ پر گامزن ہے لیکن کچھ چیزیں ایسی ہیں جن کو آج تک ختم نہیں کیا گیا۔۔۔

کہا جاتا ہے کہ

زیادہ تر لوگوں کو شاید اس بات کا علم ہی نہیں...

کہ جو شخص ہماری آج کی جدید میڈیکل سسٹم کا بانی ہے، وہ خود کوئی ڈاکٹر نہیں تھا۔

یہ تھا جان ڈی راکفیلر

جب اس نے تیل کو صاف کرنا شروع کیا، تو اس کے پاس بہت سا ایسا پیٹرولیم بچ جاتا تھا جس کا کوئی استعمال نہیں تھا

تو اس نے ان فضول بچ جانے والے کیمیکل سے مصنوعی دوائیں بنانا شروع کیں۔

پھر اپنی دولت کے زور پر میڈیکل کالجز کو خرید لیا، نصاب بدلوا دیا، ریسرچ انسٹیٹیوٹس کو فنڈز دے کر اپنا ایجنڈا نافذ کروا دیا تاکہ علاج کا پورا نظام انہی ادویات پر گھومنے لگے۔

ادویات جو مصنوعی ہوں، جن پر پیٹنٹ ہو، اور جن سے اربوں کا منافع کمایا جا سکے۔
اس دوران ہربل طریقہ علاج، ہومیوپیتھی، اور قدرتی علاج جیسے سسٹمز کو دبا دیا گیا۔ لابنگ کے ذریعے ان طریقوں کو اسپتالوں اور میڈیکل کی کتابوں سے نکال دیا گیا۔

لیکن حیرت کی بات یہ ہے...

خود راکفیلر اپنے خاندان کے لیے ہومیوپیتھک اور نیچروپیتھک ڈاکٹرز کا علاج کرواتا تھا۔

کیونکہ ایک صحت مند مریض، ایک گمشدہ گاہک ہوتا ہے

اسی لیے اس نے ایک ایسا سسٹم بنایا جو آپ کے مرض کی جڑ ختم کرنے کے بجائے

صرف علامتوں (symptoms) کو کنٹرول کرے۔

درد کے لیے گولی

ذہنی دباؤ کے لیے دوا

پہلی دوا کے سائیڈ ایفیکٹس کے لیے مزید دوائیں

اور انسان ساری زندگی دواؤں کا محتاج بن جاتا ہے۔۔۔۔

یہ علاج نہیں، ایک بزنس ماڈل ہے۔

انسان کو بیماری اتنا نہیں کھاتیں جتنا آج کے دور کی میڈیسن اسے ختم کر رہی ہے

میرا نہیں خیال پاکستان میں دو فیصد سے بھی کم لوگ ایسے ہوں گے

جو دوائی کھاتے وقت اسکے سائڈ ایفیکٹس کو نوٹ کرتے ہوں۔۔۔

ان سب کو بتانے کا مقصد آپ لوگوں کو آگاہ کرنا تھا کچھ بھی کھانے سے پہلے ان سب چیزوں کو ضرور نوٹ کیا کرے

یہ کس سے بنی ہے؟

اسکا نقصان کیا ہے؟

اسکا فائدہ کیا ہے؟

Each and every thing

آپکی اس بارے کیا رائے ہے؟؟

ہر طرف تالیوں کی گونج تھی

برہان علی نے بہت اچھی سپیچ دی ہے آئیندہ میں بھی میڈیسن کو دیکھ کر کھائوں گی

نیکسٹ اب ہم بلانے جا رہے ہیں

بارہویں جماعت کی طالبہ قرۃ العین حیدر کو۔۔۔

قرۃ العین آپ سٹیج پر آئے اور اپنا ٹوپک ڈس کس کریں۔۔

قرۃالعین اسٹیج پر کھڑی تھی سب لوگوں کی نظریں اس پر جمی تھیں

اسلام علیکم

میرا ٹوپک ہے

Science is best

جیسا کہ برہان نے بیان کیا ہے کہ ہم جو میڈیسن لیتے ہیں وہ ہماری صحت کو مزید خراب کرتی ہے

جب کہ میں ان کی بات سے اتفاق نہیں کرتی

آج سائنس نے انسان کو جینے کھ لیے ایک نیا راستہ دیکھایا ہے

آج سائنس نے زندگی آسان بنادی ہے لیکن دیکھا جائے تو فایدہ انسان کا ہی ہو رہا ہے

ایسی جدید ترین ٹیکنالوجی کہ کوئی بھی انسان دیکھے تو دنگ رہ جائے

میں آپکو کچھ اس وقت دریافت ہوئی نیو میڈیسن کے بارے میں بتاتی ہوں۔۔۔

برہان اسکی اسپیچ کو غور سے سن رہا تھا جو اسے مینشن کر کے اسکی سپیچ میں مسٹیکس نکال رہی تھی

مصنوعی دانتوں کا زمانہ ختم ہونے والا ہے جاپان میں انسانی دانت دوبارہ اگانے کی دوا کی پہلی آزمائش شروع کر دی

اکتوبر 2024 میں جاپان کے شہر کیوٹو کے ایک بڑے اسپتال میں ایک نئ دوا کی پہلی بار انسانوں پر آزمائش شروع ہوئی ہے۔ یہ دوا جسم میں موجود ایک خاص مادہ (یو ایس اے جی-ون) کو روک دیتی ہے، جو کہ دانتوں کے اگنے کے عمل کو روکتا ہے۔ جب یہ مادہ رُک جاتا ہے، تو جبڑے کے اندر چھپے ہوئے دانتوں کے جڑ والے حصے دوبارہ فعال ہو جاتے ہیں اور نیا دانت نکلنا شروع ہو جاتا ہے۔

پہلے مرحلے میں ایسے 30 مردوں کو شامل کیا گیا ہے جن کی عمر 30 سے 64 سال کے درمیان ہے، اور جن کا کم از کم ایک دانت پہلے سے گرا ہوا ہے۔ اس آزمائش میں دیکھا جائے گا کہ دوا کتنی محفوظ ہے اور جسم پر اس کے کیا اثرات ہوتے ہیں۔

اس سے پہلے یہ دوا چوہوں، نیولوں اور کتوں پر آزمایا جا چکا ہے، جہاں صرف ایک خوراک سے ہی نیا دانت نکل آیا، اور کوئی خطرناک نقصان بھی سامنے نہیں آیا

اگر سب کچھ ٹھیک رہا تو سائنس دانوں کو اُمید ہے کہ سال 2030 تک یہ دوا عام لوگوں کے لیے دستیاب ہو گی، جو کہ مصنوعی دانتوں یا مہنگے علاج کا آسان اور قدرتی متبادل بن جائے گی۔

ذرا سوچیے... نہ کوئی سرجری، نہ کوئی تکلیف دہ عمل بس دوا کی ایک خوراک اور آپ کا جسم خود نیا دانت اُگا دے!
اس کو بتانے کا مقصد صرف یہی تھا کہ سائنس نے کبھی بھی اس چیز کو آگے نہیں جانے دیا جس میں کوئی غلطی موجود ہو
سائنس تو فیکٹس پر چلتی ہے وہ ایسی چیز کو کیسے آگے بڑھنے دے سکتی ہے جس کا نقصان لوگوں کو ہو۔۔۔

ڈیٹس آل آباؤٹ سائنس۔۔۔

ہر طرف تالیوں کی گونج تھی۔۔۔

واہ واہ۔۔۔ عینی تم نے تو کمال کر دیا

اب برہان ضرور تم سے بات کرے گا۔۔۔

آف کورس۔۔۔

اوئے برہان۔۔ باقی تو ٹھیک ہے اسکی اسپیچ سے تیری اسپیچ کی کوئی ویلیو نہیں رہی

حیدر برہان کو چڑھانے کے لیے بولتا ہے

اوہ پلیز ابھی ایک اور بھی رہتی ہے

اس لڑکی سے تو مجھے پہلے ہی نفرت ہے

برہان ایک اچھے خاندان کا لڑکا تھا اسے لڑکیوں سے چڑھ تھی خاص طور پر عینی

جیسیوں سے۔۔۔۔۔

سفید رنگت کلین شیو ماتھے پر بال بکھرے ہوئے
کالی آنکھیں سفید لباس میں وہ آج جاذب لگ رہا تھا۔۔۔۔

قرۃ العین نے بہت اچھی سپیچ دی ہے اب ہم اپنے نیکسٹ کینڈیڈیٹ کی طرف بڑھتے ہیں
تو ہماری بارہویں کلاس کی ٹوپر سٹوڈنٹ
مس انشاء
پلیز کم آن اسٹیج۔۔۔۔

واٹ اسکی باری مس اور ہماری باری میم نے نیم لیے۔۔۔۔
آئی ہیٹ ہر۔۔۔عینی چلائی تھی

اوہ۔۔آج تو ٹوپر کا بھی دیدار ہو رہا ہے جس کی وجہ سے میں ایک نمبر کی وجہ سے سیکنڈ رہ گیا۔۔۔۔ برہان دکھی ہوتے بولا تھا

انشاء جیسے ہی اسٹیج پر پہنچتی ہے ہر طرف خاموشی چھا جاتی ہے

ہر کوئی اسکی جانب متوجہ تھا

جو لوگ پہلے باتوں میں لگے تھے اب انشاء کی جانب متوجہ تھے۔۔۔

برہان تو جیسے کھو ہی گیا تھا۔۔۔

اتنی معصوم لڑکی۔۔۔۔

اوف۔۔۔۔۔ برہان دل میں بولا تھا

اسلام علیکم

اسکی آواز سن کر برہان اپنی خیالوں کی دنیا سے باہر آیا تھا

Today's my topic name is

How life is possible with or without science

میں یہ نہیں کہوں گی کہ سائنس بیسٹ ہے نہ ہی میں یہ بولوں گی کہ سائنس از ہارم فل

جیسا کہ بارہویں جماعت کے بوائز سیکشن کے سٹوڈنٹ نے اپنی اسپیچ میں یہ کہا کہ سائنس ہارم فل ہے میڈیسن فیلڈ میں ہمیں اسے دیکھ کر کھانا چاہیے

I am a little bit agree with him

But

میری ہی کلاس فیلو مس قرۃ العین نے کہا سائنس از بیسٹ

I am not agree with her

سائنس نے بہت کچھ دیا ہے انسان کو جیسا کہ چین نے بلڈ تیار کر لیا ہے ایک ایسا مادہ جسے خون نہ ہونے کی صورت میں استعمال کر سکتے ہیں بہت کم لوگ بلڈ ڈونیٹ کرتے ہیں لیکن آج سائنس کی ترقی سے بہت سارے مسائل حل ہو چکے ہیں لیکن آپکو نہیں لگتا وہ جو خون تیار کیا گیا ہے اس میں کتنے ہی معصوم جانوروں کا خون ہو گا جس سے انسانی خون کے جیسا مادہ تیار کیا گیا ہے۔۔

اوہ۔۔۔ہو۔۔۔آج تو یہ لڑکی تیری ہی اسپیچ سے ایگری ہو چکی ہے۔۔۔

حیدر ہنستے ہوئے بولتا ہے۔۔۔

لیٹس سٹارٹ دی ڈیسکشن۔۔۔

سائنس انسان کی لائف جیسی ہے جس میں انسان کچھ کرتا ہے تو لوگ نقص نکالتے ہیں اسی طرح سائنس ہے جب ایک تھیوری لکھی جاتی ہے اسے بار بار ریجکٹ کیا جاتا ہے جس کے بعد وہ پرفیکٹ ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔۔۔

اب میں آپکو سائنس کا ایسا تجربہ بتاؤں گی جسے سن کر آپ سب کے ہوش اڑ جائیں گیں۔۔۔۔

جب سائنس نے مردہ جسم کو زندہ کرنے کی کوشش کی۔۔۔۔اینڈریو یور اور گلاسگو کی خوفناک کہانی یہ تھی کہ

1818ء میں اسکاٹ لینڈ کے ماہر طب اینڈر یو یور نے طب کی تاریخ کا ایک ایسا سیاہ باب رقم کیا جس کا ذکر آج بھی خوف کے ساتھ ہوتا ہے۔

گلاسگو یونیورسٹی کے پروفیسر جیمز جیفری کے ساتھ مل کر انہوں نے مردہ انسان کے جسم کو بجلی کے ذریعے زندہ کرنے کی کوشش کی ——

یہ وہی زمانہ تھا جب گلوانزم (بجلی کے ذریعے جسم کو حرکت دینا) کا بڑا چرچا تھا اور اسی نظریے نے فرینکنسٹائن جیسی کہانیاں جنم دیں۔
انہوں نے جس لاش پر تجربہ کیا وہ میتھیو کلائیڈزڈیل نامی قاتل کی تھی جسے کچھ دن پہلے پھانسی دی گئی تھی۔ جیسے ہی اس کے مردہ جسم میں بجلی گزاری گئی تو پورا جسم ہچکولے کھانے لگا، اس کی ٹانگ اتنی زور سے ہلی کہ پاس کھڑا معاون زمین پر گرنے سے بال بال بچا، اور چہرے کے عضلات اس انداز میں بگڑنے لگے جیسے کبھی غصہ، کبھی خوف، کبھی ہولناک مسکراہٹ دکھا رہا ہو۔
اینڈر یو یور نے اپنی رپورٹ میں لکھا:

ہر پٹھا جھٹکوں سے حرکت میں آ گیا، چہرے نے ایک ساتھ غصہ، خوف، مایوسی، اذیت اور ڈراؤنی مسکراہٹ کی ملی جلی حالت ظاہر کی۔

یہ تجربہ ناکام تو رہا، لیکن انسانی جسم کو زندہ کرنے کے اس سیاہ خواب کی بنیاد بن گیا جس نے آنے والے وقتوں میں بھی کئی سائنسدانوں کو خوفناک تجربات پر اکسایا۔
سائنس اور موت کے بیچ فاصلہ ہمیشہ دھندلا رہا ہے۔انسانی تجسس اور بجلی کا امتزاج ہمیشہ خطرناک رہا ہے۔۔۔۔

انسان سائنس سے بہت کچھ حاصل کر سکتا ہے لیکن وہ کبھی بھی انسان کی موت کے بعد اسے زندہ نہیں کر سکتا۔۔
آپ میں سے کسی کا کوئی سوال ہو تو پوچھ سکتے ہیں۔۔۔
ہر طرف تالیوں کی گونج تھی۔۔۔
جی میرا سوال ہے آپ سے مس انشاء۔۔۔
جی ضرور پوچھے آپ مس عینی۔۔۔۔

آپ یہ سب جو بتا رہی ہیں یہ تو ہمیں پہلے سے پتا ہے کہ کسی بھی انسان کو سائنس زندہ نہیں کر سکتی ہمیں وہ سب بتائیں جس سے ہم یہ سوچنے پر مجبور ہو جائیں کہ سائنس کے نقصان بھی ہیں

میں آپکو ایک اور بات بتاتی ہیں۔۔۔

ایک زمانہ تھا جب جدید مشینیں اور سینسر ابھی کانوں میں نہیں آئے تھے اور کوئلے کی کانوں میں کام کرنے والے مزدور انجانے میں ایک خاموش قاتل کا سامنا کرتے تھے

زہریلی گیسیں جیسے کاربن مونو آکسائیڈ خاموشی سے باہر نکلتی تھیں نہ ان کی کوئی خوشبو ہوتی نہ رنگ اور یہ انسان کو چپ چاپ مار دیتی تھیں

تب ان کی جان بچانے والا ایک ننھا سا پرندہ تھا جسے ہم کہتے ہیں کناری

یہ پرندہ صرف خوبصورت آواز نہیں رکھتا بلکہ اس میں زہریلی گیسوں کو سب سے پہلے محسوس کرنے کی خاصیت ہوتی ہے

اگر وہ لڑکھڑاتا یا بے ہوش ہو جاتا تو مزدور فوراً سمجھ جاتے کہ خطرہ ہے اور فوراً کان سے نکل جاتے اپنی جان بچا لیتے

اور حیرت کی بات یہ ہے کہ یہ پرندہ صرف استعمال کر کے پھینک نہیں دیا جاتا تھا بلکہ جیسے ہی گیس کا اثر ہوتا اسے فوراً آکسیجن والے شیشے کے ڈبے میں رکھا جاتا تاکہ وہ ہوش میں آجائے اور دوبارہ اپنی ذمہ داری نبھانے کے لیے تیار ہو جائے

آج تک کناری کا پرندہ ایک خاموش نشان ہے ان دنوں کا جب ایک ننھی جان ایک انسان کی جان بچانے کے لیے قربانی دیتی تھی
ایک ننھے پرندے کی سانس کئی انسانوں کی زندگی بچا جاتی تھی

تو مس قرۃ العین آپکو اب سمجھ آچکی ہو گی کہ کوئی بھی چیز ایسے ہی نہیں بن جاتی۔۔
ہر چیز کے پیچھے ایک بہت بڑی قربانی ہوتی ہے
اور میں سائنس کو بلائنڈ ڈیزائرز کہتی ہوں

اسکا مطلب یہ ہے کہ جب ایک انسان خود کے فائدے میں اس قدر گم ہو جاتا ہے کہ اسے باقی لوگ نظر نہیں آتے جب لوگ نظر آتے ہیں تو سب کچھ ختم ہو جاتا ہے۔۔

سائنس جب کسی چیز پر ایکسپیریمنٹ کرتی ہے تو وہ جب فیل ہو جاتا ہے تو اس وقت تک پتا نہیں کتنے معصوم جانور اور لوگ مر چکے ہوتے ہیں

لوگوں کے تجربات انکے لیے بلائنڈ لو جیسے ہیں جس میں انہیں دوسرے دکھائی نہیں دیتے

ہر چیز پرفیکٹ نہیں ہوتی مس اس میں ہمیشہ خامیاں رہتی ہیں

اور یہی خامیاں اس چیز کو مینٹین رکھتی ہیں

اگر ایک انسان میں کوئی خامی نہ ہو تو وہ خود کو خدا سمجھ سکتا ہے اس لیے ہر چیز اپنی اصل حالت میں ہی اچھی لگتی ہے۔۔۔

ہر چیز کا سائیڈ ایفیکٹ ہوتا ہے۔۔۔ مس۔۔۔

اینی کویشن۔۔۔

ہر طرف سے نو کی آواز آئی۔۔۔

یہ لڑکی جیت گئی۔۔۔واہ واہ کیا بات ہے اسکی۔۔

حیدر چلاتے ہوئے بولتا ہے

فہد بنا پلک چھپکائے انشاء کو دیکھ رہا تھا۔۔

وہ بہت امیر، خوبصورت، پر کشش، خود اعتماد لیکن خود غرض بھی تھا، مہنگے سوٹ، ہلکی خوشبو، ہاتھ میں مہنگی گھڑی

عینی فلٹر کے پاس ہاتھ میں کلاس لے کر کھڑی تھی

جب فہد آرام سے اُس کے قریب آیا۔ اس کی آنکھوں میں ایک خاص چمک تھی، اور اس کی آواز میں نرمی۔

فہد نے مسکرا کر کہا،

ہیلو کیا آپ مجھے ایک گلاس پانی دے سکتی ہیں

عینی پہلے تو حیران ہوئی تھی۔ پھر مغرور بھرے انداز میں بولتی ہے

آپ خود پی لے اللہ نے دو ہاتھ دیے تو ہیں

اسکی بات سن کر فہد کو جھٹکا لگا

آپ بہت پیاری ہیں اور آپکی باتیں اف۔۔ آپ تو انشاء سے بھی زیادہ خوبصورت ہیں

بس یہ بولنا تھا کہ تیر سیدھا نشانے پر لگا

عینی اسکی بات سن کر غور سے اسکا موازنہ کرتی ہے وہ امیر تھا اسکی شخصیت میں ایک عجیب سی کشش تھی جو عینی کو اپنی طرف کھینچ رہی تھی

کیا ہم دوست بن سکتے ہیں۔۔۔

عینی کچھ دیر سوچنے کی بعد ہاں کر دیتی ہے اچھا اب میں چلتی ہوں ارے رہے یہ کارڈ لے جائیں اس پر میرا نمبر لکھا ہے آپ کسی بھی وقت مجھے کال کر سکتی ہیں

وہ سوچنے لگی، پھر ہاتھ ملا کر آگے بڑھ گئی۔۔

اسٹیج پر تمام سٹوڈنٹ کے نام اناؤنس کیے گئے جنہوں نے اس مقابلے میں حصہ لیا تھا

کالج کے پروفیسر نے سب سے پہلے تھرڈ پوزیشن والے سٹوڈنٹ کے نیم اناؤنس کیے گئے

عینی کی تھرڈ پوزیشن آئی تھی وہ اسٹیج پر جا کر اپنے سرٹیفکیٹ کو لیتی ہے اور غصے سے اسٹیج سے اتر جاتی ہے

دور کھڑا ایک انسان یہ سب دیکھ رہا تھا تم ہو میری منزل تک پہنچنے کی جابی

وہ دور کھڑا شیطانی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے سارے منظر کو دیکھ رہا تھا

اسکے بعد سیکنڈ پوزیشن والے سٹوڈنٹ کے نام اناؤنس کیے گئے

برہان کی سیکنڈ پوزیشن آئی تھی لیکن وہ خوش تھا اسے خوشی تھی کہ فرسٹ پرائز صحیح انسان کو ملا ہے

اسکے بعد میم فاریہ نے پر جوش انداز میں انشاء کا نام انائونس کیا

انشاء چہرے پر مسکراہٹ سجائے اسٹیج پر کھڑی تھی اسے سرٹیفکیٹ کے ساتھ بیس ہزار کا چیک ملا تھا

وہ بہت خوش تھی ہر طرف تالیوں کی گونج تھی

عائشہ اسے گلے لگاتی ہے عینی دور کھڑی حسد اور غصے بھرے تاثرات لیے انشاء کو دیکھ رہی تھی

گھر لاہور کے ایک متوسط طبقے کے علاقے میں واقع تھا، خوبصورت مگر زیادہ بڑا نہیں۔

گھر دو منزلہ تھا، سفید رنگ کی دیواریں اور نیلے رنگ کی کھڑکیاں تھیں۔ باہر ایک چھوٹا سا باغیچہ تھا جس میں رنگ برنگے پھول کھلے ہوئے تھے۔ باغیچے کے کنارے چند بینچ اور صوفے رکھے ہوئے تھے جہاں خاندان کے لوگ شام کو بیٹھتے تھے۔ گھر کے سامنے ایک چھوٹا سا گیراج تھا جس میں دو گاڑیاں کھڑی تھیں۔ دروازے پر خوبصورت لکڑی کا بڑا دروازہ تھا جس کے اوپر ایک چھوٹا سا نیلا رنگ کا چھت نما سایہ تھا۔

اس گھر میں تین بہن بھائی رہتے تھے

شاہد، عمر 45 سال، ایک چھوٹے کاروبار کا مالک۔ اس کی ایک بیٹی اور ایک بیٹا تھا۔

عارف، عمر 42 سال، کالج میں استاد تھا۔ اس کی ایک بیٹی تھی۔

شادی کے بعد فاطمہ اپنے گھر کی ہو گئی عمر 35 سال، گھریلو خاتون، اس کی بھی ایک بیٹی تھی۔

شاہد کا ایک بیٹا اور ایک بیٹی تھی انہوں نے کبھی بھی اپنے بچوں کی بات نہیں ٹالی تھی۔

احمد، عمر 22 سال، ہلکا سا لمبا قد، موٹے بال، چہرے پر ہلکی مسکراہٹ۔

وہ ایک کمپنی میں ملازمت کرتا تھا وہ ایک میچور اور خوب رو انسان تھا

قرۃ العین جس کی عمر 18 سال، کالج کی طالبہ، نرم و نازک مزاج کی لڑکی، ہمیشہ گہرے رنگ کے کپڑے پہنتی انداز میں ایک عجیب سا غرور تھا

عارف کی ایک بیٹی تھی جس سے وہ بہت محبت کرتے تھے عائشہ، عمر 17 سال، نرم مزاج، کتابوں کی شوقین لڑکی، اکثر گھر کے کونے میں بیٹھ کر کتاب پڑھتی رہتی تھی

لیکن کسی کو نہیں معلوم تھا کہ وہ ناول کی دیوانی تھی

اور اسکی یہ عادت انشاء کو بلکل پسند نہیں تھی

گھر کے اندر چھوٹا سا ہال تھا جس میں ایک بڑا سوفہ اور ایک لکڑی کی میز رکھی ہوئی تھی۔ دیواروں پر خاندان کی تصویریں آویزاں تھیں۔ کھڑکیوں سے نرم روشنی اندر

آتی تھی جو ماحول کو پر سکون بناتی تھی۔ کچن صاف ستھرا اور منظم تھا، جس میں جدید گیس چولہا، مائیکرو ویو اور دیگر سامان موجود تھا۔

گھر کا ماحول محبت اور ہم آہنگی سے بھرا ہوا تھا، جہاں ہر فرد ایک دوسرے کا خیال رکھتا تھا اور مل جل کر زندگی گزارتا تھا۔

فاطمہ کی ایک ہی بیٹی تھی انشاء جو کہ 17 سال کی تھی وہ اور عائشہ ہم عمر تھیں، اسکول کی طالبہ، ذہین اور معصوم تھی اسے کتابیں بہت پسند تھی۔۔
انشاء بہت خوش تھی جیسے ہی وہ گھر پہنچی اپنی ماں کو تلاش کرنے لگی جو کیچن میں کام کر رہی تھی

فاطمہ کی شادی کے بعد وہ اپنے شوہر کے ساتھ ایک الگ، چھوٹے مگر صاف ستھرے گھر میں شفٹ ہو گئی تھی۔

یہ گھر ایک پُرسکون محلے میں واقع تھا، زیادہ بڑا نہیں تھا لیکن بہت نفاست سے سجایا گیا تھا۔

دو کمروں پر مشتمل یہ گھر سنگل اسٹوری تھا۔ باہر ایک چھوٹا سا برآمدہ تھا جس میں دو پلاسٹک کی کرسیاں اور ایک میز رکھی ہوئی تھی۔ دروازے پر ہلکی نیلے رنگ کی پینٹنگ تھی، اور کھڑکیوں پر سفید پردے لگے ہوئے تھے۔

اندر داخل ہوتے ہی ایک چھوٹا سا ڈرائنگ روم آتا، جس میں دو صوفے، ایک سنٹر ٹیبل اور دیوار پر لٹکی گھریلو تصویر تھی

ساتھ ہی ایک کھلا کچن تھا جسے فاطمہ نے بڑی محبت سے سجایا تھا — رنگین پردے، برتنوں کی ترتیب، اور چھوٹے چھوٹے پلانٹس کی موجودگی ماحول کو خوشگوار بناتی تھی۔

دو کمروں میں ایک بیڈروم تھا اور دوسرا اسٹڈی یا مہمانوں کے لیے مختص کمرہ۔

فاطمہ کا شوہر، نعمان، ایک پرائیویٹ فرم میں اکاؤنٹنٹ تھا۔ وہ حساب کتاب میں ماہر تھا اور نہایت سادہ، محنتی اور مہذب انسان تھا۔ ہر صبح سویرے دفتر نکلتا، اور شام کو وقت پر واپس آتا۔ ان کی زندگی سادہ مگر مطمئن تھی۔

گھر چھوٹا تھا، مگر محبت اور عزت سے بھرا ہوا۔ فاطمہ کو یہ زندگی عزیز تھی کیونکہ اس میں سکون اور سچائی تھی۔

انشاء کی آواز سنتے ہی وہ باہر آتی ہے

امی وہ بھاگ کر اپنی امی کے گلے لگ جاتی ہے امی میں فرسٹ آئی ہوں

وہ اپنا انعام اپنی ماں کے ہاتھ میں رکھ دیتی ہے

فاطمہ خوش ہو جاتی ہیں

دوسری طرف عینی گھر پہنچتے ہی اپنے کمرے میں گھس جاتی ہے جبکہ عائشہ سب کے درمیان لان میں بیٹھ کر سارے مقابلے کے بارے میں بتاتی ہے

اب خوش تھے سوائے عینی کی ماں کے جسے بلکل بھی فاطمہ نہیں پسند تھی

جب انسان کو ہر چیز زیادہ مقدار میں ملے تو اسے اس چیز کی اہمیت سمجھ نہیں آتی وہ ان لوگوں سے بھی حسد کرنا شروع کر دیتا ہے

جن کے پاس صرف خوشیاں ہوتی ہیں

دولت نہ ہونے کے باوجود وہ خوش رہتے ہیں۔۔۔

عینی اپنے بیگ سے وہ کارڈ نکالتی ہے جو فہد نے اسے دیا تھا۔

وہ چند لمحے سوچتی ہے، دل میں ہلکی ہلکی ہچکچاہٹ... آخرکار وہ نمبر محفوظ کرتی ہے اور ایک سادہ سا میسج کرتی ہے:

السلام علیکم، میں اینی بات کر رہی ہوں... آپ نے آج کالج میں کارڈ دیا تھا۔

چند منٹ بعد میسج کا جواب آتا ہے:

وعلیکم السلام! جی خوشی ہوئی آپ نے میسج کیا۔ مجھے لگا شاید آپ ignore کر دیں گی

ایسا کیوں لگا؟

آپ تھوڑی serious لگ رہی تھیں... اور ویسے بھی آپ نے competitionمیں کمالperformکیا تھا، میں صرفviewerتھا۔

شکریہ... میںactuallyکافیnervousتھی، شاید اسی لیےseriousلگی۔

تو پھر دوست بن جائیں؟ میری طرف سے دوستی کا ہاتھ بڑھایا جا رہا ہے

اتنی جلدی؟ آپ ہمیشہ ایسے ہی جلدی کرتے ہیں؟

نہیں، بس جو لوگ دل کو اچھے لگیں... اُن سے فاصلہ رکھنے کا کوئی فائدہ نہیں لگتا۔

(مسکراتی ہے...) اچھا، تو آپ کاintroductionکیا ہے؟

نام فہد، بزنس ایڈمنسٹریشن میں ہوں، شوق کتابیں، چائے، اور دیانتدار باتیں۔ آپ؟

میں اردو لٹریچر میں ہوں، شاعری پسند ہے، اور خاموش لوگوں سے دوستی ہو جاتی ہے...

تو کیا میں خاموش لگتا ہوں؟

نہیں... لیکن شاید آپ کے اندر کوئی خاموش باتیں ہوں، جو سب کو نہ بتاتے ہوں۔

(کچھ دیر ... typing پھر):

آپ شاید پہلی لڑکی ہیں جس نے مجھے کچھ دیر خاموش کر دیا....impressed

پھر یہ بات چیت ہنسی، لائٹ teasing، اور mutual respect میں بدلتی ہے۔ عینی اُس سے کہتی ہے:

میری زندگی میں دوست کم ہیں، fake لوگ زیادہ ملے... مجھے اچھا دوست چاہیے۔

پھر شاید ہم دونوں کو ایک دوسرے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ میں بھی trust کم کرتا ہوں، لیکن آپ پر ہو رہا ہے۔

گھنٹے کے آخر میں:

شکریہ آپ نے میسج کیا۔ دل کو اچھا لگ رہا ہے... جیسے کسی خاص سے بات ہوئی ہو۔

مجھے بھی... شاید اچھی باتیں وقت پر ہو جائیں تو دن سنور جاتے ہیں۔

عینی کو معلوم نہیں تھا کہ وہ کس غلط راستے پر چل پڑی ہے۔

یہ وقتی محبت کتنے ہی لوگوں کی زندگی برباد کرنے والی تھی، اور اب اس کا انجام کیا ہو گا، یہ صرف وقت ہی بتا سکتا تھا۔

واٹس ایپ گروپ لنک درج ذیل ہے لنک کو کلک کریں اور گروپ جوائن کریں۔

فہیم ناول وڈائی جسٹ لنک:https://chat.whatsapp.com/JrIUKJcqnqNI1RwLamthSi

انسان کا خود غرض ہونا ہمیشہ اُسے نقصان کی طرف لے جاتا ہے، اور یہی کچھ عینی کے ساتھ ہونے والا تھا۔ اس کا ایک قدم کسی کی جان، تو کسی کی پوری زندگی کے غم کی بنیاد بننے والا تھا۔

فہد اُسے ایک ایسی آگ میں دھکیلنے والا تھا، جہاں سے واپسی نہ صرف مشکل، بلکہ ناممکن تھی۔

خیر، یہ تو وقت ہی بتائے گا کہ اندھی چاہت اور اندھا اعتبار انسان کو کس حد تک برباد کر سکتا ہے۔

واٹس ایپ گروپ لنک درج ذیل ہے لنک کو کلک کریں اور گروپ جوائن کریں۔

انشاء بہت کم عینی کے گھر آتی تھی کیونکہ عینی کی ماں کو انشاء پسند نہیں تھی۔

وہ اکثر تنقیدی انداز میں کہتی،

یہ لڑکی تمہارے معیار کی نہیں، نہ لباس میں، نہ لہجے میں۔

عینی کی ماں انشاء سے دوستی پر بھی شک کرتی تھی، جیسے وہ اسے بگاڑ رہی ہو۔

جبکہ عینی کی دوست انشاء تھی ہی نہیں۔۔۔

عینی کی ماں کا ہمیشہ یہ خیال تھا کہ انشاء درمیانے طبقے سے ہے، اور ان کی بیٹی ایک خاص ماحول میں پلی بڑھی ہے،

ہماری عزت ایسے لوگوں کی دوستی سے نیچی ہو جاتی ہے، وہ اکثر کہتی تھیں۔

انشاء نے یہ سب محسوس کیا تھا۔

اسی لیے وہ خاموشی سے دور ہو گئی،

عینی بہت خوش ہوتی تھی جب ثمینہ بیگم انشاء کی انسلٹ کرتی تھی۔۔

یہی خاموشی...انشاء اور عینی کے درمیان ایک ان دیکھی دیوار بن گئی تھی۔۔

انشاء صرف اُس وقت آتی جب واقعی بہت ضروری ہوتا یا عائشہ ضد کرتی تھی۔۔

ورنہ اس نے اپنے دل میں یہ بات بٹھالی تھی:

جہاں ہمارا ہونا ناگوار ہو، وہاں جانا اپنی عزت گھٹانا ہوتا ہے۔

عینی اور انشاء کزنز تھیں۔ لیکن رشتہ صرف نام کا رہ گیا تھا۔

انشاء کی والدہ، عینی کی پھوپھو تھیں، لیکن دونوں گھروں کے درمیان معاشرتی فرق واضح تھا۔

عینی کا تعلق ایک امیر اور اونچے طبقے سے تھا، جبکہ انشاء کا خاندان درمیانے طبقے سے تھا۔

یہ فرق ہر بات، ہر ملاقات، اور ہر رویے میں جھلکتا تھا۔

بچپن میں دونوں کافی قریب تھیں، ایک ساتھ کھیلنا، اسکول جانا، راتیں ایک دوسرے کے ہاں گزارنا معمول تھا،

لیکن جیسے جیسے وقت گزرا، عینی کی ماں نے انشاء سے دوری پیدا کرنا شروع کی۔

ہم اور وہ برابر نہیں ہیں——یہ جملہ عینی کی ماں اکثر کہتی تھی۔

انشاء سب جانتی تھی، مگر وہ خاموش رہی۔

کبھی دل میں درد لیتے ہوئے، کبھی خاموشی سے روتے ہوئے، وہ صرف یہی سوچتی رہی:

رشتے خون سے نہیں، دل سے بنتے ہیں۔

مگر دل سے بنے رشتے بھی، بعض اوقات دنیا کی سوچ میں دب کر ختم ہو جاتے ہیں۔

امی، انشاء فاطمہ کی گود میں سر رکھے نم آواز میں بول رہی تھیں،

امی، لوگ ایسے کیوں ہوتے ہیں؟ ہم کون سا کسی کے دشمن ہیں؟

مامی ہمیں گھر آنے سے کیوں روکتی ہیں؟

امی، میں نے تو کبھی کسی سے حسد نہیں کیا... آپ ہی نے تو سکھایا تھا کہ حسد گناہ ہے، دل کو کالا کر دیتا ہے۔

فاطمہ کو لگا جیسے کسی نے اسے دہکتے انگاروں پر لا کھڑا کیا ہو۔ وہ اپنی بیٹی کو کیا جواب دیتی؟

کیا سمجھاتی کہ جب رشتوں میں دولت آجاتی ہے تو رشتے اپنے معنی کھو بیٹھتے ہیں؟
پھر صرف مقام دیکھا جاتا ہے، دل نہیں۔

اگر آپ ان کی طرح وہ مقام، وہ آسائش حاصل نہیں کر سکتے...
تو آپ کو اُن سے رشتہ رکھنے کا بھی کوئی حق نہیں سمجھا جاتا۔
ثمینہ بیگم نے گھر میں دعوت رکھی تھی۔

وہ اپنے بیٹے کو بیرونِ ملک بھیجنے والی تھیں۔ مگر انہوں نے فاطمہ کو دعوت نہیں دی، صرف عارف اور اس کی بیوی سمیرا کو بلایا تھا۔
انشاء ابھی کالج سے واپس آئی ہی تھی کہ اس نے فاطمہ کو خوش دیکھ کر فوراً پاس آکر کہا:

واہ امی! آج آپ خوش لگ رہی ہیں۔ یہ تو بہت اچھی بات ہے۔

میری امی خوش ہوں، ورنہ ہر وقت کسی نہ کسی فکر میں ڈوبی رہتی ہیں۔

فاطمہ نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا:

بیٹا، فکر اور پریشانیاں تو غریبوں کی تقدیر میں لکھی ہوتی ہیں۔

امی... کتنی بار کہا ہے ایسی باتیں نہ کیا کریں۔

اگر ہم اپنی سوچ نہیں بدل سکتے تو پھر حکومت کو بدلنے کا خواب کیسے دیکھیں گے؟

فاطمہ نے حیرت سے بیٹی کو دیکھا،

بڑی ہو گئی ہو اب تم... اور بڑی بڑی باتیں بھی کرنے لگی ہو۔

پھر اس نے بیٹی کو سینے سے لگایا اور دھیرے سے کہا:

میری بچی، ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا... خوشیاں سراب کی طرح ہوتی ہیں۔ دور سے چمکتی ہیں، لیکن جب قریب آتی ہیں تو آنکھوں میں چبھنے لگتی ہیں۔ اور جب دل یا نظر میں ایسی کوئی چمک چبھ جائے نا... تو انسان لمحاتی طور پر راہ سے بھٹک جاتا ہے۔

اور پھر... صرف پچھتاوا باقی رہ جاتا ہے۔

امی، آپ بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں۔ میں وعدہ کرتی ہوں کہ آپ کا سر کبھی جھکنے نہیں دوں گی۔

فاطمہ نے مسکراتے ہوئے سر ہلایا،

مجھے یقین ہے میری بچی کبھی ایسا کچھ نہیں ہونے دے گی۔

اچھا امی! اب تو بتائیں آپ آج خوش کیوں ہیں؟

فاطمہ نے بتایا،

تمہاری مامی ثمینہ کی کال آئی تھی، وہ بتا رہی تھیں کہ علی بیرونِ ملک جا رہا ہے۔

Wow!

زبردست بات ہے امی! مطلب بھائی باہر جا رہے ہیں؟ میں انہیں مبارک باد دوں گی۔

ہاں میری جان، ابھی فی الحال تم اپنی یونیفارم اتارو، کپڑے بدل کر کچن میں آ جاؤ۔

بہت سا کام باقی ہے۔

شام ہو چکی تھی، اور آج شاہد اور عارف کا گھر روشنیوں سے جگمگا رہا تھا۔

وجہ تھی، شاہد کے بیٹے علی کا بیرونِ ملک روانہ ہونا۔

اسی خوشی میں ایک تقریب رکھی گئی تھی، جس میں علی کے سسرالی رشتہ داروں کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔

علینہ، جس سے علی کی منگنی ہوئی تھی، اپنے والد مسٹر نیازی اور بھائی برہان علی کے ہمراہ تقریب میں شریک ہوئی تھی۔

عینی کو برہان پسند تھا، لیکن برہان ہمیشہ اسے نظر انداز کرتا تھا۔ اس کے خیال میں لڑکیاں شرم وحیا کے دائرے میں اچھی لگتی تھیں۔

علینہ کو عائشہ اور انشاء بہت پسند تھیں۔

تقریب میں سب سے ملنے کے بعد، علینہ سیدھی عائشہ کے پاس گئی۔

اوئے! میری دوست کہاں ہے؟

عائشہ نے جواب دیا،

آپی، بال چھوڑیں میرے، وہ آپ کی ساس نے اسے دعوت ہی نہیں دی۔

علینہ نے ہلکی سی ناراضگی سے کہا،

ایک تو میری ساس بھی نا... اچھا کوئی بات نہیں، تم مجھے اس کا نمبر دے دو، میں خود اس سے بات کر لیا کروں گی۔

ہاں کیوں نہیں، یہ لو نمبر۔

عائشہ نے فوراً موبائل سے نمبر نکال کر علینہ کو میسج کر دیا۔

علینہ نے شکریہ کہا اور آگے بڑھ گئی۔

دراصل جب علینہ کی منگنی ہوئی تھی، اُسی وقت برہان نے انشاء کو پہلی بار دیکھا تھا، اور تب سے وہ اُسے پسند کرنے لگا تھا۔

وہ ہر روز انشاء کے لیے دعائیں کرتا، اور دل ہی دل میں خدا سے اُسے اپنی قسمت میں لکھ دینے کی التجا کرتا۔

برہان ایک اچھا، سلجھا ہوا لڑکا تھا۔ مگر اکثر اوقات غلط فہمی انسان کو برا بنا دیتی ہے،
اور ایسا ہی کچھ اس کے ساتھ بھی ہونے والا تھا۔

وہ ادھر ادھر نظریں دوڑاتا رہا، شاید انشاء نظر آ جائے، مگر وہ دکھائی نہ دی۔

آخرکار وہ ایک طرف صوفے پر جا کر بیٹھ گیا۔

اسی دوران علی اس کے قریب آیا اور اس کی تعلیم کے بارے میں بات کرنے لگا۔

ادھر ثمینہ بیگم کے پاس علینہ آئی

آنٹی۔۔۔۔

عینی نظر نہیں آ رہی؟

ثمینہ بیگم نے ہلکا سا مسکرا کر جواب دیا،

اچھا... وہ شاید کمرے میں ہو، تیار ہو رہی ہو گی...

علینہ، علی کی بات سننے چھت پر چلی گئی۔

اسی لمحے سمیرا، جو ابھی اوپر آئی تھی، اپنی بیٹی عائشہ کو مخاطب کرتی ہے...

بیٹا عائشہ، جاؤ عینی کو بلا لاؤ، نیچے سب آ گئے ہیں، ڈنر بھی تیار ہے۔

امی... عائشہ منہ بناتے ہوئے بولی،

امی، آپ مجھے یہ سب کیوں کہہ رہی ہیں؟

آپ اچھی طرح واقف ہیں اُس چڑیل سے!

عائشہ! آواز نیچی رکھو،

اگر ثمینہ نے سن لیا تو تمہیں دو پڑیں گی۔

میں نہیں چاہتی کہ کوئی میری بیٹی پر ہاتھ اٹھائے۔

اچھا، جا رہی ہوں! ایموشنل بلیک میل نہ کریں، امی...

عائشہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی ہی تھی کہ اُس نے عینی کو ویڈیو کال پر بات کرتے دیکھا اور وہیں رک گئی۔

عینی جو کہ باتوں میں مگن تھی، دروازہ کھلنے کی آواز پر پیچھے مڑ کر دیکھتی ہے۔

عائشہ کو دیکھ کر غصے میں اُس پر چیخ پڑتی ہے:

کیا تمہیں مینرز نہیں ہیں کہ دروازہ نوک کر کے اندر داخل ہو جاؤ؟
منہ اٹھا کر کہیں بھی چلی آتی ہو؟
یہ میرا روم ہے، یہاں تو میرے پیرنٹس بھی نوک کر کے آتے ہیں... اور تم تو صرف میری کزن ہو!
عائشہ کو عینی کی بات بہت بُری لگی۔
اسے اپنی بے عزتی محسوس ہوئی، مگر خود پر قابو پاتے ہوئے بس ایک جملہ بولی:
آنٹی تمہیں بلا رہی ہیں...

یہ کہہ کر وہ پلٹی اور نیچے جانے کا ارادہ ترک کر کے سیدھی اپنے کمرے میں چلی گئی۔
ادھر انشاء جو باہر صحن میں لیٹی ستاروں کو دیکھ رہی تھی،
موبائل کی آواز سن کر اپنی سوچوں سے باہر نکلی۔

Ashooo is calling...

وہ مسکرا کر موبائل اٹھاتی ہے:

کیا ہوا اشو و؟

بچا ہوا ہے پیارا سا... عائشہ منہ بنا کر بولتی ہے۔

ارے ارے ارے، اتنا غصہ؟ کس کو بچا ہوا کہا؟ انشاء ہنستے ہوئے بولی۔

انشاء بس بس، پلیز، میرا موڈ بالکل ٹھیک نہیں ہے!

عائشہ جھنجھلا کر کہتی ہے۔

اچھا جی، تو میری اشو و کا موڈ خراب ہے؟

ویسے تم بہت پیاری لگ رہی ہو اس نیلی فراک میں، ماشاءاللہ، نظر نہ لگے!

ویسے تم دعوت میں نہیں گئیں؟

نہیں، بس دل نہیں کر رہا تھا۔

کیا کسی نے کچھ کہا ہے؟

آئی مین، آنٹی نے کچھ کہا؟

ہاہاہا... وہ مجھے کچھ بولیں تو سہی، میں بھی آگے سے دو نہ سنائیں تو میرا نام بھی عائشہ نہیں!

یار میں عینی کے روم میں گئی تھی، وہ ویڈیو کال پر لگی ہوئی تھی، میں نے دروازہ نوک کیے بغیر اندر قدم رکھا تو اُس نے میری کتے والی کر دی۔

ویسے اشّو، عینی نے تمہیں کاٹ تو نہیں لیا؟

انشاء کی بات سن کر عائشہ ہنسنے لگ گئی۔

لیکن عجیب بات یہ تھی کہ مجھے سمجھ نہیں آیا وہ کس سے ویڈیو کال پر بات کر رہی تھی۔

یار چھوڑو، تم اپنا موڈ ٹھیک کرو، ہمیں اپنی لائف کے علاوہ کسی کی زندگی میں مداخلت نہیں کرنی چاہیے۔ اچھا بتاؤ کون کون آیا ہے؟

بس آپی علینہ، اُن کا بھائی اور اُن کے والد آئے ہیں، بس۔

انشاء کندھے اُچکاتے ہوئے بولی۔

اچھا اشّو، تم جاؤ اور کچھ کھالو، ابو آ گئے ہیں، میں انہیں کھانا دینے لگی ہوں۔

اوکے، بائے...

یہ بول کر وہ فون سائیڈ پر رکھ دیتی ہے۔

اسی وقت نُعمان دروازے سے اندر داخل ہوتے ہیں۔

انشاء جلدی سے اپنا دوپٹہ سیدھا کرتی اور ان سے پیار لیتی ہے۔

ابو، آج آپ بہت دیر سے آئے ہیں...

نعمان جو ابھی بیٹھے ہی تھے، اس کی بات سن کر ہنس پڑے۔

انشاء پانی کا گلاس ان کے ہاتھ میں تھما کر مصنوعی ناراضی سے بولی:

ارے میری بچی، بس وہاں ایک مسئلہ ہو گیا تھا، اسی میں وقت لگ گیا۔

ابو، کیسا مسئلہ؟ مجھے بھی بتائیں!

بیٹا وہ تمہارے احمد چاچا ہیں نا، ان کی بیٹی ماریہ نے گھر میں کہہ دیا کہ وہ اپنی مرضی سے شادی کرے گی، تو احمد نے اس کا گھر سے نکلنا بند کر دیا ہے۔

ابو: ویسے یہ بہت غلط ہے، یہ معاشرے کی تنگ نظر سوچ ہے۔

بیٹے کو پورا حق دیا جاتا ہے، لیکن جب بیٹی اپنی پسند ظاہر کرے تو اُسے قتل کر دیا جاتا ہے غیرت کے نام پر؟

نعمان اپنی بیٹی کی بات سن بولتے ہیں۔۔

میری بچی، ہر کوئی ایک جیسی سوچ نہیں رکھتا۔ بیٹیاں باپ کی عزت ہوتی ہیں، اُن کے لیے ایک مخصوص حد مقرر کی گئی ہے۔

اگر وہ اس حد کو پار کر لیں، تو وہ نہ اپنے گھر کی رہتی ہیں نہ دوسروں کے۔ اور جب وہ ایسا کچھ سوچتی بھی ہیں، تو سب سے پہلے اُنہیں اپنے باپ کی عزت کا خیال رکھنا چاہیے۔

عزت کا مطلب یہ نہیں کہ وہ اپنی پسند ظاہر نہ کریں، بلکہ یہ ہے کہ اگر کوئی پسند آ بھی جائے، تو چپکے سے تعلق بنانے کے بجائے، صاف لفظوں میں کہیں کہ یہ جائز نہیں ہے جب تک رشتہ نہ آئے۔

اسلام نے اجازت دی ہے کہ اگر لڑکی کسی کو پسند کرتی ہے تو اُس کے گھر رشتہ بھیجا جا سکتا ہے۔

میری بچی، لیکن جو غلط تعلقات آج کل لڑکے اور لڑکیاں بناتے ہیں، اسلام نے اُنہیں حرام قرار دیا ہے۔

انشاء، یہاں بیٹھو، میں تمہیں سمجھاتا ہوں۔

یہ جو لوگ کہتے ہیں کہ لڑکا اور لڑکی صرف دوست ہوتے ہیں

تو اسلام کے مطابق لڑکا اور لڑکی قیامت تک کبھی دوست نہیں ہو سکتے۔

اگر نامحرم مخلص ہوتا تو اللہ پردے کا حکم کیوں دیتا؟

یہ دوستی اللہ تعالیٰ کے حکم سے کھلم کھلا ٹکراؤ ہے۔

نامحرم کبھی آپ کا مخلص نہیں ہو سکتا، چاہے وہ کزن ہو یا جان نثار دوست۔
نامحرم آستین کا سانپ ہوتا ہے جو آپ کو ہر وقت ڈستا ہے اور گناہوں کی راہ پر لے جاتا ہے۔

بیٹا، آزادی کا مطلب یہ تو نہیں کہ آپ لڑکوں سے دوستیاں شروع کر دیں۔
عورت قرآن کی طرح پردے میں ہی اچھی لگتی ہے۔
انشاء نعمان کی بات سن کر بولتی ہے۔۔۔
ابو آپ بہت اچھے ہیں۔
(انشاء نعمان کے گلے لگ جاتی ہے)

نعمان پیار بھرے لہجے میں بولتے ہیں۔۔
میری بچی، تم میرے لیے سب سے زیادہ قیمتی ہو۔ میری دعا ہے کہ اللہ تمہیں ہمیشہ برے لوگوں سے محفوظ رکھے۔

(اسی دوران فاطمہ جو پیچھے کھڑی یہ سب دیکھ رہی تھیں، مخاطب ہوتی ہیں)

فاطمہ مصنوعی ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے بولتی ہے۔۔۔
یہاں باپ بیٹی کا پیار چل رہا ہے، میں بھی آپ کی کچھ لگتی ہوں، شاید آپ کو یاد ہو؟
نعمان (مسکرا کر) بولتا ہے۔۔۔

اوہ، آپ تو میری رفیقۃالحیات ہیں، میری زندگی بھر کی ساتھی۔
اچھا میری رفیقۃالحیات، چلو کھانا لا دو، مجھے بہت بھوک لگی ہے۔
انشاء، تم جا کر سو جاؤ، بہت دیر ہو چکی ہے، صبح اٹھ کر تمہیں کالج بھی جانا ہے۔

انشاء اٹھ جاتی ہے
او کے بابا جانی...
انشاء اپنے کمرے میں چلی جاتی ہے، وضو کر کے دو نفل ادا کرتی ہے، اور پھر ہاتھ اٹھا کر اللہ سے دعا مانگتی ہے:

یااللہ! میرے ماں باپ کا مجھ پر یقین کبھی نہ ٹوٹنے دینا، میں ہمیشہ سے ان کے لیے ایک اچھی بیٹی بننا چاہتی ہوں۔

میرے ابو بہت خوش ہیں، میں چاہتی ہوں وہ ہمیشہ خوش ہی رہیں

مجھے کبھی بھٹکنے نہ دینا اے میرے اللہ... اگر میں بھٹک گئی تو میری زندگی میں سب کچھ بدل سکتا ہے۔

ایسے لوگوں کو میری زندگی میں کبھی مت آنے دینا جو مجھے برے راستے پر لے جائیں۔

یااللہ! میرے قدموں کو سیدھے راستے پر جمادے۔

مجھے حیا، وفا، اور سچائی کے راستے پر چلا۔

میرے ماں باپ کی عزت میرے ہاتھوں کبھی پامال نہ ہو۔

اے ربِ کریم! مجھے ایسی بیٹی بنادے جو قیامت کے دن بھی اپنے والدین کے لیے فخر بنے۔

مجھے ہر اس فتنہ سے بچا جو میرے کردار کو داغ دار کر سکتا ہے،

اور میرا دل ہمیشہ نیکی اور پاکیزگی کی طرف مائل رکھ۔ آمین!

اکثر ماں باپ اپنی اولاد پر اندھا یقین کر لیتے ہیں اور انھیں صحیح اور غلط کے بارے میں نہیں بتاتے،
جس کی وجہ سے ان کی اولاد بھٹک جاتی ہے۔ اور جب بھٹکے ہوئے لوگ پچھتاوے کے ساتھ واپس آتے ہیں تو تب تک بہت کچھ کھو چکے ہوتے ہیں۔
جو چیز ایک بار چلی جائے، وہ دوبارہ واپس نہیں آتی، تب پچھتاوے کا فائدہ نہیں رہتا۔
انشاء کو نہیں معلوم تھا کہ اس کی زندگی میں ایک ایسا طوفان بھی آنے والا ہے، جو اس سے سب کچھ چھین لے گا... یہاں تک کہ یقین بھی۔

ادھر شاہد بہت خوش تھا کہ اس کا بیٹا علی بیرونِ ملک جا رہا تھا۔ دو دن بعد عینی اچانک جلدی سے کمرے میں واپس چلی گئی،
یہ دیکھ کر برہان حیران رہ گیا۔

کیونکہ وہ جتنی بار بھی وہاں آیا تھا، جب تک برہان دروازے سے باہر قدم نہیں رکھتا تھا، عینی اپنی جگہ سے ہلتی بھی نہ تھی۔ لیکن آج وہ خود ہی جلدی وہاں سے نکل گئی۔

برہان دل ہی دل میں شکر ادا کر رہا تھا کہ اس کی جان چھوٹ گئی اس لڑکی سے، جو نہ جانے خود کو کیا سمجھتی تھی۔

عینی جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئی، اس نے فوراً دروازہ لاک کیا اور فہد کو ویڈیو کال ملائی۔

فہد کی باتیں سن کر وہ ہنسنے لگی۔

تو پھر آج میڈم کا ارادہ ہے مجھے قتل کرنے کا؟ فہد نے شرارت سے کہا۔

ارے نہیں، میں تو آپ کو مارنے کا سوچ بھی نہیں سکتی!

عینی نے معصومیت سے جواب دیا۔

اچھا؟ تو پھر تمہاری گردن کو کیا ہوا ہے؟

میری گردن؟ اسے کچھ بھی نہیں ہوا! عینی نے شرماتے ہوئے اپنا دوپٹہ اتار دیا۔

فہد اب اسے ہوس بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا، لیکن عینی اتنی اندھی ہو چکی تھی کہ وہ ان نظروں کے پیچھے کی نیت کو سمجھ نہ سکی۔

ابھی تو آپ کہہ رہے تھے نا میری جان... وہ بولی۔

مجھے تو آج پتا چلا عینی، تم تو بالکل ماڈل لگتی ہو! تم ڈراموں میں ہیروئن کیوں نہیں بنتی؟ فہد نے کہا۔

اس کی بات پر عینی کھل کر ہنس دی۔

اُف یہ ادائیں! فہد نے آہ بھری۔

رات دیر تک وہ اس سے باتیں کرتی رہی۔۔

انشاء بہت خوش تھی۔

کیونکہ کالج ختم ہونے والا تھا اور بہت جلد ان کے پیپرز ہونے والے تھے۔ لیکن ایک بات جو انشاء نے نوٹ کی، وہ یہ تھی کہ عینی آج کل کچھ عجیب حرکتیں کر رہی تھی۔

وہ ہلکا سا میک اپ کر کے کالج آتی اور کبھی کبھی کالج کے گیٹ کے پاس کھڑی رہتی۔

انشاء کو پہلے تو یہ اپنا وہم لگا، لیکن ایک دن جب عائشہ نہیں آئی تھی اور انشاء کالج سے دیر سے نکلی، تو اُس نے عینی کو ایک لڑکے سے بات کرتے دیکھا۔

اُس دن انشاء نے کچھ نہیں کہا، لیکن وہ عینی سے بات کرنا اور اُسے سمجھانا چاہتی تھی۔ حجاب کیے، بالوں کو پونی میں قید کیا—— وہ ایک معصوم لڑکی تھی، دنیا کی ہر برائی سے دور رہنے والی انشاء۔

Ashoo...

یار، کالج ختم ہونے والا ہے، میں آگے پڑھنا چاہتی ہوں۔

اچھا، یہ تو بہت اچھی بات ہے انشاء۔

اچھا اشو،

تم مجھے یہ بتاؤ کہ عینی آج کل اپنی دوستوں کے ساتھ بھی نہیں رہتی، کیا کچھ غلط تو نہیں ہو رہا؟

ہمممم——

چھوڑو اُس جیسی خود غرض لڑکی کو، ان سب باتوں سے اُس کا کوئی لینا دینا نہیں۔

اچھا نا یار، چھوڑو، چلو کلاس شروع ہونے والی ہے۔

وہ دونوں کلاس میں چلی جاتی ہیں، جبکہ عینی سب سے آخر میں بیٹھتی ہے اور گھڑی میں وقت دیکھ رہی ہوتی ہے۔

السلام علیکم میم!

میم فاریہ کلاس میں داخل ہوئیں تو تمام بچے مؤدب ہو کر کھڑے ہو گئے اور بآوازِ بلند سلام کیا۔

میم فاریہ انشاء کی پسندیدہ اور رول ماڈل ٹیچر تھیں۔

میم نے مسکرا کر جواب دیا،

وعلیکم السلام! بیٹھ جائیں سب۔

اچھا بچو، آج میں آپ سب کو آپ کی farewell کی تاریخ بتانے آئی ہوں، ٹھیک ہے؟

کلاس میں خوشی سے گونجتی آوازیں آئیں، یس میم!

عینی کو اردو سے محبت تھی، لیکن اس نے FSC کا انتخاب کیا تھا، کیونکہ اس نے انشاء کو ایف ایس سی میں دلچسپی لیتے دیکھا تو اور ایف ایس سی رکھ لی۔۔

میم فاریہ نے کلاس کی طرف متوجہ ہو کر سنجیدگی سے کہنا شروع کیا:

آج میں آپ سب کو ایک بہت اہم بات بتانا چاہتی ہوں، خاص طور پر لڑکیوں کے لیے—عزت اور حیا کے بارے میں۔

عزت وہ تحفہ ہے جو آپ کو معاشرہ دیتا ہے، اور حیا وہ روشنی ہے جو آپ کے اندر سے پیدا ہوتی ہے۔

بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ لباس ہی حیا ہے، لیکن اصل حیا سوچ میں، آنکھوں میں، رویے میں ہوتی ہے۔ حیا انسان کو گناہ سے روکتی ہے، وہ دل کا پردہ ہے۔

اگر آپ اپنی آنکھوں، زبان اور نیت کو پاک رکھیں، تو دنیا کا کوئی فیشن یا آزادی آپ کی عزت کو نہیں چھین سکتا۔

یاد رکھو بچو، جو لڑکیاں خود کو صرف خوبصورتی تک محدود کر دیتی ہیں، وہ خود کو دوسروں کی نظروں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیتی ہیں۔
مگر جو حیا کو اختیار کرتی ہیں، وہ دوسروں کے دل میں اپنی قدر پیدا کرتی ہیں۔

زندگی میں کامیاب وہی ہوتے ہیں جو اپنے راستے، اپنی حدود اور اپنے اصول خود طے کرتے ہیں۔
دنیا کی ہر کامیابی وقتی ہے، لیکن عزت اور حیا وہ روشنی ہے جو زندگی کے ہر موڑ پر آپ کے ساتھ چلتی ہے۔

میم فاریہ کی یہ باتیں کلاس میں گہری خاموشی اور اثر پیدا کر گئی تھیں، اور انشاء نے عینی کی طرف دیکھا——

شاید کچھ باتیں اس کے دل تک جا پہنچی ہوں۔

انشاء عینی کو دوبارہ کالج کے گیٹ کے پاس فہد کے ساتھ کھڑا دیکھتی ہے۔

آج عائشہ کینٹین پر تھی، اسی لیے وہ وہاں موجود نہیں تھی۔ عینی جیسے ہی انشاء کو اپنی طرف دیکھتا محسوس کرتی ہے، فوراً فہد سے کہتی ہے:

فہد، میری کزن آگئی ہے... گھر جا کر بات کرتی ہوں، ٹھیک ہے؟

فہد پلٹ کر پیچھے دیکھتا ہے، جہاں انشاء خاموشی سے کھڑی تھی۔

اس کے چہرے پر ایک شیطانی مسکراہٹ ابھرتی ہے، جو انشاء نے صاف محسوس کر لی تھی۔

عینی اب انشاء کے قریب آتی ہے اور حیرانی سے پوچھتی ہے:

تم یہاں کیا کر رہی ہو، انشاء؟

انشاء نے گہری سانس لی، اس کی آنکھوں میں حیرت نہیں، دکھ اور بے یقینی تھی۔

وہ آہستہ آواز میں بولی:

سوال تو مجھے تم سے کرنا چاہیے عینی... تم یہاں کیا کر رہی ہو؟ یہ وہی عینی ہے جس نے ہمیشہ دوسروں کو نصیحت کی؟ یا وہ جواب خود اندھی راہوں پر چل نکلی ہے؟

عینی نے ایک لمحہ کو نظریں چرائیں، پھر بولی:

انشاء، تم بات کو غلط سمجھ رہی ہو۔ وہ صرف میرا دوست ہے۔

انشاء کا چہرہ تلخ مسکراہٹ سے سجا:

دوستی اور بے حیائی کے بیچ ایک لکیر ہوتی ہے، عینی۔ تم جان بوجھ کر وہ لکیر مٹا رہی ہو۔ میں تمہیں الزام نہیں دے رہی، بس سمجھا رہی ہوں، کل جب تم تنہا رہو گی تو یہ لمحے تمہیں کاٹیں گے۔

وہ دوسروں کی زندگیوں میں روشنی بننے کا دعویٰ کرتی تھی، لیکن اب...

اب وہ خود اندھیرے میں بھٹکنے لگی تھی۔ حسد نے اس کی آنکھوں پر ایسا پردہ ڈال دیا تھا کہ وہ صحیح کو غلط اور غلط کو صحیح سمجھنے لگی تھی۔

انشاء،

نظریں اس کی آنکھوں میں گاڑتے ہوئے بولی:

عینی، واپس پلٹ آؤ... ابھی وقت ہے۔ جو راستہ تم نے چُنا ہے وہ تباہی کی طرف جاتا ہے۔ اور جب انسان ایک بار حد پار کر لے، تو واپسی کا راستہ اکثر مٹ چکا ہوتا ہے۔

عینی نے آنکھیں چُرائیں، دل میں کچھ چُبھتا محسوس ہوا، مگر غرور نے زبان بند رکھی۔

انشاء نے ایک آخری جملہ کہا:

اگر تم نے ابھی خود کو نہ روکا تو کل تم خود اپنے ہی آئینے سے نظریں نہیں ملا سکو گی۔

اور تب پچھتاوے کے سوا کچھ نہیں بچے گا۔

خاموشی چھا گئی۔ لیکن شاید انشاء کی سچائی نے کہیں نہ کہیں عینی کے دل میں دستک ضرور دی تھی۔

عینی نے کچھ بولنا چاہا، مگر انشاء پلٹ کر جا چکی تھی۔

وہ چھوڑ گئی تھی ایک آئینہ — جس میں عینی کو خود کو دیکھنا باقی تھا۔

لیکن عینی اندھی ہو چکی تھی۔۔۔

امی، کچھ دنوں بعد ہماری فیئر ویل ہے، میں وہاں نہیں جانا چاہتی...امی، وہاں لڑکے بھی ہوں گے۔

فاطمہ نے نرمی سے سمجھایا،

میری بچی، تم نے وہاں لڑکوں کو دیکھنا ہے یا اپنی ٹیچرز کو؟ تمہیں تو سب کے سامنے اعلان بھی کرنا ہے، یاد ہے؟

لیکن امی... میرے ساتھ وہاں ایک لڑکا بھی ہو گا۔

میری بچی، اب تم اپنا اعتماد خود ختم کر رہی ہو۔

فاطمہ نے پیار سے اس کا چہرہ تھاما۔

ٹھیک ہے امی، میں ہاں بول دیتی ہوں۔

یہ کہتے ہی انشاء موبائل اٹھا کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔ جیسے ہی واٹس ایپ کھولا، اسے علینہ کا پیغام موصول ہوا:

ہائے! میں علینہ

تم کیسی ہو انشاء؟ بہت دن ہو گئے،

تم نے موبائل تو لیا لیکن مجھ سے کوئی رابطہ ہی نہیں کیا، میں ناراض ہوں تم سے!

انشاء نے فوراً جواب دیا:

السلام علیکم آپی، سوری، میں بھول گئی تھی... آپ سنائیں، کیسی ہیں؟

اسی وقت برہان، جو علینا کو بلانے کمرے میں آیا تھا، نے علینا کے فون پر نوٹیفکیشن دیکھا۔

اسکرین پر انشاء کا نام چمک رہا تھا۔

وہ بے اختیار مسکرا اٹھا...

اچھا تو مس انشاء سے بات کر لوں، میری سسٹر... اچھا ذرا حال چال پوچھ لوں۔

میں ٹھیک ہوں، تمہاری تو فئیر ویل پارٹی ہے، تو کیسی تیاریاں چل رہی ہیں؟

کچھ نہیں آپی، بس میں نہیں جانا چاہتی، لیکن امی کہہ رہی ہیں کہ جاؤں۔

آپ سمجھ سکتی ہیں کتنا مشکل ہوتا ہے یہ سب، جب ہم خود کو ہی مطمئن نہ کر سکیں۔

برہان اس کا جواب دیکھ کر تقریباً گرنے کو تھا۔ مطلب جس لڑکی کو وہ اُس دن پرپوز کرنے والا تھا، وہ تو آنا ہی نہیں چاہتی تھی۔

نہیں نہیں، آپ کے یہی دن ہیں، آپ انجوائے کریں۔ ویسے کس کلر کی ڈریس پہننے والی ہو؟
برہان نے سیدھا وہ سوال کیا جو وہ کرنا چاہتا تھا۔
میں اسکائی بلو پہننا چاہتی ہوں، لانگ فراک، کیونکہ میری ساری ڈریسز فراک ہی ہیں۔
اوکے اوکے، نائس چوائس!

تبھی واشروم کا دروازہ کھلتا ہے اور علینہ باہر آتی ہے۔ اپنا موبائل برہان کے ہاتھ میں دیکھ کر مشکوک نگاہوں سے اسے گھورتی ہے۔
ارے ارے نہیں آپی، میں تو بس... مطلب اب تم یہ سب کروگے؟
میں جانتی ہوں تمہیں انشاء پسند ہے، لیکن آپی میں بس آپ کو بلانے آیا تھا۔

اچھا، موبائل دو، ادھر!

فئیر ویل کا دن تھا۔ ہال کو خوبصورتی سے سجایا گیا تھا—ہر طرف رنگ برنگی روشنیوں کی جھلک، غبارے، بینرز اور خوشبو سے مہکتا ماحول۔
ہر چہرے پر مسکراہٹ تھی، کچھ جدائی کا غم لیے، کچھ آگے بڑھنے کا جوش لیے۔

اسٹیج پر انشاء اور برہان موجود تھے، دونوں نے اسکائی بلو کلر کے ملبوسات پہن رکھے تھے، گویا ایک ہی رنگ میں رنگے ہوئے لگ رہے تھے۔ انشاء کی فراک نہایت خوبصورت تھی، اور برہان کا کُرتا پاجامہ بھی نہایت جاذبِ نظر تھا۔

برہان بار بار نظریں اٹھا کر انشاء کو دیکھ رہا تھا، جیسے الفاظ سے کچھ کہہ نہ پا رہا ہو، لیکن نگاہیں سب کچھ بیان کر رہی تھیں۔
دوسری طرف، عینی نظریں دوڑاتی پھر رہی تھی، کسی کو تلاش کر رہی تھی—فہد کو۔ مگر وہ اسے کہیں نظر نہیں آ رہا تھا، اور یہ بات عینی کو بے چین کر رہی تھی۔

آگے کی قطار میں عائشہ بیٹھی ہوئی تھی، جو بار بار انشاء کو ہاتھ ہلا کر انکریج کر رہی تھی، اس کی ہمت بندھا رہی تھی۔

وہ چاہتی تھی کہ انشاء آج صرف خوش رہے، بس۔

عینی نے کالے رنگ کا لباس پہنا ہوا تھا، اور چہرے پر میک اپ کیا ہوا تھا جو اسے خوبصورت بنا رہا تھا۔

عائشہ نے سادہ سبز رنگ کی فراک پہنی تھی، جو انشاء کی طرح سادہ تھی۔

انشاء نظریں جھکا کر کھڑی تھی۔

جب برہان نے کہا، ریلیکس رہو، کچھ نہیں ہو گا، فنکشن شروع ہو چکا تھا۔

عینی کو کچھ بھی اچھا محسوس نہیں ہو رہا تھا، وہ وہاں سے اٹھ کر کالج کی پیچھلی سائیڈ پر چلی گئی۔

اچانک کسی نے اس کے بازو پکڑ لیے اور دیوار کے پاس لے گیا۔ عینی چیخنے والی تھی کہ فہد نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا اور کہا،

میں ہوں فہد، تمہاری جان، اچھا...

عینی نے پوچھا،

تو تم نے مجھے ایسے کیوں کھینچا؟

فہد نے کہا،

بس دل کر رہا تھا۔ آج تو میڈم قیامت لگ رہی ہو۔

عینی یہ بات سن کر شرمائی اور بولی، اچھا، میں خوبصورت تو ویسے ہی ہوں۔

فہد نے کہا،

میرا دل چاہتا ہے تمہیں گلے لگا کر دنیا سے بے گانہ ہو جاؤں، کیا اجازت ہے مجھے؟

عینی نے سر ہلا دیا اور فہد نے اسے گلے لگا لیا۔

عینی خوش تھی، لیکن وہ خود کو ایک دلدل میں پھنک رہی تھی۔

فہد نے اس کی گردن پر سر رکھا اور آہستہ آہستہ سیدھا کیا،

پھر اچانک وہ ایسی حرکت کرتا ہے کہ عینی حیران رہ گئی——

وہ اسے کس کر چکا تھا، لیکن عینی نے کچھ نہیں کہا۔

جب وہ دور ہوا تو عینی اسے حیرت سے دیکھ رہی تھی

اور سوچنے لگی،

یہ کیا ہے؟

فہد بات تو صرف گلے لگانے کی بات کر رہا تھا۔ یار، ایک کس تو کی ہے۔

اور ویسے بھی تم میری ہی تو ہو، میں تم پر حق رکھتا ہوں، لیکن اچانک ایسا کس۔۔۔

یار تم اتنی پیاری ہو کہ دل کرتا ہے تمہیں خود سے دور نہ کروں۔

عینی شرم کے مارے پلکیں جھکا لیتی ہے۔

چلو اب پیپرز کے بعد ملیں گے، اچھے سے پیپر زدینا۔

فنکشن ختم ہو چکا تھا، عینی واپس جا کر بیٹھ گئی کیونکہ ٹیچر نے ابھی سب کو رول نمبر سلپ دینی تھی۔

عینی کی دوست نے پوچھا، تم کہاں تھیں؟

عینی بولتی ہے،

کہیں نہیں بس واش روم گئی تھی۔

عینی کا دل بہت تیزی سے دھڑک رہا تھا۔

انشاء اسٹیج سے اتر کر سائیڈ پر کھڑی ہو گئی، انشاء، میرے آفس کی یہ چابی ہے، جا کر برہان کے ساتھ وہاں سے سلبس اٹھالاؤ۔

انشاء ڈرتی ہوئی برہان کے ساتھ چل پڑی۔

برہان آہستہ آواز میں بولا

تم بہت پیاری ہو انشاء اور بہت معصوم بھی ہو۔

انشاء صرف سر ہلا دیتی ہے۔

وہ لوگ آفس میں پہنچ چکے تھے، جب انشاء سلپ نکال کر پیچھے مڑی تو برہان اپنے گھٹنے کے بل بیٹھا تھا، ہاتھ میں گلاب لیے۔

برہان بولتا ہے،

انشاء، میں تمہیں پسند کرتا ہوں اور تم سے شادی کر کے جائز رشتہ بنانا چاہتا ہوں۔
کیا تم میرا یہ پروپوزل قبول کرو گی؟

کھڑکی کے باہر ایک انسان کھڑا یہ منظر دیکھ رہا تھا، لیکن وہ کون تھا، کسی کو پتہ نہیں تھا۔
آنکھوں میں حسد اور نفرت لیے وہ منظر دیکھ کر وہاں سے چلا گیا۔

انشاء حیران تھی، اسے لگا جیسے کسی نے اس کے کان میں پگھلا ہوا سیسہ ڈال دیا ہو۔
نہیں نہیں، دور رہو مجھ سے پلیز۔

انشاء ڈر گئی تھی، آنکھوں میں آنسوں لیے ہمت کر کے بولی،
نہیں، میں آپ کا پروپوزل قبول نہیں کر سکتی۔

میرے بابا نے مجھ پر یقین کر کے مجھے یہاں بھیجا ہے، تو میں ایسا کوئی کام نہیں کروں گی جس سے ان کو نفرت ہو۔

مجھے آپ کے جذبات کی عزت ہے لیکن میرے لیے میرے والدین پہلے ہیں، ان کی عزت پہلے ہے۔ میں معذرت خواہ ہوں برہان۔

انشاء وہاں سے چلی گئی، جبکہ برہان وہیں بیٹھا اپنی سوچوں میں گم تھا، اسے یہ سب کی بھی امید نہیں تھی۔

تم ایک اچھی لڑکی ہو انشاء اور میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ تمہیں تکلیف نہیں دوں گا، بس پیپرز کے بعد تمھارے گھر آپی کو اور ابو کو بھی بھیج دوں گا۔

خود سے عہد کر کے وہ باہر نکل گیا۔

انشاء نے سلپ لی اور چپ چاپ وہاں سے نکل گئی، وہ عائشہ سے بھی نہیں ملی۔

کیا ہوا انشاء؟

جب سے آئی ہو تم خاموش ہو۔

کچھ نہیں امی، بس یوں ہی۔

بیٹا، جو بات ہے بتاؤ مجھے، میں تمہاری بہترین دوست ہوں۔

نہیں نہیں امی، ایسی کوئی بات نہیں، بس سر درد ہو رہا ہے۔

وہ شور تھا نا وہاں،

اچھا اچھا، میری جان، ٹھیک ہے، تم آرام کرو، میں تمہیں دوا دیتی ہوں۔

یہ انشاء کی پہلی غلطی تھی کہ اس نے اپنی ماں کو کچھ نہیں بتایا۔
کبھی کبھی اولاد اس طرح اپنے دل کی بات چھپاتی ہے، اور یہی انہیں اپنے والدین سے دور کر دیتا ہے، اور یہی انشاء کے ساتھ بھی ہوا۔
وہ اپنے والدین سے خود کو دور کرنے کا پہلا قدم اٹھا چکی تھی۔

انشاء مُصلے پر بیٹھی تھی اور دعا مانگ رہی تھی۔

وہ برہان کی وجہ سے پریشان تھی جس نے اسے پروپوز کیا تھا، اس لیے اپنے لیے دعا کر رہی تھی کہ اللہ اسے ان سب سے دور رکھے۔

یااللہ، مجھے ہر برائی اور فتنے سے محفوظ رکھ۔

میری زندگی میں ایسے لوگ اور حالات نہ آنے دے جو میری عزت اور امن کو نقصان پہنچائیں۔

مجھے اپنی حفاظت میں رکھ اور ہمیشہ سیدھے اور نیک راستے پر چلنے کی توفیق دے۔

آمین۔

عینی اپنے کمرے میں غصے سے چیزیں زمین پر بکھیر چکی تھی۔

تبھی اس کی ماں کمرے میں آکر اس کی حالت دیکھ کر پریشان ہو گئی۔ وہ زمین پر بیٹھ کر پوچھتی ہے،

کیا ہوا ہے تمہیں عینی؟ کیا کر رہی ہو میری بچی؟

عینی بولی،

امی، آپ کو پتہ ہے کبھی کبھی مجھے لگتا ہے انشاء مجھ سے زیادہ خوبصورت اور ذہین ہے۔ ہر کوئی اُسی کو ہی اہمیت دیتا ہے۔

ثمینہ نے تسلی دیتے ہوئے کہا،

نہیں نہیں، میری بچی، وہ تم سے زیادہ خوبصورت نہیں ہے۔ تمہیں کس نے یہ سب کہہ دیا؟

عینی نے ثمینہ کے گلے لگ کر بولتی ہے،

بس امی، مجھے یہ سب دکھائی دیتا ہے۔

ثمینہ بولتی ہے،

اچھا، کچھ نہیں ہوتا۔ تم آرام کرو۔ چلو ایسی فضول باتیں ذہن سے نکال دو، عینی۔

دن تیزی سے گزر رہے تھے، سب مصروف ہو چکے تھے اپنی پڑھائی میں، سب کے پیپر چل رہے تھے

لیکن صرف عینی ہی تھی جو فہد سے ہر وقت بات کرتی اور پڑھائی کو بہت کم وقت دے رہی تھی۔

عینی کو کسی بھی چیز کی پرواہ نہیں تھی۔

آخر کاران کے پیپرز ختم ہو گئے۔انشاء نے خود کو مصروف کر لیا تھا،وہ اپنے والدین کے ساتھ خوش تھی۔

اِدھر برہان نے علینہ کو منا لیا تھا،بس اب اپنے والد کو راضی کرنا باقی تھا۔عائشہ خوش تھی کہ اب اسے ناول پڑھنے کا وقت مل جائے گا۔عینی بھی خوش تھی کہ اُس کی جان چھوٹ گئی پڑھائی سے۔

عینی اب اپنی ماں کے ساتھ بہت کم وقت گزارتی تھی۔
ثمینہ بیگم نے بھی اُس پر دھیان دینا چھوڑ دیا تھا۔

جب بچوں سے لاپرواہی برتی جاتی ہے تو وہ بگڑ جاتے ہیں،اور یہی حال عینی کا تھا۔

وہ فہد کے ساتھ روز بات کرتی تھی۔ تین ماہ ہو چکے تھے اور عینی فہد کو دل و جان سے چاہنے لگی تھی۔ لیکن محبت جو اندھی ہو، وہ محبت نہیں ہوتی۔ ایسی محبت جو وقتی لذت دے اور بے سکونی کا سبب بنے، وہ حقیقی محبت نہیں ہوتی۔

عینی روز فہد کو اپنی تصاویر بھیجا کرتی تھی۔

وہ بھول چکی تھی کہ لڑکے جب ایسی تصویر دیکھتے ہیں تو اُن پر پندرہ منٹ تک اُس کا سرور غالب رہتا ہے، بلکہ یہ اُن کے اندر کی ہوس کو باہر لانے کا کردار ادا کرتی ہے۔

انشاء اپنا وقت اپنی امی کے ساتھ گزارنے لگی تھی، اُس نے موبائل چھوڑ دیا تھا، اب وہ موبائل استعمال نہیں کرتی تھی، بس اپنی ہی زندگی میں خوش تھی۔ جبکہ عائشہ کی زندگی ناولز تک محدود ہو چکی تھی۔

ادھر عینی فہد سے بات کر رہی تھی۔

فہد منہ بنا کر بولتا ہے۔۔

عینی، اب تو پیپرز ختم ہو گئے ہیں، دو ہفتے ہو گئے تم نے آرام بھی کر لیا ہے، اب ہمیں کہیں باہر ملنا چاہیے۔

عینی کچھ دیر سوچتی ہے، پھر ہاں میں جواب دیتی ہے:

ٹھیک ہے فہد، کہاں ملنا ہے؟ مجھے لوکیشن بھیج دو، دو دن بعد ہم ملیں گے۔

فہد کے چہرے پر ایک شیطانی مسکراہٹ آتی ہے، لیکن عینی موبائل رکھ چکی ہوتی ہے۔

ادھر انشاء اپنی زندگی میں خوش تھی۔

صبح کے 10 بج رہے تھے، آج سنڈے تھا تو نعمان گھر پر ہی تھے۔

جب علینہ اپنے والد کے ساتھ ہاتھ میں سامان پکڑے دروازے سے داخل ہوئی۔

انشاء اپنے کمرے میں تھی۔

فاطمہ نے انہیں باہر لان میں بٹھا دیا اور نعمان بھی ان کے پاس آکر بیٹھ گئے۔

آنٹی انشاء کدھر ہے؟ میں اُس سے ملنا چاہتی ہوں۔

بیٹا وہ کمرے میں ہے۔ فاطمہ جواب دے کر کیچن میں چلی جاتی ہے۔۔۔

علینہ انشاء کے کمرے میں چلی جاتی ہے، لیکن وہ ایک طرف جا کر بیٹھ جاتی ہے۔

انشاء مصلے پر بیٹھی دعا مانگ رہی ہوتی ہے۔ جیسے ہی انشاء فارغ ہوتی ہے،

علینہ اسے مخاطب کرتی ہے:

السلام علیکم، کیسی ہو انشاء؟

آپّی؟ آپ یہاں؟

ہاں جی، میں یہاں آئی ہوں تمہارے رشتے کی بات کرنے۔

لیکن کس سے آپّی؟

میرے بھائی برہان سے۔

انشاء کو یہ سن کر ایک دھچکا لگتا ہے۔

آپیّ: آپ یہ کیا بول رہی ہیں؟ میرا رشتہ؟

ہاں میری جان، تمہارا رشتہ ہی لینے آئے ہیں۔ باہر تمہارے امی ابو سے میرے ابو بات کر رہے ہیں۔ آؤ باہر۔

فاطمہ چائے بنا کر لان میں لے آتی ہیں اور انشاء کو کچن میں کھانا بنانے کو بھیج دیتی ہیں۔

نعمان صاحب: کیسا جا رہا ہے آپ کا کام؟

مسٹر نیازی بات کا آغاز کرتے ہیں:

میرا کام اچھا جا رہا ہے، آپ سنائیں؟

دیکھیں نعمان، زندگی اور موت کا کوئی پتہ نہیں۔ میری بیوی کے بعد میں ہی اپنے بچوں کا واحد سہارا ہوں۔

کیسی باتیں کر رہے ہیں بھائی آپ؟

اللہ آپ کو صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین۔

آپ کیسے یہ سوچ سکتے ہیں؟ دیکھیں نعمان، میں گھما پھرا کر بات نہیں کروں گا۔

دراصل، آپ کی بیٹی انشاء بہت ہی پیاری ہے۔

میں اپنے بیٹے برہان کے لیے اس کا رشتہ لینے آیا ہوں۔ آپ نے میرا بچہ دیکھا ہوا ہے، آپ اس سے ملے بھی ہیں۔

بیٹی کا رشتہ تو میں طے کر چکا ہوں، اب باری بیٹے کی ہے۔ آپ کا جو فیصلہ ہو گا ہمیں منظور ہے، کوئی زبردستی نہیں ہے۔

مسٹر نیازی کی بات سن کر فاطمہ اور نعمان حیران تو ہوئے، لیکن انہوں نے ظاہر نہیں ہونے دیا۔

دیکھیں نیازی صاحب، آپ تو ہمیں اچھی طرح جانتے ہیں۔

ایک ہی بیٹی ہے، ہمیں خوشی ہوئی کہ آپ نے یہ بات کی۔

لیکن میں اپنی بیٹی سے بھی اجازت لینا چاہوں گا۔

میں ہاں کرنا چاہتا ہوں، آپ ہمارے گھر آئے ہیں تو میں آپ کو خالی ہاتھ نہیں بھیجنا چاہتا، مجھے ایک بار انشاء سے پوچھنے دیں۔

انشاء کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔

نعمان دروازہ کھٹکھٹا کر کچن میں داخل ہوتے ہیں۔

میری بچی، میں آج تم سے کچھ مانگنے آیا ہوں۔

ابو، کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ؟

بیٹا، باہر میرے بہت اچھے دوست تمہارا رشتہ لینے آئے ہیں۔ میں انہیں خالی ہاتھ واپس نہیں بھیج سکتا۔

لیکن میرے لیے سب سے زیادہ ضروری تمہاری اجازت اور پسند ہے۔

ابو، میں راضی ہوں۔ آپ کو اس بات کی ٹینشن نہیں لینی چاہیے کہ آپ کی بیٹی کو کوئی پسند ہے یا نہیں۔

ابو، مجھے کوئی پسند نہیں۔ میرے لیے آپ کی مان اور عزت سے بڑھ کر کچھ نہیں۔

نعمان کی آنکھیں نم ہو گئیں، بیٹیاں کتنی جلدی بڑی ہو جاتی ہیں۔ مجھے فخر ہے کہ تم میری بیٹی ہو۔

آج جس باپ کے منہ سے وہ یہ الفاظ سن کر خوش ہو رہی تھی، وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ آگے جا کر اسی باپ کے منہ سے ایسے الفاظ بھی سننے کو ملیں گے جو اس کی روح تک کو ہلا دیں گے۔

اچھا، تم یہ سب کچھ باہر لے آؤ۔
نعمان باہر آتے ہیں۔ فاطمہ دعا کر رہی تھیں کہ انشاء ہاں بول دے۔
نعمان: کیا بات ہے انشاء نے۔۔۔؟
نعمان کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی انشاء مسکراہٹ کے ساتھ سر ہلا دیتی ہے۔

علینہ فوراً موبائل پر میسج ٹائپ کر کے برہان کو بھیج دیتی ہے۔
برہان کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔

انشاء کھانے کا سامان لے کر لان میں آتی ہے، نیازی صاحب اُسے دیکھتے ہیں اور اپنی طرف بلاتے ہیں۔ انشاء ان سے پیار لینے کے بعد ان کے پاس بیٹھ جاتی ہے۔

نیازی صاحب بولتے ہیں۔۔

بیٹا، آج سے آپ ہمارے گھر کی امانت ہیں اور میری بیٹی ہیں۔ آپ بالکل فکر نہ کریں۔

نعمان: انشاء میری ہی بیٹی ہے، اور اب یہ آپ کے پاس میری امانت ہے۔

نیازی صاحب: اچھا، اب ہمیں چلنا چاہیے۔

علینہ انشاء کو گلے لگاتی ہے اور مبارکباد دے کر صرف ایک ہی جملہ بولتی ہے:

موبائل آن کر لینا ٹھیک ہے میری جان، اب ہم چلتے ہیں۔

یہ کہہ کر وہ لوگ چلے جاتے ہیں۔

فاطمہ بہت خوش تھیں، سب سے پہلے انہوں نے غریبوں کے لیے کھانا بنایا اور نعمان کو دیا کہ یہ بانٹ آئیں، اور خود دو نفل ادا کرنے چلی گئیں۔

انشاء اپنے روم میں چلی گئی اور اپنی الماری سے موبائل نکال کر آن کرتی ہے۔

اُس نے واٹس ایپ کھولا ہی تھا کہ اُسے ایک انجان نمبر سے میسج موصول ہوا:

مبارک ہو میرے سکونِ قلب

انشاء کو دیر نہیں لگی پہچاننے میں کہ یہ کون تھا۔

اس نے مختصر جواب دیا:

آپ کو بھی مبارک ہو

اتنا کہہ کر وہ فوراً عائشہ کو کال ملاتی ہے:

انشاء بولتی ہے۔

کہاں غائب ہو عشو و؟

مطلب تم ناول کی دنیا میں قید ہو، تمہیں حقیقت کی کہانی کا کچھ پتا نہیں!

عائشہ (ہنستے ہوئے) بولتی ہے

یار کتنی مزے کی اسٹوری چل رہی تھی، تم نے ڈسٹرب کر دیا۔

انشاء منہ بنا کر بولتی ہے۔۔

اووو پگلی، کیا بول رہی ہو؟ چھوڑو نا، تم پڑھ لو، لو اسٹوری تو یہاں میری چل رہی ہے!

عائشہ (چونک کر) اچھا نہ۔۔۔۔

اچھاااا؟ بولو کیا بات ہے؟

انشاء تھوڑے چھڑانے والے موڈ میں بولتی ہے۔۔۔

کچھ نہیں، میری منگنی ہو گئی ہے!

عائشہ (حیران ہو کر) بولتی ہے

کیاااا؟ کیا کہا؟ انگیجمنٹ؟

انشاء اب تنگ ہو کر بولتی ہے۔۔

ہاں میری ماں، انگیجمنٹ ہی بولا ہے!

عائشہ بے یقینی کے ساتھ بولتی ہے۔۔

اچھا کس کے ساتھ؟

انشاء شرماتے ہوئے بولتی ہے۔۔

وہی، آپی علینہ کے ابو آج میرا رشتہ لے کر آئے تھے، اور مجھے رنگ بھی پہنا گئے۔

عائشہ خوش ہو کر بولتی ہے۔

سچھییسی؟ یار کتنی لکی ہو تم! بھائی بُرہان کے ساتھ تمہاری جوڑی بہت اچھی لگے گی!

عائشہ (اداس ہو کر) بولتی ہے

اب میرا ہیرو کب آئے گا، پتہ نہیں...

نہیں، ہیرو کی خواہش کیوں کر رہی ہو؟

ایک لڑکی ہمیشہ ایسے انسان کی خواہش کیوں کرتی ہے جو صرف اُس کا خیال رکھے، اُس کی ہر بات مانے؟

کیا وہ یہ نہیں سوچ سکتی کہ اُسے ایسا شوہر ملے جو اُس کے ساتھ ہر قدم پر کھڑا رہے؟

اور وہ لڑکی اُس کا ہر لمحہ خیال رکھے؟

اچھا چھوڑو، امی کل آئیں گی سب کو خوشخبری دینے، چلو میں فون رکھتی ہوں، بائے۔

ادھر فاطمہ خوش تھیں اور نعمان بھی۔

دوسری طرف عینی فہد کے ساتھ بات کر رہی تھی، جب اُس نے کہا:

یار یہ تمہاری کزن، کیا نام ہے... انشاء؟ اس میں بڑا ایٹیٹیوڈ ہے۔

عینی اُس کی بات میں ہاں میں ہاں ملاتی ہے۔

فہد بولتا ہے۔۔

تمہیں پتہ ہے روز لڑکیاں مجھے میسج کر کے دوستی کا کہتی ہیں، لیکن میں تمہارے علاوہ کسی کی طرف دیکھتا بھی نہیں...

دیکھنا بھی مت! عینی بولتی ہے۔

اچھا، کب رشتہ بھیج رہی ہو تم میرے گھر؟

عینی: ابھی نہیں، کل تم مجھ سے ملنے تو آؤ۔

ٹھیک ہے، میں کل آجاؤں گا۔

صبح ہو چکی تھی۔

برہان اپنی زندگی میں گم تھا کیونکہ انشاء نے اُسے صاف صاف کہا تھا کہ:

سوری، ابھی بھی آپ میرے لیے نا محرم ہیں، میں آپ سے بات نہیں کر سکتی۔

تو وہ خوش تھا کہ اُسے ایک نیک اور اچھی لڑکی ملی ہے۔

اب وہ اپنے والد کی کمپنی میں اکاؤنٹنٹ کی جاب کر رہا تھا۔

عینی خوبصورت سی ریڈ شارٹ فراک کے ساتھ جینز پہنے، گلے میں دوپٹہ لٹکائے، بال کھلے چھوڑے، باہر نکلتی ہے تو ثمینہ پوچھتی ہے:

کہاں جا رہی ہو؟

کہیں نہیں امی، آج میری اور میری دوست کی گھومنے کی پلاننگ ہے، آجاؤں گی، ڈونٹ وری۔

اچھا ٹھیک ہے، نیچے تمہاری پھوپھو آئی ہوئی ہیں، سلام کر کے جانا۔

لیکن امی...

عینی منہ بنا کر نیچے جاتی ہے:

السلام علیکم!

فاطمہ اُس کے سر پر پیار دے کر پوچھتی ہیں:

وعلیکم السلام بیٹا، کیسی ہو؟

ٹھیک ہوں آنٹی، بس اپنی دوست کے ساتھ شاپنگ پر جا رہی ہوں۔

ٹھیک ہے، جاؤ۔

اچھا ٹھیک ہے، نیچے تمہاری پھوپھو آئی ہوئی ہیں، سلام کر کے جانا۔

لیکن امی...

عینی منہ بنا کر نیچے جاتی ہے:

السلام علیکم!

فاطمہ اُس کے سر پر پیار دے کر پوچھتی ہیں:

وعلیکم السلام بیٹا، کیسی ہو؟

ٹھیک ہوں آنٹی، بس اپنی دوست کے ساتھ شاپنگ پر جا رہی ہوں۔

ٹھیک ہے، جاؤ۔

ابھی وہ جانے ہی والی تھی جب اُس کے کانوں میں عائشہ کی آواز پڑی:

ہے نا پُھوپھو! کتنی اچھی لگے گی نا برہان اور انشاء کی جوڑی؟

یہ الفاظ کسی خنجر کی طرح عینی کے دل میں اُتر گئے۔

مطلب برہان کی شادی انشاء سے؟

لیکن وہ اپنا موڈ خراب نہیں کرنا چاہتی تھی،

یہ سب سوچ کر وہ ان باتوں کو نظرانداز کرتے ہوئے آگے بڑھ گئی۔

عینی اس وقت فہد کے ساتھ ایک ریسٹورینٹ میں موجود تھی۔

فہد نے ڈرنک آرڈر کی، اور پھر عینی کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولا:

کیسی ہو عینی؟ آج تو تم بہت زیادہ خوبصورت لگ رہی ہو۔ اچھا یہ پیو، پھر ہمیں یہاں سے جانا ہے۔

عینی بے خیالی میں وہ ڈرنک پی لیتی ہے۔

اس کے بعد وہ اور فہد گاڑی میں بیٹھتے ہیں اور ایک گھر کے سامنے پہنچتے ہیں۔

عینی آنکھیں کھول کر اس گھر کو دیکھ رہی تھی،

فہد، ہم یہاں کیوں آئے ہیں؟ اور یہ کس کا گھر ہے؟

فہد مسکرا کر کہتا ہے:

میری جان، اندر چلو، سب بتاتا ہوں۔

عینی اُس کا ہاتھ تھامے اندر چلی جاتی ہے۔

یہ گھر ڈبل اسٹوری تھا۔ فہد اُسے اوپر والے کمرے میں لے کر جاتا ہے۔

اپنا موبائل سائیڈ پر رکھ کر وہ عینی کو ایک گلاس پانی دیتا ہے:

عینی یہ پی لو۔

فہد اُس میں کچھ ملا چکا ہو۔

عینی، میں گھر میں تمہارے لیے بات کر چکا ہوں۔

فہد، آپ مجھے کبھی دھوکہ تو نہیں دیں گے؟

کیسی باتیں کر رہی ہو عینی؟

تم میں میری جان بستی ہے، تو میں دھوکے کے بارے میں سوچ بھی کیسے سکتا ہوں؟

مجھے یقین ہے آپ پر۔

عینی، میں چاہتا ہوں آج ہم ایک ہی ہو جائیں، اب تمہیں خود سے دور نہیں رکھ سکتا۔

فہد اُس کے قدموں میں بیٹھا بول رہا تھا جبکہ عینی اُس کی باتیں سن رہی تھی۔

عینی، آج مجھے تمہارا ساتھ چاہیے، کیا تم مجھے دو گی؟

یہ کہتے ہوئے وہ اُٹھا اور عینی بھی اُس کے ساتھ کھڑی ہو گئی۔

میرا سب کچھ تمہارا ہے فہد...

وہ اندھی ہو چکی تھی، اتنی کہ اُسے یہ نظر نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرنے جا رہی ہے۔

فہد اُس کے قریب آتا ہے، عینی خاموشی سے اُسے دیکھ رہی تھی۔

وہ عینی کا دوپٹہ گلے سے نکال کر زمین بوس کر چکا تھا، لیکن وہ گلے سے نکالا ہوا دوپٹہ نہیں تھا بلکہ اُس کی عزت تھی جو آج زمین پر گر چکی تھی۔

ساتھ ہی والد کا غرور بھی خاک میں مل گیا تھا۔ عینی نیم غنودگی میں جا چکی تھی۔

آج وہ اپنی زندگی کا وہ گناہ سرانجام دے چکی تھی جس کی قیمت اُسے زندگی بھر بھگتنی تھی۔

وہ بستر پر بے لباس نہیں تھی، بلکہ اپنی روح کو بے لباس کر چکی تھی۔

اس لمحے عینی کے دل اور ذہن میں درد اور شرم کی لہریں دوڑ رہی تھیں۔

فہد کا چہرہ اُس کے سامنے تھا، مگر وہ دور دور تک اُسے محسوس کر رہی تھی۔

وہ سمجھ چکی تھی کہ جو بھی ہو گیا، اُس کا اثر اُس کی زندگی پر گہرا ہو گا —— ایک ایسی راہ جہاں سے واپس لوٹنا مشکل تھا۔ مگر اب اُس کے پاس اپنے لیے ایک فیصلہ کرنے کا وقت تھا، ایک نئی شروعات کی طرف قدم بڑھانے کا۔

آج وہ فہد کے ساتھ ایک رشتہ قائم کر چکی تھی۔

فہد کی ہوس تو ختم ہو چکی تھی، اب اُسے عینی سے کوئی لینا دینا نہیں تھا۔

کیا ایسی ہوتی ہے محبت؟

ایک طرف برہان تھا، جس نے نہ جھوٹے وعدے کیے، نہ فضول باتیں، نہ تصویریں مانگیں —— سیدھا رشتہ بھیجا۔

اور دوسری طرف فہد تھا، جس نے وہ سب کچھ کیا جو ایک ناجائز رشتے کی بنیاد ہوتا ہے۔

زندگی میں بہت سے فیصلے ایک لڑکی اپنی عزت بچانے کے لیے کرتی ہے،

لیکن کوئی بھی لڑکی عزت کے لیے اپنی جان نہیں دے سکتی۔

عزت کا تاج سلامت رہے، ورنہ اگر یہ تاج گر جائے تو سر جھکا کر پورے خاندان کو جینا پڑتا ہے۔

عینی ایک فیصلہ کر چکی تھی——
اپنی عزت اُس فہد نامی وحشی کو سونپ چکی تھی،
اور اُسے یہ بھی نہیں معلوم تھا کہ اُس کا یہ فیصلہ درست ہے یا نہیں۔

عینی کال نہیں اٹھا رہی تھی، ثمینہ بیگم پریشان تھیں۔
تین گھنٹے ہونے والے تھے اور عینی واپس نہیں لوٹی تھی۔
ان کے لیے یہ تین گھنٹے تین صدیوں کے برابر لگ رہے تھے،

مگران کی بیٹی تو اپنی زندگی اپنے ہاتھوں سے ختم کر چکی تھی...
اب وہ دوسروں کی زندگی برباد کرنے والی تھی۔
خیر، یہ تو وقت ہی بتائے گا۔

عینی آنکھیں کھولتی ہے،

اسے اپنا سر بھاری محسوس ہوتا ہے،

جیسے کسی نے اس کے سر پر پتھر لا کر رکھ دیا ہو۔

وہ آنکھیں ملتی ہے، اُٹھتی ہے،

ساتھ پڑے موبائل پر وقت دیکھتی ہے۔

اوہ! اتنا زیادہ وقت ہو گیا؟

اور امی کی دس مس کالز آ چکی تھیں۔

عینی جلدی سے اپنا حلیہ سنوارتی ہے اور امی کو کال ملاتی ہے:

امی! میں آ رہی ہوں، آپ فکر نہ کریں۔

عینی کی بات سن کر ثمینہ بیگم نے تھوڑا سکون کا سانس لیا:

اچھا ٹھیک ہے، جلدی آؤ۔ تمھارے ابا پوچھ رہے ہیں تمھارے بارے میں...

ویسے فہد کہاں گیا؟ مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آ رہی! یہ سوچتے۔۔۔

عینی اُٹھ جاتی ہے اور فہد کو کال کرتی ہے:

آپ کہاں چلے گئے مجھے یہاں اکیلا چھوڑ کر؟

کہیں نہیں، بس کام آ گیا تھا۔ تم گھر جا کر مجھے میسج کر دینا۔

عینی کو اپنے پورے جسم میں درد کی ٹیسیں محسوس ہو رہی تھیں...

عینی اپنے گھر کو نکل جاتی ہے،

مگر اب وہ عینی نہیں رہی جو گھر سے نکلی تھی۔

اب کی عینی اور پہلے کی عینی میں زمین آسمان کا فرق تھا۔

پہلے والی عینی اپنی عزت کے ساتھ باہر نکلی تھی،

لیکن اب کی عینی اپنی عزت نیلام کر کے واپس گھر جا رہی تھی۔

دوسری طرف انشاء کو ایک انجان نمبر سے شاعری کا پیغام موصول ہوتا ہے،

شاعری مکمل طور پر جذبات سے لبریز تھی۔

انشاء جواب دینے کے بجائے فوراً اُسے بلاک کر دیتی ہے۔

ادھر عائشہ کو بھی وہی شاعری کا پیغام موصول ہوتا ہے،

لیکن اس نے بلاک نہیں کیا،

بس اتنا پوچھا:

آپ کون؟

دوسری طرف سے جواب آیا:

آپ کا سالار۔

عائشہ ہنسنے لگ گئی،

نہیں، سالار تو صرف کتابوں میں ہوتا ہے، حقیقت میں نہیں۔

تو آپ جو بھی ہو، مجھے پریشان نہ کریں۔

جواب آیا:

نہیں، میں آپ کو پریشان نہیں کرنا چاہتا،

بس میں آپ کو جانتا ہوں۔

آپ کا نام عائشہ ہے اور آپ نے ابھی امتحان دیے ہیں۔

عائشہ حیران تھی کہ یہ کون ہے جو اس کے ساتھ ایسی باتیں کر رہا ہے۔

اب عائشہ کو غصہ آ گیا تھا،

چاہے وہ جتنی بھی نادان تھی،

مگر تھی تو ایک لڑکی ہی نا۔

عائشہ کو اپنی چھٹی حس سے کچھ برا محسوس ہوا،

تو اس نے مزید کچھ کہنے کے بجائے نمبر بلاک کر دیا۔

اگرچہ وہ کتابوں کی دنیا میں رہتی تھی،

لیکن وہ جانتی تھی کہ

ہم اکثر ریپلائی کر کے دوسرے انسان کی ہوس کو ہوا دے دیتے ہیں۔

فہد کو اب غصہ آرہا تھا۔

وہ دونوں کے نمبر (انشاءاور عائشہ) عینی کے موبائل سے آتے وقت نکال چکا تھا۔

اب اس کا اگلا منصوبہ عینی کی کزن کو اپنے پیار میں پاگل کرنا تھا،

مگر ایسا ممکن نہ ہو سکا۔

خیر، اس سے بھی بڑا حادثہ ہونے والا تھا۔

عینی اپنے بستر پر آنکھیں بند کیے لیٹی ہوئی تھی،

جب اس کے سامنے صبح کا منظر لہرا رہا تھا۔

اپنے خیالوں میں گم، وہ خود سے سوال کر رہی تھی:

کیا محبت میں بستر تک پہنچنا ہی اصل امتحان ہے محبت کا؟

کیا مرد کی محبت ایسی ہی ہوتی ہے؟

کیا میں خوش نصیب ہوں یا بد قسمت؟

کیا انشاء کی قسمت مجھ سے زیادہ اچھی ہے جسے برہان ملنے والا ہے؟
یہ سوچتے وہ سو گئی۔۔ لیکن ایک حسد کی آگ اسے اندر ہی اندر سے جلا رہی تھی۔۔

صبح کی روشنی ہر چیز کو منور کر رہی تھی۔
لیکن آج سے اُن سب کی زندگی میں ایک طوفان برپا ہونے والا تھا جس کی خبر کسی کو نہیں تھی۔
عینی کو یہ بات بار بار بے چین کر رہی تھی کہ برہان اس کا نہیں ہو سکا، حسد نے اُس کو فہد کی محبت سے بھی لاپرواہ کر دیا تھا۔

نہیں ایسا نہیں ہو سکتا، برہان انشاء کا نہیں، ایسا میں کبھی نہیں ہونے دُے سکتی، نہیں برہان انشاء کا کبھی نہیں ہو سکتا، کبھی نہیں۔
عینی غصے میں سامنے ٹیبل پر موجود چیزوں کو زمین بوس کر چکی تھی۔
انشاء، لیٹس اسٹارٹ دی گیم... عینی بولتی ہے۔۔
بیٹی تم پریشان لگ رہی ہو، عینی سیڑھیوں سے اُتر کر نیچے آئی تھی۔

جس کو دیکھ ثمینہ بیگم پوچھتی ہے۔

نہیں امی ایسی کوئی بات نہیں ہے، بس یہی سوچ رہی ہوں انشاء کتنی خوش قسمت ہے کہ اُسے برہان ملا...

ثمینہ کا منہ بگڑتا ہے،

نہیں مجھ تو نہیں لگتا اتنی آوارہ لڑکی کے ساتھ نیازی بھائی کس طرح اپنے بیٹے کا رشتہ مانگ سکتے ہیں۔

عینی نے کہا، امی آپ کو پتہ ہے میں نے انشاء کو کالج میں ایک لڑکے کے ساتھ دیکھا تھا کیا...

عینی کی بات سن کر ثمینہ بیگم نے کہا،

تم نے بتایا کیوں نہیں؟ میں بتاتی ہوں فاطمہ کو اور شاہد کو جو بار بار فاطمہ کی بیٹی کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں اور تم سے زیادہ اچھی سمجھتے ہیں۔

عینی نے کہا، نہیں آپ چھوڑیں ہمیں کیا لینا دینا۔ اچھا امی میرا سر درد کر رہا ہے آپ ایک کپ چائے بنا دیں، میں روم میں جا رہی ہوں۔

عینی روم میں چلی جاتی ہے اور فہد کو کال کرتی ہے۔

اشو، کیسی ہو تم اور کیا کر رہی ہو؟

کچھ نہیں یار، کل مجھ کو دو نامعلوم نمبر سے شاعری آئی اور میں نے اس سے پوچھا کون ہے تو بولا تمہارا سالار۔

ساتھ ہی اس نے مجھے میرا نام بھی بتایا اور کہہ رہا تھا وہ مجھے جانتا ہے۔

تو تم نے کیا کیا۔۔۔

میں نے بلاک کر دیا...

تو تم ٹینشن کیوں لے رہی ہو؟

مجھ کو بھی آئی تھی ایک نامعلوم نمبر سے شاعری، میں نے ڈائریکٹ بلاک کر دیا۔

اچھا تو کیا تمہیں نمبر یاد ہے؟

انشاء یار یاد کیا، ادھر ہی پھر رہا ہے۔ رو کو کال پر رہو، میں نمبر بتاتی ہوں۔

انشاء نمبر بولتی ہے، ہاں... یہی ایک نمبر تھا۔

جس سے مجھے شاعری آئی... اچھا چھوڑو، ہو گا کوئی کالج کا لڑکا...

اچھا چلو کوئی بات نہیں اور سناؤ، بھائی برہان سے بات ہوتی ہے تمہاری؟

نہیں۔ اشو مجھ سے تو نہیں ہوتی بات...

کیوں تم بات نہیں کرتی؟

نہیں۔ یار محبت میں ہر وقت باتیں ہونا ضروری تو نہیں...

اچھا یار شادی کب ہو گی؟

ابھی آپی کی ہوئی نہیں؟ تم میری پہلے ہی شادی کروالو۔۔۔۔۔

اچھا اچھا غصہ کیوں ہو رہی ہو، میں کونسا تمہارا دولہا مانگ رہی ہوں۔

تو مانگ لو، مجھے کوئی مسئلہ نہیں!

دور فٹّی منہ...

پگلی لڑکی...

نہیں، نہیں مجھ کو نہیں چاہیے لیکن تمھیں خوش ہونا چاہیے، تم لکی ہو تمھیں ناول ہیرو جیسا ایک بندہ مل گیا۔۔۔

اوہ اچھا، چپ اب تم بالکل چپ کر جاؤ...

ایک تو تمہارے ہیرو توبہ توبہ۔

اچھا بات سنو یار، تم ایسا کرو اپنی ناول ہی ریڈ کر لو اور کوئی بھی غلط کام مت کرنا...

ہاں...

مطلب تمھیں لگتا ہے میں عینی ہوں...

میں عائشہ ہوں، مجھے اپنی لِمٹس کا پتا ہے سو میں اپنی اکیلی لائف سے خوش ہوں۔

چلو ٹھیک ہے، مجھے یقین ہے تم اب کام کرو۔

امی مجھے بلا رہی ہیں یہ بولتی وہ موبائل رکھ دیتی ہے۔۔۔

اچھا بائے...

امی کیا ہوا ہے؟ کچھ نہیں بیٹا، دل گھبرا رہا ہے جیسے کچھ ہونے والا ہے۔

فاطمہ کی بات سن، انشاء حیران تھی، ایسا کیا ہونے والا ہے؟ امی آپ ٹینشن مت لیں... اللہ سب بہتر کر دیں گے... اچھا امی آپ آرام کریں، کام میں کر لوں گی، یہ بولتی انشاء گھر کا بچا ہوا کام کر کے روم میں چلی گئی۔

اور اپنی ڈائری کھول کر ایک نوٹ لکھ کر اُسے پڑھ کر مسکرانے لگی...

یا اللہ بیشک تو بہتر جاننے والا ہے، میں نے اپنے دل کو ابھی تک کسی کی محبت کی طرف راغب نہیں کیا، میری سب سے پہلی محبت میرا اللہ ہے، اس کے بعد میرے پیارے والدین اور پھر میرا شوہر۔

اللہ جی آپ تو جانتے ہیں نا، ابھی میری منگنی ہوئی ہے لیکن ابھی تک وہ میرا شوہر تو نہیں بنا۔

میں برہان سے اسی لیے دور رہ رہی تھی...

ہیلو... السلام علیکم بھائی نیازی صاحب کیسے ہیں آپ؟

واہ، آپ تو بڑے چھپے رستم نکلے، ہمیں بتائے بغیر منگنی کر لی، لیکن ہمیں بتانا گوارہ نہیں کیا؟

وعلیکم السلام، الحمدللہ ٹھیک ہوں، بھابی جی آپ تو جانتی ہیں میرے لیے میرے بچوں کی خوشی سے بڑھ کر کچھ نہیں تو اسی لیے میں نے برہان کی منگنی کر دی اور انشاء ایک اچھی لڑکی ہے۔

بس کر دیں بھائی، وہ ایک اچھی لڑکی کہاں ہے؟

میری عینی نے اُسے کتنی بار کالج کے باہر لڑکوں سے بات کرتے دیکھا ہے؟

کیسی بات کر رہی ہیں، بھابی؟

میں اس بچی کو اچھی طرح جانتا ہوں، کافی بار جب میں برہان کو لینے گیا کالج میں تو اُسے کبھی کسی سے بات کرتے نہیں دیکھا۔

بغیر ثبوت کے کسی کے کردار پر انگلی نہیں اٹھانی چاہیے۔

اچھا، بھابھی میں رکھتا ہوں فون، کام کرنا ہے اب بھائی کو میرا اسلام دیجیے گا، اللہ حافظ...

ثمینہ کو غصہ آرہا تھا، اُس کی بیٹی کی خوشیاں کیسے کوئی چھین سکتا تھا؟
کیسے اُس کی بیٹی کی قسمت کو کوئی خراب کر سکتا تھا؟

فہد کال اٹھاؤ یار، کال اٹھاؤ... عینی بار بار فہد کو کال کر رہی تھی جو وہ پک نہیں کر رہا تھا۔
ہیلو، تم کال کیوں نہیں اٹھا رہے تھے، تمہیں پتا ہے مجھے کتنی یاد آرہی تھی تمہاری...

کچھ نہیں، میں بزی تھا۔
اچھا فہد کب رشتہ بھیج رہے ہو؟
کچھ دن صبر رکھو عینی، ابھی ماما اور بابا آؤٹ آف کنٹری گئے ہیں۔ جب آئیں گے تو بات کروں گا۔۔۔
ہممممم...سچ بول رہے ہو؟
کیا تمہیں مجھ پر یقین نہیں؟

مجھے یقین ہے۔اچھا ویڈیو کال کرو۔۔

ٹھیک ہے، عینی ویڈیو کال کرتی ہے...

فہد اُسکا اوپر سے نیچے تک جائزہ لیتا ہے، یار کتنی بار بولا ہے یہ دوپٹہ پہن کر میرے سامنے بہن جی بن کر نا آیا کرو، اُتارو یہ!

عینی دوپٹہ اتار کر سائیڈ پر رکھ دیتی ہے، اب ہوئی نہ بات...اب تم لگ رہی ہو فہد کی محبت...اچھا عینی کام کرلو، پھر بات ہوگی...

ایک ہفتہ گزر چکا تھا، فہد میں عینی کی دلچسپی ختم ہو گئی تھی، وہ بس برہان سے ملنا چاہتی تھی۔

خود کو عینی آئینے میں دیکھ وہ مسکرا رہی تھی، مجھ سے زیادہ خوبصورت کوئی نہیں، انسان کو خود سے محبت ہونی چاہیے لیکن اندھی چاہت انسان کو خسارہ ہی دیتی ہے۔

انشاء اتنی خوبصورت نہیں ہے جتنی میں ہوں اور برہان میرا ہے۔

تبھی شیشے میں عینی کو اپنا عکس نظر آتا ہے۔

عینی، کیا تم پاگل ہو گئی ہو، تمھیں تو فہد سے محبت ہے تو تمھیں انشاء اور برہان سے کیا لینا دینا ہے؟

برہان صرف میرا ہے اور فہد، وہ تو مجھ سے محبت کرتا ہے، میں نہیں کرتی۔۔۔

کیا کہا تم نے؟ یہ جو اس کے سامنے اپنا جسم رکھ کر آئی ہو اور بول رہی ہو تمھیں محبت نہیں، واپس لوٹ آؤ۔۔

عینی واپس لوٹ آؤ...

نہیں، محبت میں سب کچھ جائز ہے، عینی ہنسنے لگ جاتی ہے اور شیشے میں موجود اس کا عکس غائب ہو جاتا ہے۔

ہیلو، مجھے اس ایڈریس پر یہ سامان بھجوانا ہے، کیا آپ میرا کام کر دیں گے۔۔۔۔

میڈم! کل ہی پہنچ جائے گا۔۔۔۔

اور اس کے ساتھ کچھ کارڈز بھی ہیں۔۔۔

ٹھیک ہے میڈم، آپ کی چوئس کے مطابق کام ہو گا۔۔۔

اوکے، شکریہ...

ہاہاہااب میری باری ہے...

امی آپ سے ایک بات پوچھوں، آپ کو مجھ سے کتنی محبت ہے؟

میری بچی جتنی تم اچھی ہو، مجھے تم سے اتنی محبت ہے کہ میں بتا نہیں سکتی۔۔۔

لیکن امی آج بتادیں۔۔۔

نہیں میری بچی، سو جاؤ، چپ کر کے اب۔۔۔

اچھاامی، اگر میں چلی گئی تو آپ مجھے اچھے الفاظ میں یاد رکھیں گی۔۔

پہلے تو مجھے یہ بتاؤ، گڑیا کہ تم کہاں جارہی ہو؟

امی، اللہ کے پاس جانے کی بات کررہی ہوں کیا؟

تم پاگل ہو، انشاء، آئندہ ایسا کچھ نہ بولنا، میری عمر بھی تمہیں لگ جائے گی، امی، آج دل کررہاہے آپ کے ساتھ سو جاؤں...

یہ وہ آخری رات تھی جو انشاء نے اپنی ماں کے ساتھ گزاری تھی...

امی مجھے کبھی غلط نہ سمجھنا پلیز ورنہ میں مر جاؤں گی...

اللہ سے محبت کرنے والے کتنے نیک ہوتے ہیں، انھیں پہلے ہی علم ہو جاتا ہے کہ ان کے ساتھ کچھ برا ہونے والا ہے۔

خیر، یہ آخری رات تھی۔۔۔ سکون کی نیند اب کہاں اُسے میسر ہونی تھی جب اُس سے سب کچھ چھیننے والا تھا۔

امی کدھر ہے؟ آپ۔۔۔۔

امی آج پھپھو فاطمہ کے گھر چلے...

عینی کیا تم ٹھیک ہو اور اس گھر میں تو ہمارے ملازمین بھی نہیں جائیں۔۔۔

نہیں امی، میرا دل کر رہا ہے انشاء کو مبارکباد دینے کا...

ارے واہ، جس لڑکی نے تمہاری خوشیاں چھیننی، تم اُسے ہی مبارکباد دینے جا رہی ہو؟

ہم... امی، اللہ نے جو لکھا ہے قسمت میں وہ مل جائے گا، اچھا آپ چلے میرے ساتھ،۔۔۔

ٹھیک ہے تیار ہو جاؤنا میں زرا۔۔۔ پھر چلتے ہیں۔۔۔

چاچی کو بھی بول آتی ہوں۔۔۔

ٹھیک ہے جاؤ...

عینی نیچے والے پورشن میں جاتی ہے۔۔۔۔

ارے واہ... آج تو چاند زمین پر آیا ہے، اشو عینی کو دیکھ طنز کے تیر چلاتی ہے...

ہاہاہا، ویری فنّی اشو...

اور میں نے کتنی بار بولا ہے تم مجھے عائشہ نام سے بلاؤ، اشو کہنے کا حق صرف انشاء کو ہے...

اچھا تم تو میری اچھی سی پیاری سی کزن ہو...

اوہ بہن کیوں مسکا لگا رہی ہو، بات بتاؤ کیا ہے...

تیار ہو جاؤ، انشاء کے گھر جانا ہے...

کیا مطلب تم ٹھیک تو ہو... تم اور انشاء کے گھر جاؤ ہو ہی نہیں سکتا...

کیا ہوا عینی بیٹا، آپ یہاں کچھ چاہیے تھا؟ سمیرا بیگم ابھی روم سے باہر آئی تھیں، عینی کو دیکھ فکر مندی سے پوچھتی ہیں۔۔۔

چاچی، امی بول رہی ہیں تیار ہو جاؤ، پھپھو کے گھر جانا اچھا بیٹا، میں اور عائشہ ابھی تیار ہو جاتی ہیں۔۔۔

یہ سن عینی واپس اپنے روم میں آجاتی ہے۔

امی، میں رائس بنا لیتی ہوں، آپ آرام کریں۔۔۔

نہیں انشاء، تم کب سے کام کر رہی ہو، میں بنا دیتی ہوں۔۔۔۔

لیکن امی پلیز، میں کر لوں گی، تبھی دروازے پر دستک ہوتی ہے۔

میں دیکھ کر آتی ہوں کون آیا ہے،

فاطمہ دروازہ کھول کر حیرانی سے ثمینہ بیگم کو دیکھ رہی تھی جو آج تک اس کے گھر میں نہیں آئی تھی تو آج کیسے آگئی۔

اب دروازے پر کھڑے رکھنا ہے ہمیں۔۔۔

نہیں آئے آپ سب اندر...فاطمہ سب کو لاؤنج میں بٹھا دیتی ہے۔۔۔

آنٹی انشاء کہاں ہے ؟

بیٹا وہ کچن میں ہے، آنٹی میں مل کر آتی ہوں ابھی...

ہاں بیٹا جاؤ آپ مل آئیں...

بووو، انشاء، اشو کے باؤ بولنے پر ڈر جاتی ہے،

چڑیل نا ہو تو مجھ کو ڈرا دیا۔۔۔

اچھا...ہیپی برتھ ڈے...

تمہیں یاد تھا اشو ؟

ہاں مجھے یاد تھا، میرا بہت دل تھا تم سے ملنے کا کہ آج تم 18 سال کی ہو گئیں، لیکن کیا کرتی، کوئی لانے والا نہیں تھا یا تو بھلا ہو عینی کا جو ہم سب کو یہاں لے کر آئی۔۔۔

کیا سچ نا عینی لے کر آئی...

ہممممممم...السلام علیکم، انشاء، کیسی ہو تم؟

کانگریچولیشنز فور یور انگیجمنٹ اینڈ ہیپی برتھ ڈے...

وعلیکم السلام، الحمدللہ میں ٹھیک ہوں، آپ سنائیں...بہت بہت شکریہ...

اچھا انشاء، آپ کا چارجر مل سکتا ہے، میں موبائل چارج کرنا ہے۔۔۔

ہاں وہ میرے روم میں ہو گا، ٹھیک ہے، میں لے لیتی ہوں...

انشاء، میں کھانا بنانے میں تمہاری ہیلپ کروں؟

ہاں، تم یہ سلاد کٹ کر دو، اوکے۔۔۔

فاطمہ اپنی بچی کو حد میں رکھو یہ نہ ہو بہت دیر ہو جائے۔۔۔

کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ بھابھی...

میری بیٹی بہت ہی نیک ہے اور اُسے اپنی حد کا پتا ہے...

یہ تو وقت ہی بتائے گا...

اچھا لنچ تیار ہو گیا ہے، آیے سب لوگ مل کر کھاتے ہیں۔

تبھی دروازے پر دستک ہوتی ہے، علینہ اور برہان ایک ساتھ داخل ہوتے ہیں اور

آپ سب لوگ یہاں ہیں۔۔۔

ہم لوگ مبارکباد دینے آئے تھے، اچھا آؤ تم دونوں بھی ابھی لنچ تیار کیا ہے، سارے مل کر لنچ کرتے ہیں، نعمان صاحب بھی گھر آ چکے تھے...

وہ سب لوگ ہنسی خوشی لنچ کر باتوں میں مصروف تھے، تبھی دروازے پر دستک ہوتی ہے۔۔۔۔

برہان بار بار انشاء کو ایک نظر دیکھ کر فوراً نظریں جھکا لیتا...

نعمان دروازہ کھولتے ہیں تو سامنے پارسل لے کر ایک لڑکا کھڑا تھا...

یہ کس نے منگوایا ہے سر، یہ مس انشاء کے لیے ہے، آپ اُنہیں یہ دے دیجیے گا، ہیو انائس ڈے سر... یہ بولتے ہوئے وہ لڑکا وہاں سے چلا گیا... نعمان حیران تھے کہ یہ کیا ہے، آج تک تو اُن کے گھر کوئی ایسی چیز نہیں آئی تھی۔

کون تھا نعمان ؟۔۔

پتا نہیں، ایک لڑکا یہ سامان دے کر گیا ہے اور بول رہا تھا انشاء کے لیے ہے۔۔۔

بھائی ہمیں بھی تو دکھاؤ کیا چیز ہے، ثمینہ فاطمہ اور نعمان کو دیکھ بولتی ہے۔

بھابھی یہ انشاء کا ہے، اُسی کو پتا ہے کیا ہے...

انشاء فاطمہ، انشاء کو آواز لگاتی ہے جو روم میں عائشہ کے ساتھ باتیں کر رہی تھی...

کیا ہوا امی !!

بیٹا، یہ تم نے منگوایا ہے ؟

نہیں امی، یہ میرا تو نہیں ہے اور یہ ہے کیا...

کھول کر دیکھو بیٹا، شاید تم ہی نے منگوایا ہو...

انشاء اُس باکس کو اوپن کرتی ہے جس سے کچھ چیزیں نکلتی ہیں اور ساتھ عجیب سی تصویر والے کارڈ جن پر بہت بولڈ باتیں لکھی تھیں اور ساتھ چوڑیاں، جیولری اور میک اپ کی کچھ چیزیں، سامان دیکھ انشاء کا چہرہ فق ہو گیا...

ثمینہ اور سمیرہ بھی وہ سب دیکھ رہی تھیں، عینی ایک کارڈ پکڑ کر ریڈ کرتی ہے...

جس پر لکھا تھا:

I love you Insha

میری جان، یہ تمہارا برتھ ڈے گفٹ ہے، جب تمہیں مل جائے تو مجھے میسج کر دینا اور مجھے یقین ہے تمہیں پسند آیا ہو گا، سوری اس بار کالج میں نہ دے سکا لیکن گھر بھیجوا دیا... تمہارا دیوانہ فراز

یہ کون ہے، میں نہیں جانتی، امی مجھے نہیں پتا یہ کس نے بھجوایا ہے اور مجھے تو اس بات کا علم بھی نہیں ہے۔۔۔

برہان یہ سب سن خود پر کنٹرول کر رہا تھا۔۔

نعمان بے یقینی سے سب کچھ دیکھ رہا تھا...

ثمینہ جو اپنا غصہ دبائے ہوئے تھی فوراً بولتی ہے۔۔۔

ہائے ہائے... بول رہی تھیں، فاطمہ کتنی نیک بچی ہے، آج ثبوت سب کی آنکھوں کے سامنے ہے، کتنی آوارہ لڑکی ہے تمہاری فاطمہ، لڑکوں سے یاریاں رکھی ہوئی ہیں اور تم بولتی تھیں کہ میری بچی پر مجھے یقین ہے...

یہ الفاظ سن انشاء کی آنکھوں سے آنسو لڑکیوں کی مانند بہ رہے تھے۔۔۔

عائشہ کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ ہو کیا رہا ہے۔۔۔

علینہ، برہان اور سمیرہ تماشائی بن کر یہ سب دیکھ رہے تھے...

اسی لیے مجھے تو عینی نے بتایا کہ انشاء کو اس نے اکثر کالج کے باہر لڑکوں سے بات کرتے دیکھا۔۔

اس بار انشاء کو دھچکا لگا نہیں...مامی... میں نے عینی کو دیکھا تھا لڑکے سے بات کرتے ہوئے اور یہ مجھ پر جھوٹا الزام لگا رہی ہے۔۔

ثمینہ عینی کا نام سن انشاء کو ایک تھپڑ مار چکی تھی، خبر دار جو میری بچی پر کوئی الزام لگایا تو زبان کھینچ لو گی۔

اشو تم تو کچھ کہو...

امی پلیز مجھے پر یقین کریں...

نہیں اگر اتنا ہی تمہیں لگتا ہے میں جھوٹ بول رہی ہوں تو اپنا موبائل دکھاؤ ابھی سچ سامنے آجائے گا...

جس پر وہ فراز تمہیں میسج کرنے والا تھا۔۔۔

ہاں میرا موبائل دیکھ لو امی، لیکن امی کبھی کبھی آنکھوں دیکھا سچ نہیں ہوتا، امی۔ پلیز کچھ تو بولیں۔۔

ابو پلیز کچھ تو بولیں...

کیا بولیں گے وہ انشاء، ثمینہ پھر بولتی ہے، ہاں اُنہیں وقت لگے گا نا اتنی اچھی بیٹی کی حرکتیں دیکھنے کے لیے...

یہ رہا موبائل، انشاء کا موبائل اب سب کے سامنے تھا۔۔

برہان انشاء کی واٹس ایپ کھولتا ہے جس میں My love کے نام سے سیو نمبر سے ایک میسج آتا ہے، گفٹ مل گیا میری جان...

برہان کو لگا جیسے کہ آسمان اس پر آ کر گر گیا ہو اور زمین کے اندر وہ دھنس چکا تھا...

برہان نے کچھ اوپر دیکھا تو وہاں کچھ اور چیٹ موجود تھی جس میں پیار بھری باتیں ہوئی تھیں...

عینی پھر بولتی ہے اب آپ سب لوگوں نے دیکھ لیا، انشاء جھوٹ بول رہی ہے...

آپ لوگوں کو تو یقین نہیں آ رہا تھا۔

ابو پلیز، امی پلیز میری بات سنیں، ایک غلط فہمی رشتوں کو ختم کر دیتی ہے۔۔۔

آج نعمان کو اپنا غرور خاک ہوتا محسوس ہو رہا تھا..

کیوں انشاء کیوں...

آخر کیوں تم اسی لیے مجھ سے بات نہیں کرتی تھیں، اب مجھے سمجھ آئی کہ تمہیں فراز پسند تھا، مجھے بتا دیتی میں پیچھے ہو جاتا، میں نہیں کرتا تم سے انگیجمنٹ۔۔۔۔

نہیں تم غلط سمجھ رہے ہو مجھے۔۔۔۔

برہان پلیز ایسا مت کہو، میں نہیں جانتی اس کو...

تو موبائل میں یہ نمبر سیو بھی ہے اور چیٹ بھی ہے، کون کر سکتا ہے یہ سب اب کس پر الزام دوں گی... کہو...

آپی چلیں یہاں سے، مزید ایسی بد کردار لڑکی کے سامنے نہیں کھڑا رہ سکتا، یہ بول برہان اور علینہ دروازے کی طرف بڑھ گئے...

الفاظ تھے یا تمانچہ...

اشو تم تو کچھ کہو، میں تو ہر وقت تمہارے ساتھ ہی تھی نا۔۔۔

ہاں پھپھو انشاء ٹھیک بول رہی ہے۔۔۔

تم چپ کر جاؤ، عائشہ اور چلو چلیں گھر، سمجرا بیگم عائشہ کو ڈانٹ اُس کا ہاتھ پکڑ دروازے کی طرف بڑھ گئے۔۔۔

امی چھوڑے، انشاء اکیلی ہے، پلیز مجھے بات کرنی ہے اس سے...

دیکھ لیا کھلی چھوٹ کا نتیجہ، ایسا ہی ہوتا ہے، بیٹیوں کو سر پر چڑھانے کا نتیجہ...

نہیں ابو، نہیں آپ کی بیٹی نے کچھ نہیں کیا، انشاء نعمان کے پاس جانے ہی والی تھی جب اُس نے ہاتھ آگے کر اُسے پیچھے موڑ دیا لیکن ابو...

کیا کمی رہ گئی تھی، اجازت مانگنے آیا تھا تب بول دیتی، ایسے سرِ عام عزت کا جنازہ نہ اُٹھاتا۔

اس سے اچھا تھا اللہ ہمیں اولاد ہی نہ دیتا... کیا سوچ کر یہ سب کیا، میں تو تمہیں سب سے اچھی بیٹی سمجھتا تھا لیکن تم کیا نکالی...

بھائی ہمیں اِجازت دیں ہم چلتے ہیں، ثمینہ وہاں مزید کچھ سیکنڈرُ کے بغیر گھر سے چلی گئی...

ادھر انشاء اکیلی اپنی جنگ لڑ رہی تھی، ابو ایک بار سن لیں یہ نہ ہو بعد میں بہت دیر ہو جائے۔۔۔۔

امی آپ تو سن لیں نا، جھوٹ نہیں بول رہی، پلیز امی۔۔۔۔

بیٹا یقین مان اور عزت ایک پل میں تم نے ختم کر دیا، کیا یقین کروں جو دکھائی دے رہا ہے اس پر اور جو تم کہہ رہی ہو اس پر۔۔۔۔

امی... پلیز... یہ بول فاطمہ اپنی روم میں چلی گئی۔

نعمان، فاطمہ آہستہ آواز میں بولتی ہے، دور رہیے آپ بھی، رفیقۃالحیات...
آپ نے ایسی تربیت کی ہے اپنی بیٹی کی جو آج مجھے کہیں منہ دکھانے کے قابل نہیں چھوڑا، اُسے میری نظروں سے دور ہی رکھے، کچھ دن تک۔۔۔

وہ گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھی رو رہی تھی۔
نعمان آپ کو نہیں لگتا کہ ہم لوگ اتنی جلدی فیصلہ سنا رہے ہیں، ہم نے خود اسکی تربیت کی ہے، ایک طرفہ بات سن کر ہم لوگ فیصلہ کر رہے ہیں اس پر کیا گزر رہی ہو گی...

کیا بول رہی ہیں آپ رفیقۃالحیات...
جو دکھائی دے رہا ہے کیا وہ جھوٹ ہے، وہ جو موبائل پر میسیجز تھے کیا وہ جھوٹ ہیں، وہ جو گفٹس آئے تھے اسکی برتھ ڈے پر وہ جھوٹ ہے، آپ کیوں نہیں سمجھ رہی، کہاں کمی رہ گئی تھی جو میری بیٹی نے یہ سب کیا، کتنی اچھی تربیت کی تھی میں نے وہ کیسے بھٹک سکتی ہے...

آج پہلی بار نعمان کی آنکھوں میں آنسو تھے۔۔۔

صبر کریں نعمان آپ پلیز روئیں نہیں...

کیا کروں۔۔۔۔

فاطمہ کیا کروں، میری بیٹی نے آج جو کیا میں کہیں منہ دکھانے کے قابل نہیں رہا، لڑکوں سے دوستیاں...

فاطمہ حیران تھی، آج پہلی بار اُسے نعمان نے رفیقۃالحیات چھوڑ کر اس کے نام سے بلایا تھا...

انشاء باہر بیٹی رو رہی تھی، وہ ہمت کر کے اُٹھتی ہے، فاطمہ اور نعمان کے روم کے باہر جا کر کھڑی ہو جاتی ہے۔

ابو پلیز۔۔۔۔

امی پلیز۔۔۔۔

ایک بار بس ایک بار میری بات سن لیں، کیا آپ کو اپنی تربیت پر یقین نہیں ہے، کیا آپ کو لگتا آپ نے یہ سب سکھایا ہے مجھے۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔ابو نہیں۔۔

امی آپ ہی تو مجھے سکھاتی تھیں کہ انشاء ایسا نہیں کرتے، امی آپ کیسے جو دکھ رہا ہے اُسے سچ سمجھ سکتی ہیں۔۔۔۔

امی میں مر جاؤں گی مجھ سے منہ مت موڑیں۔۔

امی پلیز۔۔۔۔۔امی...

یہ بولتے ہی انشاء زمین بوس ہو چکی تھی...

فاطمہ کو لگا جیسے کسی نے اُس کا دل مٹھی میں قید کر لیا ہو...فاطمہ ڈور کر دروازہ کھولتی ہے اور سامنے کا منظر دیکھ اُسے لگا جیسے زمین اُس کے پاؤں تلے نکل گئی ہو۔۔۔۔۔

انشاء میری بچی اُٹھو میں سُنوں گی تمہاری آواز، بس تم ایک بار اُٹھ کر بول دو میں سُنوں گی تمہاری آواز۔۔۔۔

نعمان پلیز اس کو اسپتال لے چلو میری بچی آنکھیں کھولو... پلیز

چلو اسپتال نعمان... نعمان اور فاطمہ اُسے جلدی سے اسپتال لے جاتے ہیں۔۔۔

ادھر برہان اپنے روم کو تہس نہس کر چکا تھا۔۔۔

علینہ اس کا حال دیکھ اس کے پاس آتی ہے، میرے بھائی سنبھالو خود کو، اکثر ہم جو دیکھتے ہیں وہ سچ نہیں ہوتا، تمہیں پتا ہو گا، تم خود اس کالج میں پڑھتے تھے۔۔

لیکن تم نے آج تک اُسے کسی لڑکے کے ساتھ دیکھا یا جب وہ تمہارے ساتھ سٹیج پر اُس نے نظریں اٹھائیں...

تم خود جانتے ہو اب خود ہی سب چیزوں پر غور کرو یا تو بہت دیر ہو جائے گی کیونکہ عینی پر مجھے پہلے ہی یقین نہیں ہے...

تبھی علینہ کو کال آتی ہے...

ایک منٹ برہان

کیا ہوا ہے عائشہ...

آپی انشاء اسپتال میں ہے آپ دعا کریں اس کو ہوش آجائے...

لیکن عائشہ اس کو کیا ہوا آپی، اس کو نروس بریک ڈاؤن ہوا ہے ڈاکٹر نے کہا ہے اس کو ہوش آنا ضروری ہے، پھپھو بہت پریشان ہیں آپ دعا کریں...

کچھ نہیں ہو گا، میں دعا کروں گی...

کیا ہوا آپی...

کچھ نہیں بس انشاء اسپتال میں ہے...

واٹ...

ہاں جب ایک لڑکی کو عدالت میں لا کھڑا کیا جاتا ہے اور پوچھا جاتا ہے بتاؤ تمہارا کردار پاک ہے یا نہیں تو اس پر داغ تو نہیں ہے تو یہی ہوتا ہے اس چھوٹی بچی کو کتنا سب کچھ سنا دیا گیا لیکن وہ ایک ہی بات بولتی رہی، میری تو سن لو، لیکن کس نے سنی، اس کے پیرنٹس نے بھی منہ موڑ لیا اور تم نے کیا کیا، وہ اتنی اچھی لڑکی کو کیا کیا بول دیا...

جب کہ وہ یہی بولتی رہی برہان ایسا کچھ نہیں ہے، اب دعا کرو اس کو ہوش آجائے...

نہیں انشاء تم بری نہیں تھی تو جو میں دیکھ رہا ہوں وہ سچ ہے یا جھوٹ، مجھے سمجھ نہیں آ رہی...

یا خدا میری مدد کرے، میں یہ برداشت نہیں کر سکتا، پچھتاوا انسان کو ختم کر دیتا ہے۔۔۔۔۔

اب یہ تو مجھے اس کا تماشا لگ رہا، ثمینہ بیگم ہسپتال میں موجود سب کے سامنے پھر انشاء کی برائی کرنا شروع ہو جاتی ہیں...

چپ کر جاؤ ثمینہ، خدا کے لیے، شاہد ثمینہ کو چپ کرواتے ہیں....

نعمان بھائی ویسے کہنا نہیں چاہیے آپ لوگوں نے اس بچی کو یہاں تک پہنچا دیا، اس کی ایک بات نہیں سنی بس خود کی بولتے گئے تو اب کیوں دکھی ہو رہے ہیں، خود ہی تو بولا تھا تم جیسی بیٹی سے اچھی میری بیٹی ہی نہ ہوتی...

نعمان سر جھکائے بیٹھے تھے...

آپ اتنے پڑھے لکھے ہو کر بھی اُس پر الزام لگاتے رہے۔۔۔

18 سال سے وہ آپ کے ساتھ ہے، 18 سال آپ کو کچھ نظر نہیں آیا بتائے مجھے، میری بھانجی کو اس حالت میں پہنچادیا...

ڈاکٹر کیا صورت حال ہے میری بچی ٹھیک تو ہے۔۔۔
آپ کی بچی ہوش میں آ چکی ہے لیکن آپ سب لوگوں سے گزارش ہے اُسے اسٹریس سے دور رکھیں...

کیا ہم مل سکتے ہیں اب کی بار نعمان پوچھتے ہیں... سوری بچی نے کسی سے بھی ملنے سے منع کر دیا...
لیکن کیوں ڈاکٹر... آپکی بچی نے یہ صفحہ دیا ہے...

ادھر دیں...

امی ابو مجھے یقین ہے آپ لوگوں نے مجھ سے ملنے کا کہا ہو گا لیکن میں آپ سب لوگوں کی ہمدردی نہیں لینا چاہتی، آپ لوگوں نے میری ایک بات نہیں سنی، میں منت کرتی رہی ایک بار میری سن لو لیکن آپ لوگوں نے نہیں سنی اب مجھے اکیلا چھوڑ دیں، میں آپ لوگوں سے کچھ نہیں مانگ رہی نہ ہی اب آپ لوگوں کو صفائی دینی ہے، انسان کی عدالت میں ہمیشہ غلط فیصلہ سنایا جاتا ہے، مجھے میرے اللہ پر یقین ہے وہ سب بہتر کرے گا۔۔۔

آپکی سب سے بری بیٹی۔۔۔

آخری جملہ پڑھ کر دونوں پر سکتہ طاری ہو گیا۔۔۔

عینی بار بار فہد کو کال کر رہی تھی جو وہ اُٹھا نہیں رہا تھا۔۔۔

فہد پک اپ دی کال، 50 کال وہ کر چکی تھی آخر 51 کال اُٹھالی گئی۔

کہاں ہو فہد یار، تم بات کیوں نہیں کر رہے مجھ سے۔۔۔۔

عینی میں نے بہت کوشش کی لیکن میری فیملی نے مانی نہیں، میں کیا کروں۔۔۔

کیا مطلب ہے تمھارا ایسے کیسے نہیں مانی اور اگر تم نے مجھ سے شادی نہیں کی تو میں کیا کروں گی۔۔۔ میں تو تمھارے ساتھ رشتہ بنا چکی ہوں...

فہد کا ابھی بالکل موڈ نہیں تھا اُسے کچھ بھی بولنے کا اسی لیے کام کا بول کال کٹ کر دی۔۔۔

عینی موبائل کو دیکھتی رہی...

ثمینہ عینی کے پاس آتی ہے، عینی...

میں چاہتی ہوں تمھاری شادی میں برہان سے کروا دوں ٹھیک ہے نا۔۔۔

عینی کو سمجھ نہیں آ رہا تھا اب وہ کیا کرے، فہد یا برہان لیکن دل میں ایک امید سی اُٹھی۔۔۔۔

ٹھیک ہے امی مجھے برہان پسند ہے...

لیکن فہد کا کیا کروں گی... وہ یہ سوچنے لگ گئی۔۔

انشاء گھر واپس آچکی تھی لیکن وہ اپنے پیرنٹس کے ساتھ بات نہیں کر رہی تھی...

اُس نے خاموشی اختیار کر لی تھی، پورا دن روم میں بند رہتی جب دل کرتا کھانا کھا لیتی۔۔۔

فاطمہ نے کوشش کی تھی لیکن انشاء کچھ نہیں بولی۔۔۔۔

نعمان تو بس دور ہو گئے تھے...

انشاء روزرات کو دعا کرتی، یااللہ مجھے صبر دے....

یااللہ!

تو جانتا ہے میں نے جھوٹ نہیں بولا،

میری نیت صاف تھی، دل سچا تھا،

پھر بھی کسی نے میرا یقین نہ کیا...

میری سچائی کو سب نے جھٹلایا،

میری خاموشی کو کمزوری سمجھا،

میرے آنسوؤں کو نظر انداز کر دیا۔

یارب!

توانصاف کرنے والا ہے،

میری سچائی کا گواہ بھی تو ہی ہے،

تومیرے دل کا حال جانتا ہے،

بس مجھے صبر دے، حوصلہ دے،

اور میری عزت کو اپنے حفظ وامان میں رکھ۔

یااللہ!

جب سب نے چھوڑ دیا،

تونے تھاما،

توبس اب میری لاج رکھ لینا،

میری سچائی کو خود ظاہر کر دینا،

اور مجھے ان لوگوں کے سامنے سرخرو کر دینا

جنہوں نے میرا دل دکھایا۔

آمین۔

عینی خوش تھی برہان اُسے ملنے والا تھا۔۔۔۔

ادھر آشو اپنی امی کی منتیں کر کے انشاء کے پاس آئی تھی۔۔۔۔۔

پھپھو انشاء کدھر ہے...

بیٹا وہ مجھے نہیں پتا بس گم ہو گئی ہے کہیں، میری انشاء اب کچھ بولتی نہیں ہے بس خاموش رہتی ہے... روم میں ہے...

عائشہ انشاء کے روم میں جاتی ہے... کیا حالت بنالی ہے تم نے اپنی انشاء...

عائشہ کو دیکھ انشاء اپنے خیالات کی دنیا سے باہر آتی ہے...

کچھ نہیں، میں ٹھیک ہوں، تم بتاؤ یہاں کیسے۔۔

انشاء مجھے تم پر یقین ہے چاہے دنیا یقین کرے نہ کرے، میں تمہارے ساتھ رہی ہوں... انشاء

عائشہ کی بات سن اُس کے گلے لگ کر رونے لگ گئی تھی...

نہیں رو تم، بہت آنسو بہا لیے ہیں، اللہ پر یقین رکھنے والوں کو اللہ کبھی رسوا نہیں کرتا...

تمہیں پتا ہے عائشہ، میں نے کبھی برہان سے بات کیوں نہیں کی تھی، کیونکہ نامحرم کی محبت جہنم کی آگ میں دھکیلتی ہے۔۔۔۔

پتا ہے نامحرم اگر نامحرم نہ بنے تو ایک عورت ساری عمر اس تکلیف سے گزرتی ہے، ایسی کیا کمی رہ گئی تھی جو اُسے وہ انسان نہیں ملا...

اگر وہ سچی محبت کر لی تو کوئی اُسے جدا نہیں کر سکتا، پھر اُسے فرق نہیں پڑتا کتنے ہی لوگ اُس کی زندگی میں کیوں نہ آئے...

عورت ہمیشہ نامحرم کو محرم بنانے کے لیے چنتی ہے، ایسا کبھی نہیں ہوا وہ مرد کو وقت گزارنے کے لیے چنے...

مرد پر لازم ہے کہ اگر وہ ایک عورت کو مخلص پائے تو وہ اُس عورت کو جلدی سے اپنے نکاح میں لے لے۔۔۔۔

اُسے بد کردار کہنے کی بجائے اُسے اپنے نکاح سے سرشار کرے...اُسے بیچ راہ میں نہ چھوڑے... محبت کی اصل پہچان حلال رشتے میں ہے۔

تمہیں پتا ہے عائشہ سب سے مشکل کام کیا ہے، اس دنیا میں۔۔۔۔۔

انسان کا ٹوٹ کر دوبارہ ویسا بننے کی کوشش کرنا۔۔۔۔

اس کے لیے بہت مشکل ہوتا ہے، سب کا سامنا کرنا، وہ دن میں پانچ مراحل سے گزرتا ہے، وہ خوش ہوتا ہے، وہ دکھی ہوتا ہے، وہ کمزور ہوتا ہے، وہ طاقتور ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔

اور آخر دن ختم ہونے پر وہ ٹوٹ جاتا ہے، وہ بکھر جاتا ہے، وہ چیخا ہے لیکن اس کی چیخیں اس کے علاوہ کوئی نہیں سنتا، وہ اپنی تکلیف کسی اور پر ظاہر نہیں ہونے دیتا...

انشاء بس کر دو، کیوں خود کو تکلیف دے رہی ہو...

نہیں، نہیں، عائشہ، میں اندر ہی اندر سے ختم ہو رہی ہوں، مجھے ختم کر دیا ہے سب نے، مجھے لگ رہا ہے میں یہاں اور رہی تو مر جاؤں گی، میں نہیں برداشت کر سکتی، ابو کا مجھ سے منہ موڑنا اور نہ ہی امی کا...

فاطمہ دروازے سے لگی ساری باتیں سن رہی تھی۔۔۔

میری بچی جتنی تکلیف میں ہے کس منہ سے اس کے پاس جاؤں، میں نے تو اس وقت اس کی بات نہیں سنی...

وہ کہتی رہی لیکن میں نے بھی نہیں سنی...

کتنی سمجھدار باتیں کرنے والی میری بچی کیسے غلط ہو سکتی ہے...

عائشہ واپس جا چکی تھی...

دن گزر رہے تھے، اس بات کو ایک مہینہ ہو چکا تھا۔۔۔

لیکن انشاء نے کوئی بات نہیں کی، اُس نے اپنی خاموشی ختم نہیں کی۔۔۔۔

برہان نے خود کو مصروف کر لیا تھا لیکن اُسے ہر وقت وہی باتیں یاد آ رہی تھیں جو اُس نے انشاء کو بولی تھیں، اُسے ہر وقت بے سکونی تھی، اُسے سمجھ نہیں آ رہا تھا اُس کے ساتھ کیا ہو رہا تھا...

انشاء غلط تھی جو میں نے دیکھا وہ سچ ہے، وہ خود کو سیٹیسفائی کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

آخر کار اُس نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ انشاء سے دور رہے گا...

ادھر عینی کی ماں نیازی صاحب کے گھر پہنچ کر عینی کا رشتہ برہان سے طے کر چکی تھی
کیونکہ نیازی صاحب کو جو اُس نے بتایا اُنھوں نے یقین کر لیا...
ایک غلط فہمی کتنے رشتوں کو کھا گئی تھی۔۔۔

دیکھیے، بھائی میں اپنی بچی کا نکاح کرنا چاہتی ہوں، 10 دن بعد۔۔۔۔
پھر رُخصتی ہم لوگ علینہ کے ساتھ کر لیں گے۔۔۔۔
ٹھیک ہے جیسا آپ کو ٹھیک لگے، بھابھی۔۔۔۔

ہاں بھائی بیٹیوں کے معاملے میں جلدی ہی بہتر ہے...
ادھر برہان کو یہ سن شاک لگا کہ اُسکا اور عینی کا نکاح ہے 10 دن بعد...

عینی خوش تھی، خوشی خوشی میں اُس نے سٹیٹس لگادیا جسے فہد نے سین کر لیا تھا...
اُسے اب غصہ آرہا تھا مطلب یہ لڑکی میرے ساتھ گیم کھیل رہی تھی بلکہ گیم تو میں نے کھیلنی تھی...
چلو عینی اب تمہیں تمہاری اصلیت دکھائی جائے گی تاکہ تمہیں بھی پتا چلے کتنی گھٹیا لڑکی جو تم ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نکاح کی تیاریاں مکمل تھیں، لیکن یہ تو وقت ہی بتائے گا کہ نکاح ہو گا بھی یا نہیں۔
بہرحال انشاء روز اللہ سے دعا کرتی تھی۔اس کے کردار پر لگا داغ، اسے معلوم تھا، وہ خود نہیں مٹا سکتی...
چاہے جتنی بھی کوشش کر لے، اس کی بات کوئی نہیں سنے گا۔

جب اولاد پر اپنے ہی گھر والے یقین نہ کریں، تو باہر والے کیوں یقین کریں گے؟
انشاء ہر لمحہ خود کو کسی غلط قدم سے روکتی تھی۔
یہ وہ وقت تھا جب ایک بیٹی کو ماں باپ کی سب سے زیادہ ضرورت تھی...

لیکن انہوں نے اُسے اکیلا چھوڑ دیا، یہ کہہ کر:

تم جیسی بیٹی سے بہتر تھا کہ ہم بے اولاد ہوتے!

وہ بھول جاتے ہیں کہ انسان ہی سے غلطی ہوتی ہے،

اگر اولاد سے ہو جائے تو اسے سمجھایا جا سکتا ہے...

لیکن نہیں، وہ سمجھانے کے بجائے ہاتھ اُٹھانا اور منہ موڑ لینا بہتر سمجھتے ہیں۔۔۔

جب انشاء کو برہان اور عینی کے نکاح کا پتہ چلا، تو جیسے اُس کے پاؤں تلے زمین نکل گئی...

کیا یہی تھی اُس انسان کی محبت؟

کیا اُسے میرا سچ نظر نہیں آیا؟

اللہ جی... آپ مجھے جانتے ہیں، میرے لیے یہی کافی ہے۔

لوگوں سے میں یہ نہیں سننا چاہتی کہ میں اچھی لڑکی ہوں...

انسان بُرا تو بن جاتا ہے، مگر اچھا بننے کے لیے اُسے مرنا پڑتا ہے...

اب انشاء دنیا سے دور ہو چکی تھی... اُس کی نمازیں طویل ہو گئی تھیں... سجدے گہرے اور آنسو خاموش۔

ادھر... عینی اپنی زندگی مگن تھی۔۔۔

ہیلو، کیسی ہو عینی؟ کیا تم مجھ سے مل سکتی ہو؟

نہیں فہد، میں نہیں مل سکتی...

پر کیوں؟ آخر کیوں نہیں؟

عینی گھبرا گئی... اب وہ فہد کو کیا بتاتی کہ صرف دو دن بعد اُس کا نکاح تھا، اور اس کی تیاریاں عروج پر تھیں۔

کچھ دیر سوچنے کے بعد اُس نے ہاں کر دی...

ہاں، آجاؤں گی...

فہد خوش ہو گیا، جیسے جیت گیا ہو۔

Now let's start the game, Aini... Hahaha...

عینی نے آنکھیں بند کیں، اور بیڈ پر لیٹ گئی۔

اور سوچنے لگی:

کیا زندگی میں جو چیز ہم مانگتے ہیں، اگر وہ ہمیں مل جائے تو ہمیں شکر ادا کرنا چاہیے؟

اور خوش ہونا چاہیے؟

عینی ظاہری طور پر خوش تھی، مگر اندر سے یہ خوشی اُسے ادھوری لگ رہی تھی...

کیونکہ وہ بھی تو انشاء پر الزام لگانے والوں میں شامل تھی...

خیر...

قسمت کے کھیل عجیب ہوتے ہیں... اور کبھی کبھار سچائی اتنی خاموش ہوتی ہے کہ سب سن کر بھی ان سنی کر دیتے ہیں۔۔۔

ساری تیاریاں مکمل تھیں...

عائشہ نے بھی ناول پڑھنا چھوڑ دیا تھا، اُسے انشاء کی یاد ستا رہی تھی۔

وہ اُس سے دوبارہ ملنا چاہتی تھی۔ آٹھ دن ہو چکے تھے جب وہ اُسے روتا ہوا چھوڑ کر آئی تھی۔

دل میں ایک بے چینی، ایک عجیب سی تکلیف اٹھ رہی تھی۔ وہ خود کو مزید بُرے خیالات سے بچانے کے لیے کتاب بند کر کے اُٹھ گئی۔

اچانک اُس کی نظر عینی پر پڑی، جو گھر کے پچھلے حصے کی جانب جا رہی تھی۔

لیکن حیرت کی بات یہ تھی کہ عینی ایک کار میں جا کر بیٹھ گئی، جو فوراً ہی اسٹارٹ ہو کر نکل گئی۔

عائشہ کو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا تھا...

اُسے لگا کہ شاید اُس نے کچھ غلط دیکھ لیا ہے۔

لیکن پھر اُسے ساری بات سمجھ آ گئی...

اس کا مطلب ہے عینی جھوٹ بول رہی تھی!

اسی وجہ سے انشاء کی یہ حالت ہوئی ہے۔

عائشہ نے دل میں فیصلہ کر لیا کہ اب وہ انشاء سے ضرور ملے گی... مگر کیسے؟

ادھر عینی، جو فہد سے ملنے جا رہی تھی، راستے سے ہی واپس آ گئی۔

فہد کو کوئی ضروری کام آ گیا تھا، اس لیے اُس نے عینی کو وہیں سے واپس بھیج دیا۔

عینی کو فہد پر غصہ بھی آیا—اتنی مشکل سے تو اُس نے ثمینہ بیگم کو پارلر کا بہانہ بنا کر راضی کیا تھا!

کیا ہو گیا عینی، اتنی جلدی واپس آ گئی؟

امی، پارلر والی کے پاس رش تھا، اُس نے کل کی اپائنٹمنٹ دی ہے۔

ہمم... ٹھیک ہے، تم آرام کر واب۔

امی پلیز، میری بات سن لیں... آپ مجھے جانے دیں، میں انشاء سے ملنا چاہتی ہوں۔

بیٹا، ایک بات ٹھیک ہے، کل چلی جانا... آج بہت کام ہے، آج نہیں۔

تھینک یو سو مچ امی کہ آپ نے میری بات سنی...

عائشہ بیٹا، اگر تم انشاء سے ملو گی تو لوگ تمہیں بھی ویسا ہی سمجھیں گے، سمیرا بیگم نرمی سے بولیں۔

امی، آپ کو پتہ ہے نا میں انشاء کے ساتھ ابتدا سے رہی ہوں،

لیکن اُس نے کبھی بھی کوئی غلط بات نہیں کی، وہ تو مجھے بھی سمجھاتی تھی۔

آپ سب لوگوں نے اُسے تنہا چھوڑ دیا، کتنا غلط بولا سب نے۔

امی، آپ بھی جانتی ہیں وہ کتنی اچھی لڑکی ہے۔

بیٹا، میں جانتی ہوں... لیکن کوئی بھی انسان یقین نہیں کرتا،

آپ چاہے جتنی مرضی کوشش کر لیں، چاہے دہکتے انگاروں پر ہی کیوں نہ چل لیں،

لوگ آپ کی بات نہیں سنیں گے... فرق صرف اتنا ہے کہ وہ آنکھوں سے دیکھا سچ مانتے ہیں۔

امی...

میں سمجھ سکتی ہوں...

بیٹا جب انسان اپنی غلطیوں کا وکیل اور دوسروں کی غلطیوں کا جج بن جائے تو پھر فیصلے نہیں فاصلے ہوا کرتے ہیں

یہ سنتے ہی عائشہ اپنے کمرے میں چلی جاتی ہے...

فاطمہ بیگم کو گھبراہٹ ہو رہی تھی...

وہ بار بار انشاء کے کمرے کے باہر چکر لگا رہی تھیں، دل چاہ رہا تھا کہ دروازہ کھول کر بیٹی سے بات کریں، مگر ہمت نہ ہو سکی۔

اسی دوران انشاء وضو کرنے کے لیے کمرے سے باہر نکلی،

سامنے فاطمہ کو دیکھ کر ٹھہر گئی،اور خاموشی سے پوچھا:

کیاہواہے آپ کو؟کوئی بات کرنی تھی...آپ نے؟

فاطمہ بیگم اس کے الفاظ سن کر حیران رہ گئیں...

آج ایک مہینے سے زیادہ ہو گیا تھا انشاء نے ان سے کوئی بات نہ کی تھی،نہ ہی انہیں مخاطب کیا تھا...

لیکن جب آج بولی...توامی کا لفظ استعمال نہیں کیا۔

ایک لمحے کو دل لرز گیا...

نرمی سے بس اتنا ہی کہہ سکیں:

کیا تم ٹھیک ہو...انشاء؟

خاموشی کے اس لمحے میں دونوں کے دل بہت کچھ کہہ چکے تھے،مگر زبان ساتھ نہ دے سکی...

میں ٹھیک ہوں...یہ کہہ کر وہ باتھ روم کی طرف بڑھ گئی۔

فاطمہ کو آج بھی دل میں تکلیف ہو رہی تھی — کیا یہ واقعی میری بیٹی ہے؟ یا میری بیٹی کہیں کھو گئی ہے؟

شام ہو چکی تھی، نعمان بھی گھر آ چکے تھے۔

رفیقۃ الحیات، آج انشاء کو بھی بُلا لو، وہ ہمارے ساتھ کھانا کھا لے۔

فاطمہ نے حیرت سے ان کی بات سنی، لیکن پھر خاموشی سے سر ہلاتے ہوئے انشاء کے کمرے کے دروازے کے باہر جا کر رک گئیں۔

انشاء بیٹا، تمہارے ابو کہہ رہے ہیں کہ جلدی سے باہر آ جاؤ اور ہمارے ساتھ کھانا کھا لو۔

انشاء، ان کی بات سن کر خاموشی سے باہر آئی اور ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھ گئی۔ کھانے کے دوران وہ بالکل خاموش رہی، اور بمشکل دو نوالے ہی کھائے۔

کچھ دیر بعد جب وہ اٹھنے لگی تو نعمان نے کہا:

انشاء، بیٹھ جاؤ۔

انشاء خاموشی سے دوبارہ بیٹھ گئی۔

جو ہونا تھا وہ ہو گیا۔ اگر تمہاری غلطی تھی، اگر تمہیں وہ لڑکا پسند تھا، تو مجھے بتا دیتی،
میں خود اُس کے گھر رشتہ لے کر جاتا۔
لیکن تم نے غلط قدم اٹھایا، جو مجھے بالکل پسند نہیں آیا۔

ایک غیرت مند انسان کبھی برداشت نہیں کر سکتا کہ اُس کے گھر کی لڑکی لڑکوں
سے اس طرح کی دوستیاں رکھے...
انشاء اُس لمحے ایک پتھر کی مورت بنی بیٹھی تھی...
نعمان کی ہر بات اُس کے دل پر تیر کی طرح لگ رہی تھی،

لیکن اُس نے ایک بھی لفظ اپنی صفائی میں نہ کہا۔

اس کی آنکھوں میں نمی تھی،

مگر وہ آنسو بہانے کے بجائے اندر ہی اندر ٹوٹ رہی تھی۔

اُس کا دل کہہ رہا تھا:

کاش ایک بار کوئی میرا یقین کر لیتا...

کاش ابو کو میری خاموشی بھی میری سچائی محسوس ہوتی...

کاش ماں ایک بار میری آنکھوں میں جھانک کر پوچھ لیتی——بیٹا، سچ کیا ہے؟

کاش... مجھے صفائی دینے کا موقع ملتا...

اُس کا دل بھر آیا،

لیکن زبان پر قفل لگا رہا،

کیونکہ اُسے یقین ہو چکا تھا——

جب اپنوں کو یقین نہ آئے، تو دنیا سے کیا شکایت؟

کھانا ختم ہونے کے بعد وہ چپ چاپ اٹھی،
نہ نظریں ملائیں، نہ کوئی بات کی،
بس سیدھی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی...
جہاں صرف تنہائی، سجدے، اور رب سے شکایت باقی تھی۔

اپنے کمرے کا دروازہ بند کیا اور ٹیک لگا کر زمین پر بیٹھ گئی۔
اللہ جی! میری آپ سے ایک ہی دعا ہے...
اگر میں مر گئی تو میرے جنازے کے اُٹھنے سے پہلے میرے کردار پر لگا داغ مٹا دینا...
اللہ جی! میرے کردار کی گواہی آپ دینا،
اللہ جی! آپ مجھے ان سب لوگوں سے بہتر جانتے ہیں،
مجھے یقین ہے کہ آپ کبھی بھی اپنے بندوں کو رسوا نہیں ہونے دیتے...
بیشک!

یہ کہتے ہوئے وہ بستر پر لیٹ گئی،
نیند تو اُسے اکثر نہیں آتی تھی...
لیکن آج، اُس رات اُس نے سکون کی نیند لی۔

ادھر نعمان کی باتوں پر فاطمہ غصے سے بولیں:
آپ کو کیا ضرورت تھی یہ سب کچھ کہنے کی؟
نعمان بولے:
ضرورت تھی، اگر وہ دوبارہ ویسا کچھ کرتی تو؟

فاطمہ غصے سے بولیں:
نہیں، وہ کبھی ایسا کچھ نہیں کر سکتی!
نعمان طنزیہ انداز میں بولے:
کیا اب بھی یہ سب کچھ دیکھ کر آپ یہی کہیں گی؟

فاطمہ نے آنکھوں میں نمی لیے جواب دیا:

ہاں، میں یہی کہوں گی... میں اُس کی ماں ہوں...

ایک اولاد کچھ بھی کر لے،

لیکن ایک ماں کی نظر میں وہ کبھی بُری نہیں ہو سکتی!

عینی کو نیند نہیں آ رہی تھی، کل اُسے فہد نے ملنے بلایا تھا...

ایسا ہی کچھ حال عائشہ کا تھا، وہ بے چین تھی، وہ انشاء سے ملنا چاہتی تھی...

برہان بس اپنے خیالوں میں انشاء کو برا بھلا کہہ رہا تھا...

آخر کیوں؟ ایک لڑکی پر جتنا اعتماد کیا جائے، وہ اُسے مٹی میں ملا دیتی ہے..

آخر کیوں وہ سب کے سامنے ہمیں رسوا کر دیتی ہے؟

انشاء! تمہاری وجہ سے محبت سے میرا یقین اُٹھ گیا...

ہر لڑکی ایک جیسی نہیں ہوتی، میں نے تمہیں مختلف سمجھا تھا،

لیکن تم بھی ویسی ہی نکلی — جھوٹی، دھوکہ دینے والی...

عینی سے میں دور بھاگتا تھا، لیکن تمہارے قریب آنا چاہتا تھا...

لیکن آخر میں کیا ملا؟

بس عینی کا ساتھ...

کم از کم وہ تمہاری جیسی تو نہیں ہے!

صبح ہو چکی تھی...

آج عینی نے فہد سے ملنے جانا تھا...

فہد، عینی کے آنے کا بے چینی سے انتظار کر رہا تھا...

عائشہ تیار ہو چکی تھی، آج عینی کی مہندی تھی، لیکن اُسے سب سے زیادہ خوشی انشاء سے ملنے کی تھی۔

عائشہ انتظار کر رہی تھی کہ کب کوئی آئے اور اُسے انشاء کے گھر لے جائے۔

بارہ بج چکے تھے...

عینی پارلر کا بہانہ بنا کر فہد سے ملنے اُسی گھر گئی تھی جہاں اُسے فہد پچھلی بار لے کر گیا تھا۔

عینی تیار تھی...

کیسی ہو میری جان؟

میں ٹھیک ہوں... نکاح مبارک ہو تمہیں۔

یہی وہ بات تھی جو وہ سننا نہیں چاہتی تھی۔

کس کا نکاح؟

تمہارا نکاح، اور کس کا...

ویسے اب میں کیا سمجھوں؟ تم میرے ساتھ کھیل رہی تھی؟

محبت کے دعوے، نکاح کے وعدے کرنے والی لڑکی مجھے دھوکہ دے رہی تھی؟

اور میں سمجھ ہی نہیں پایا...

نہیں فہد، میں نے تمہیں دھوکہ نہیں دیا... امی کی مرضی سے یہ سب ہو رہا ہے...
جب تمہیں معلوم تھا کہ تمہاری فیملی راضی نہیں ہو گی تو میرے ساتھ کھیلنے کی کیا ضرورت تھی؟

تم جانتی ہو؟ تم جیسی گھٹیا لڑکی سے تو میں کبھی شادی نہ کروں...
تمہاری اوقات نہیں ہے مجھ سے شادی کرنے کی!
یہ جملے عینی کے دل کو چیر گئے... لیکن اُس نے آنسو پونچھے۔۔۔۔

ک۔۔۔ک۔۔۔کیا مطلب ہے تمہارا؟ ایسے کیسے تم یہ سب بول سکتے ہو؟
عینی! بس کر دو۔ تم جیسی چالاک، خود غرض، انا پرست اور اندھی لڑکی میں نے آج تک نہیں دیکھی۔
تمہیں پتہ ہے؟
تم سے تو تمہاری کزنز ہی اچھی تھیں۔ کم از کم ان کی تربیت تو اچھی ہے۔
تم نے اپنی حسد میں سب کچھ جلا ڈالا۔

فراز نے مجھے بتایا تھا کہ کیسے تم نے فراز سے کہہ کر انشاء کو میسج کروایا، پھر اس کا موبائل اٹھا کر خود ہی ریپلائی بھی کر دیا، اور جو گفٹس اس کے گھر بھجوا کر تم نے اس کے کردار پر داغ لگایا...

کیا تمہیں ذرا بھی شرم نہیں آئی اُس معصوم کی زندگی برباد کرتے ہوئے؟

مجھے نہیں پتہ انشاء کی لڑکوں سے دوستیاں ہیں یا نہیں...

خدا کے لیے بس کر دو! تم نے حد پار کر دی ہے!

وہ لڑکی... میں نے اُسے دوسرے نمبر سے میسج کیا تھا، پہلے نمبر کو اُس نے ڈائریکٹ بلاک کر دیا، لیکن دوسرے پر اُس نے جو ایک ریپلائی دیا، اُس نے میری زندگی بدل دی...

بھائی، مجھے نہیں پتہ آپ کون ہیں، لیکن میں بس اتنا کہنا چاہوں گی کہ کیا آپ نے کبھی اپنی زندگی میں کوئی نیک کام کیا ہے؟

اللہ تو دلوں کے راز بھی جانتا ہے، تو پھر تمہارے دل کی بات کیسے چھپی رہ سکتی ہے؟
اسلام ہمیں غیر ضروری تعلقات سے بچنے کا حکم دیتا ہے، اور پاکیزگی اختیار کرنے کا۔

وہ انگلی جو آپ نے مجھے میسج کرنے کے لیے استعمال کی، کل وہی انگلی آپ سے قبر میں سوال کرے گی۔
کیا لمحوں کی یہ خوشی آپ کو قبر کے عذاب سے بچا سکتی ہے؟
نہیں بھائی، دوبارہ ایسا کچھ کرنے سے پہلے ضرور سوچنا... اور آئندہ خود کو ہر برے کام سے بچانا۔
امید کرتی ہوں، آپ سمجھ گئے ہوں گے۔

اُس کے ایک میسج نے میری زندگی سنوار دی... لیکن جو گناہ میں کر چکا ہوں اُس کی سزا تو ملنی ہی چاہیے۔
لیکن تمہیں سزا میں ضرور دوں گا، جو تم نے اُس معصوم کی زندگی برباد کرنے کا سوچا... اور کر بھی دیا۔

نہیں! تم کچھ نہیں کر سکتے، میرا نکاح ہے کل، اب جا رہی ہوں!

کہاں جا رہی ہو جان؟ تمہاری تصویریں اور چیٹس میرے پاس ہیں...

وہ نظریں جھکا کر بول رہا تھا، اور عینی کو اب اس سے الجھن ہونے لگی تھی۔

محبت انسان کو صحیح راستہ دکھاتی ہے،

لیکن اس محبت نے اُسے اندھیروں میں دھکیل دیا تھا۔

آخر لوگ یہ کیوں بھول جاتے ہیں کہ زندگی میں سب کچھ حاصل نہیں ہوتا،

لاحاصل چیزیں ہی تو انسان کو مضبوط بناتی ہیں۔

خیر، یہ تو تھی عینی کی زندگی... اب اُسے حقیقت کا سامنا کرنا تھا۔

آنٹی، انشاء کدھر ہے؟

بیٹا وہ روم میں ہے۔

السلام علیکم! کیسی ہو میری دوست؟

وعلیکم السلام، ٹھیک ہوں میں... تم یہاں، خیریت؟

ہاہاہا... اب تم چاہتی ہو کہ میں تم سے تعلق ختم کر دوں؟ مجھے تمہاری یاد آ رہی تھی بس۔

اچھا... بیٹھو۔

کیا لکھ رہی تھی؟

کچھ نہیں، بس دل کیا تو کچھ لکھ رہی تھی۔

لیکن کیا؟

جب میں چلی جاؤں گی نا، تو اُس دن دیکھنا... بس خوش رہنا!

کیا تم پاگل ہو گئی ہو؟ آئندہ ایسی فضول بات نہ کرنا!

اچھا، تم بیٹھو، میں نماز پڑھ لوں۔

اوکے، پڑھ لو، میں بھی پڑھ لیتی ہوں تمہارے ساتھ۔

دونوں ساتھ نماز ادا کرتی ہیں۔

نماز کے بعد انشاء عینی سے کہتی ہے:

کیا میں نفل ادا کر لوں؟ تم تھوڑا ویٹ کرو...

ٹھیک ہے۔

لیکن جیسے ہی عائشہ جانے لگتی ہے، انشاء اُسے آواز دیتی ہے:

اشو...

ہوں؟ اب کیا ہوا؟

ادھر آؤ!

جی، بولو کیا ہوا؟

میں تمہارے گلے لگنا چاہتی ہوں۔

ہاں کیوں نہیں، لگ جاؤ۔

اچھا، میں امی سے ایک بات کرنی ہے نفل پڑھنے سے پہلے، ذرا اُنہیں بلا لاؤ۔

آنٹی آپ کو انشاء روم میں بلا رہی ہے، میں کر لیتی ہوں کچن کا کام۔

ٹھیک ہے بیٹا... جاؤ آپ۔

آنٹی۔۔۔

فاطمہ انشاء کے روم میں آتی ہے۔

امی...

فاطمہ کو یہ لفظ سن کر سکون مل گیا تھا۔

اتنے دنوں بعد انشاء نے امی کہا تھا۔

کیا ہوا بیٹا؟

کچھ نہیں امی، میں آپ کے گلے لگنا چاہتی ہوں...

انشاء فاطمہ کے گلے لگ کر رونے لگ گئی۔

کیا ہوا بیٹا؟

امی، میں نے کچھ نہیں کیا۔ مجھ پر لگے سارے الزام غلط ہیں۔

میں اُسے نہیں جانتی تھی، لیکن آپ لوگوں نے یقین نہیں کیا۔

بس میری بچی، روتی نہیں ہیں۔

جو ہونا تھا ہو گیا، اب تم چپ کر جاؤ، مجھے یقین ہے تم پر...

امی سب تو بہت دیر ہو گئی، یہ بولنے میں... آپ نے اُس وقت کیوں نہیں بولا جب مجھے آپ کی ضرورت تھی؟

بیٹا اُس وقت جو دکھائی دے رہا تھا وہی سچ لگ رہا تھا...

چلیں امی، کوئی بات نہیں، میں نے معاف کیا سب کو۔ اب میں پڑھ لوں نفل...

ٹھیک ہے میری بچی...

یہ بول کر فاطمہ روم سے چلی گئی۔

عینی کو آج اُسی عدالت میں کھڑا ہونا پڑ رہا تھا جس عدالت میں وہ انشاء کو دھکیل چکی تھی۔

کیا تمہیں پتہ ہے عینی؟

تم دنیا کی گھٹیا لڑکیوں میں شمار ہوتی ہو، جس نے اپنی تسکین کے لیے اپنی کزن کی زندگی برباد کردی۔

لوگ اتنے ظالم کیوں ہوتے ہیں؟

کیا انہیں ذرا سا بھی احساس نہیں ہوتا کہ ان کے بولے ہوئے الفاظ کسی کی زندگی کا تماشا بھی بنا سکتے ہیں؟

یہ تو سمجھنا بہت مشکل ہے...

لوگ اپنے گھروں کو چھوڑ کر دوسروں کی زندگی میں دخل اندازی کرنا پسند کرتے ہیں۔

خیر، آج فہد عینی کو آئینہ دکھا رہا تھا۔

عینی آج اُسے خاموشی سے سن رہی تھی۔

تم نے کیا کیا عینی؟

غور کرو اپنی زندگی پر، کیا حاصل کیا تم نے؟ جھوٹی، مکار لڑکی ہو تم!

میں تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتا...

میں تمہاری بھیجی گئی تصویریں اور میسجز بُرہان کو بھیج چکا ہوں۔

نہیں! تم ایسا نہیں کر سکتے... تم تو محبت کرتے تھے مجھ سے؟

ہاں! کرتا تھا... لیکن تم نے کیا کیا؟

میں نے کچھ نہیں کیا...

اب بھی عینی! اعتراف نہیں کرو گی تم؟

بھول گئیں؟ تم ہی تھیں جس نے انشاء کے موبائل سے فراز کو میسج کیا، الزام اُس پر لگا دیا۔

تم ہی وہ تھیں جس نے وہ گفٹ بھیجا،
تم ہی تھیں جس نے کہا کہ انشاء کو کالج کے باہر لڑکوں سے بات کرتے دیکھا...
ہاں! میں ہی تھی... میں نے ہی یہ سب کچھ کیا۔
میں نہیں پسند کرتی انشاء کو۔

مجھے اُس کی تعریف بالکل پسند نہیں تھی،
مجھے تکلیف ہوتی تھی جب ہر کوئی مجھے نظرانداز کر کے اُس کو اہمیت دیتا تھا...
مجھے اُس سے نفرت تھی، اسی لیے میں نے یہ سب کچھ کیا۔

عینی اب چیخ اٹھی تھی۔۔۔
اب تو تم اعتراف کر چکی ہو، اب تم سب لوگوں کو بتاؤ گی بھی۔
اب تمہارے پاس صرف پچھتاوا ہی رہ گیا ہے۔ تم کیا مجھے چھوڑو گی؟
میں تمہیں اس قابل ہی نہیں سمجھتا کہ تم میری بیوی بنو۔
تم جیسی لڑکی جو میرے ایک بار کہنے پر میرے بستر پر لیٹ سکتی ہے،

وہ کسی اور کے کہنے پر بھی تو یہ سب کچھ کر سکتی ہے نا؟

تم سے بہتر تو وہ طوائفیں ہیں،

جو کم از کم جھوٹ نہیں بولتیں،

بلکہ اپنی اصلیت دکھا کر ہی بستر پر لیٹتی ہیں!

یہ وہ الفاظ تھے جو آئینہ بن کر عینی کو دکھا دیے گئے تھے۔

فہد جا چکا تھا... وہ اپنا کام کر چکا تھا۔

اب بُرہان کی باری تھی۔

عینی لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ باہر نکل گئی...

کیا میں واقعی ایک گھٹیا لڑکی ہوں...؟

کیا میں نے انشاء کی زندگی برباد کی؟

نہیں، میں نے کچھ نہیں کیا۔

میری تو آج مہندی ہے، میں واپس گھر جا رہی ہوں۔ عینی یہی سوچتی گھر کی طرف روانہ ہو چکی تھی۔

بیٹا عائشہ جا کر انشاء کو بلا لو، کہو کہ باہر آ جائے اور ہمارے ساتھ بیٹھے۔

عائشہ اسے بلانے کے لیے کمرے میں گئی ہی تھی کہ اسے انشاء کو سجدے میں دیکھ کر جھٹکا لگا، انشاء ابھی تک نفل ادا کر رہی تھی۔

پانچ منٹ گزر گئے، جب انشاء اوپر نہ اٹھی تو عائشہ اس کے قریب گئی۔

انشاء کو جیسے ہی عائشہ نے ہاتھ لگایا، وہ زمین پر گر گئی۔

آنٹی!

عائشہ نے فاطمہ کو آواز لگائی۔

انشاء اٹھو، اٹھو! کیا ہوا ہے تمہیں؟

عائشہ کو اپنی جان جاتی محسوس ہو رہی تھی۔

کیا ہوا بیٹا؟

فاطمہ کمرے میں آئی اور پوچھنے لگی، عائشہ کو زمین پر بیٹھا دیکھ وہ سمجھ نہ پا رہی تھی کہ کیا ہو رہا ہے۔

انشاء، انشاء بیٹا آنکھیں کھولو، کیا ہوا ہے بتاؤ؟

مجھے کیا ہوا ہے؟

بیٹا اگر یہ مذاق ہے تو میں ڈر گئی ہوں، لیکن آنکھیں تو کھولو۔

انشاء...

آنٹی...

عائشہ لرزتے ہوئے بول رہی تھی۔

آنٹی، انشاء کی سانسیں نہیں چل رہی تھیں۔

نہیں!

فاطمہ چیخ پڑی۔

نہیں، ایسا نہیں ہو سکتا، میری بیٹی مجھے چھوڑ کر نہیں جا سکتی!

آنٹی وہ چلی گئی۔

اللہ نے اسے بلا لیا۔

وہ مجھے بول رہی تھی آنٹی...

اللہ کے علاوہ اُس سے کوئی محبت نہیں کرتا۔

جب اللہ کے پسندیدہ انسان کو دنیا تکلیف دیتی ہے تو اللہ اُسے واپس بلا لیتا ہے۔

آنٹی، وہ جا چکی ہے۔

فاطمہ اُس کے مردہ جسم کو سینے سے لگا کر رو رہی تھی۔۔۔

موت کو گلے لگانے والے بھلا کب واپس آتے؟

اس نے کہا تھا بہت دیر ہو جائے گی جب تمہیں سب کچھ معلوم ہو جائے گا۔۔۔

لیکن دیر تو ہو ہی گئی تھی، اب وہ جا چکی تھی۔

عائشہ نے کال کر کے اپنی امی کو بتایا۔

یااللہ، کیا تم بول رہی ہو؟ ہوش میں تو ہو؟

امی، انشاء چلی گئی ہے ہم سے بہت دور، اتنی دور کہ میں بتا ہی نہیں سکتی...

امی...

سمیرا کو پہلے تو لگا کہ اس نے غلط سن لیا، لیکن جب عائشہ نے دوبارہ بات دہرائی تو سمیرا کو ایک صدمہ لگا، وہ صدمے میں جا چکی تھی۔

سمیرا نے سب کو بتایا کہ بُرہان جو غصے میں عینی کے گھر آیا تھا، یہ خبر سن کر اسے اپنے قدم زمین پر رکھنا مشکل ہو رہا تھا۔

نہیں، انشاء نہیں جا سکتی۔۔۔ نہیں۔۔۔

عینی کی ماں دل میں سوچ رہی تھی کہ اس بدبخت کو بھی ابھی جانا تھا۔

نعمان گھر میں داخل ہوا۔

فاطمہ کو ادھر ادھر دیکھتے نہیں ملی تو سمجھ گیا کہ انشاء کے روم میں ہو گی۔

انشاء سے ملنے کے لیے وہ اس کے کمرے کی طرف بڑھا۔

رفیقۃ الحیات نے انشاء کے روم کے اندر کا منظر دیکھا تو نعمان کو لگا جیسے آسمان اس کے سر پر گر پڑا ہو۔

کیا ہوا انشاء کو؟

تم رو کیوں رہی ہو؟

رفیقۃ الحیات...

نعمان دیکھو نا، انشاء اٹھ نہیں رہی۔

میں اسے کب سے اٹھا رہی ہوں...

عائشہ بہت کم فاطمہ کو پھوپھو بولتی تھی،

کیونکہ اس کی ماں اور فاطمہ بہنوں کی طرح ایک دوسرے کے ساتھ سلوک کرتی تھیں۔

انکل، پلیز پھوپھو کا خیال رکھیں...

دیکھو نا، وہ سمجھ ہی نہیں رہی کہ...انشاء اللہ کے پاس چلی گئی ہے۔

کیا بول رہی ہو بیٹا؟

میری انشاء ٹھیک ہے...

آج نعمان کی آنکھوں میں آنسو تھے...

آج جس امید سے وہ انشاء کے روم میں آئے تھے،

انہیں یقین تھا کہ انشاء انہیں معاف کر دے گی۔

سارے لوگ انشاء کے گھر موجود تھے۔

عینی جب گھر پہنچی تو پورا گھر ویران تھا۔

اُسے حیرت ہوئی کہ سب لوگ کہاں چلے گئے ہیں۔

عینی نے موبائل کی طرف دیکھا، جہاں اُس کی ماں کی کال آرہی تھی۔

امی! آپ سب کہاں ہیں؟ میں گھر میں اکیلی ہوں۔

میری بچی... وہ منحوس انشاء مر گئی ہے، کپڑے بدل کر آ جاؤ... اُس منحوس کو اب جانا ہی تھا۔

ثمینہ کی بات سن کر عینی کو جھٹکا لگا۔

اُسے اپنے سامنے انشاء کا سایہ نظر آیا:

تمہاری وجہ سے... تمہاری وجہ سے یہ سب ہوا!

تمہاری وجہ سے میری جان گئی...

تمہاری وجہ سے سب نے مجھے قصوروار ٹھہرایا!

تمہاری وجہ سے...

میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی!

عینی گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی،

نہیں انشاء! پلیز مجھے معاف کر دو!

خدا کے لیے... مجھے معاف کر دو!

مجھ سے غلطی ہو گئی...

میں معافی مانگتی ہوں تم سے!

انشاء کا سایہ بول پڑا:

غلطی؟ تم نے گناہ کیا ہے!

تم ایک گناہ گار ہو... میری موت کی ذمہ دار!

تمہیں حساب دینا پڑے گا!

تمہیں پچھتاوا ہو رہا ہے اب؟

جب میں اس دنیا میں نہیں رہی...

تمہیں کبھی معافی نہیں ملے گی!

یہ کہتے ہوئے انشاء کا سایہ غائب ہو گیا۔

عینی لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ اپنے کمرے میں جا کر کپڑے بدلتی ہے، آنسو اُس کی آنکھوں سے رواں تھے...

وہ ابھی انشاء کے گھر پہنچی ہی تھی جب سامنے اُس کا جنازہ دیکھ کر اُسے اپنی رُوح تک جسم سے نکلتی محسوس ہو رہی تھی...

فاطمہ اُس کے ساتھ لگ کر رو رہی تھی، شاہد اور عارف نعمان کے ساتھ کھڑے تھے، فاطمہ کے ساتھ سمیرا بیٹھی اُسے سنبھال رہی تھی، جب کہ عینی کی ماں ایک طرف چپ چاپ بیٹھی تھی...

عینی لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ آگے بڑھی..
علینہ بھی آچکی تھی جبکہ برہان تو پہلے ہی ثمینہ اور باقی لوگوں کے ساتھ وہاں پہنچ چکا تھا...

سارے لوگ آپس میں سرگوشیاں کر رہے تھے...
وہیں رک جاؤ عینی!

عینی جو انشاء کے رکھے ہوئے جنازے کے پاس جا رہی تھی، بُرہان کی آواز سُن کر وہیں رک گئی۔

عینی سوالیہ نظروں سے برہان کو دیکھ رہی تھی، باقی سب لوگ بھی اب عینی کی طرف متوجہ ہو چکے تھے۔

کیوں آئی ہو یہاں عینی؟

اب کیا چاہتی ہو؟ مار دیا تم نے انشاء کو...

اب کس کی جان لینے آئی ہو؟ برہان غصے سے بولا۔

کیا بکواس کر رہے ہو تم برہان؟ عینی کی ماں طیش میں آ کر بولتی ہیں۔۔۔

آنٹی! پوچھیے اپنی اس بیٹی سے، کیا کیا ہے اس نے؟ پوچھیں اس سے! برہان چیخا ہی تو تھا۔۔۔

کچھ نہیں کیا میری بیٹی نے! انشاء ہی تھی جس نے سب کچھ کیا... اور وہ اب اس دنیا میں نہیں رہی۔

بھابھی اپنی زبان کو اب قابو میں رکھیں، انشاء ہمیں چھوڑ کر چلی گئی، لیکن آپ ایک بیٹی والی ہو کر دوسروں کی بیٹی پر طعنوں کے تیر چلا رہی ہیں...

واہ واہ! بس یہی رہ گیا تھا تمہارا فاطمہ، جو تم نے آج اپنی حیثیت دکھا دی...

شاہد صاحب سب کو خاموش کرواتے ہیں...

نہیں انکل، اب نہیں، اب آپ کو بھی تو پتہ چلے کہ عینی نے انشاء کے ساتھ کیا کیا ہے...

نہیں بُرہان پلیز... عینی بُرہان کی طرف التجا بھری نظروں سے دیکھتی ہے...

نہیں، اب نہیں عینی، مجھے سارا سچ پتا چل گیا ہے...

کیسا سچ؟ اب کی بار نعمان بولتا ہے۔۔

انکل! انشاء کو جو اُس دن تحفے آئے تھے، وہ عینی نے بھیجے تھے...

کیا؟

عائشہ یہ سُن کر حیران رہ گئی...

اب سب لوگ عینی کو دیکھ رہے تھے...
عینی کو آج اپنا آپ ختم ہوتا محسوس ہو رہا تھا...
آج اُسے انشاء کی تکلیف محسوس ہو رہی تھی...
اب اُسے سمجھ آ رہی تھی کہ عدالت جب لگتی ہے، تو کیا حال ہوتا ہے...

انشاء تو تھی بھی بے قصور... لیکن عینی تو تھی نہ، اس سب کی قصوروار...
جب ایک لڑکی کو صفائی دینے کا کہا جاتا ہے، تو اُس سے بڑی کوئی ذلت نہیں ہوتی اُس کے لیے...
عائشہ! آپ کو یاد ہو گا عینی نے انشاء سے چارجر مانگا تھا، تو وہ اُس کے کمرے میں گئی... میں بھی وہیں تھا، لیکن میں باہر آ گیا...

اور عینی وہاں انشاء کا موبائل استعمال کرتی رہی...
اُس نے انشاء کے موبائل سے فراز کو میسج کیا، اور الزام انشاء پر لگا دیا...
کیوں عینی؟ کیوں اتنا حسد؟

آج ثمینہ بیگم کو احساس ہو رہا تھا۔
آج اُنہیں خوشیوں کی اصل سمجھ آ رہی تھی...
خوشیاں وہی ہوتی ہیں جو سیدھے راستے کو اختیار کر کے حاصل کی جاتی ہیں...

جنازے کا وقت ہو گیا ہے، بعد میں تم سب لوگ بیٹھ کر مسئلہ حل کر لینا۔
نہیں انکل، ابھی نہیں! بُرہان شاہد کو مخاطب کرتا ہے۔
میں بُرہان، اپنے ہوش و حواس میں بات کر رہا ہوں...

انشاء ایک اچھی لڑکی تھی، اُس کا کردار پانی کی طرح صاف اور شفاف تھا۔ اُس کا کسی بھی انسان سے کسی بھی طرح کا کوئی تعلق نہیں تھا۔ وہ ایک بہت نیک لڑکی تھی۔
انشاء، مجھے معاف کر دینا...

کتنے اچھے ہوتے ہیں نیک لوگ... جب وہ دعا مانگتے ہیں اور اللہ پر یقین رکھتے ہیں، تو اللہ اُن کی دعا سن لیتا ہے... جیسے انشاء نے مانگی تھی دعا...

اُس نے بھی دعا مانگی تھی:

اللہ جی! میرے جنازے کے اُٹھنے سے پہلے میرے کردار کو صاف کر دینا۔

اور وہی ہوا... اُس کے کردار پر لگا ہر داغ مٹ گیا...

لیکن وہ خود نہ رہی...

کیا کردار کی صفائی دینے کے لیے ایک لڑکی کو مرنا پڑتا ہے؟

تاکہ لوگ اُسے اچھا سمجھیں؟

لیکن لوگ اچھا کسی کو سمجھ ہی نہیں سکتے...

عینی گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھی تھی، آج تو ثمینہ نے بھی اس کے قریب جانے کی ہمت نہیں کی...

اُدھر عائشہ اور سمیرا مل کر فاطمہ کو سنبھال رہی تھیں... جنازہ جا چکا تھا، وہ چلی گئی سب کو چھوڑ کر...

بُرہان خود کو قصوروار سمجھ رہا تھا...

سارے لوگ جا چکے تھے، رات نے ہر چیز کو اندھیرے میں ڈوبا دیا تھا...

ثمینہ آہستہ آہستہ اپنے قدموں کا رخ فاطمہ کی طرف کرتی ہے...

فاطمہ... میں آج تم سے معافی مانگنے آئی ہوں... کیا تم مجھے معاف کر سکتی ہو؟

بھابھی... میں آپ کو کچھ نہیں بول سکتی... آپ میری انشاء کی قصور وار ہیں...

میری نہیں۔۔

آپ نے الزام لگایا تھا میری تربیت پر... اُس کے لیے میں آپ کو معاف کرتی ہوں... باقی آج سے آپ لوگوں کا ہمارے ساتھ کوئی رشتہ نہیں... چھوڑ دیں ہمیں...اب کسی سے کوئی تعلق نہیں ہمارا...

فاطمہ، ایسا تو نہ بولو، اب آپ...

کیا بولوں بھابھی؟ آپ کی بیٹی نگل گئی میری انشاء کو...

آنٹی... میں نے آپ سب سے ایک اور بات کرنی تھی... بُرہان بولا۔

اب کیا باقی رہ گیا ہے بُرہان؟ فاطمہ چیخ پڑی تھی۔

آج اُنہیں اپنی غلطی کا احساس ہو رہا تھا...
ان کی بیٹی آخری مرتبہ ان کے گلے لگ کر گئی تھی...
انہیں جیسے سمجھ نہیں آیا کہ وہ آخری بار ان سے کیوں مل رہی ہے...
کاش میں اُسے روک پاتی...

سچ کہتے ہیں لوگ، جب تک آپ بُرے نہ بنیں، کوئی آپ کو یاد نہیں رکھتا...
یہ دُنیا بھی ایسی ہی ہے، اچھے انسان کو کوئی یاد نہیں رکھتا، بس یاد رکھتے ہیں تو اُس کی غلطیوں کو۔

نعمان آج خود کو بے بس محسوس کر رہے تھے...
انکل اور آنٹی، آپ کی بیٹی عینی اس قابل نہیں کہ آپ اسے بیٹی کہیں، وہ اپنی عزت نیلام کر چکی ہے...
برہان ابھی بول ہی رہا تھا کہ ثمینہ نے اُسے ایک تھپڑ جڑ دیا۔
برہان! اپنی بکواس بند کرو! مانتی ہوں اُس سے غلطی ہو گئی، اُس نے حسد میں آ کر یہ سب کیا...

لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ تم میری بیٹی کو بدنام کرو!

آنٹی، اگر آپ کو یقین نہیں تو خود پوچھ لیں...

اپنی مہندی والے دن یہ فہد سے ملنے کیوں گئی تھی؟

کون فہد؟ عینی آج خود کو تنہا اور بے بس محسوس کر رہی تھی...

امی... عینی کے منہ سے بس یہی نکل سکا، جب شاہد اُسے ایک تھپڑ مار چکے تھے۔

برہان نے ساری تصویریں سب کے سامنے رکھ دی تھیں۔

آپ کی بیٹی اُس کے ساتھ ایک رشتہ بنا چکی ہے۔

انکل!

یہ بول کر برہان فاطمہ کے پاس گیا۔

آنٹی، آپ کی بیٹی کے بارے میں میں نے غلط کہا تھا۔ میں اس قابل نہیں کہ معافی مانگوں، لیکن اگر ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا۔

وہ علینہ کو لے کر واپس چلا گیا۔

شاہد آج نظریں جھکائے بیٹھے تھے...

عینی، تم سے اچھی تو وہ انشاء تھی... تم جیسی بیٹی سے بہتر ہوتا میں بے اولاد رہتا۔

آج تم نے مجھے اس دہانے پر لا کھڑا کیا ہے کہ نہ میں مر سکتا ہوں، نہ کہیں چھپ سکتا ہوں، نہ تم سے معافی مانگ سکتا ہوں۔

آزادی دی تھی تمہیں، لیکن اس کا غلط استعمال کرنے کو نہیں کہا تھا۔

کیا عزتیں اتنی آسانی سے بنائی جاتی ہیں؟

ثمینہ بیگم انہیں سہارا دینے کی کوشش کر رہی تھیں، جبکہ باقی سب تماشائی بنے یہ سب کچھ بے یقینی سے دیکھ رہے تھے۔

دور رہیں آپ مجھ سے ثمینہ، یہ آپ کی ہی تربیت تھی، آپ نے دھیان نہیں دیا...

کیا لڑکیاں واقعی اتنی بیوقوف ہوتی ہیں؟ انھیں سمجھ کیوں نہیں آتی کہ وہ کیا کرنے جا رہی ہیں؟

کیا چند مہینوں کی محبت 18 سال کی ماں باپ کی محبت سے زیادہ قیمتی ہوتی ہے؟

عین لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ فاطمہ کے پاس جاتی ہے:

پھوپھو، پلیز ایک بار میری بات سن لیں... مجھے معاف کر دیں پلیز پھوپھو...

فاطمہ (سخت لہجے میں) بولتی ہے۔۔۔

دور ہو جاؤ مجھ سے، اب میری بیٹی واپس نہیں آسکتی... جو ہونا تھا، ہو چکا... اب چلی جاؤ، دور ہو جاؤ مجھ سے۔

عینی کو ثمینہ سنبھالتی ہیں، غلطی واقعی عینی سے ہوئی تھی، مگر وہ یہ کبھی نہیں چاہتی تھی کہ اس کا انجام انشاء جیسا ہو۔

آج نعمان خود کو زمین کے اندر دھنستا ہوا محسوس کر رہا تھا...

انہوں نے انشاء کی کتنی دل آزاری کی تھی، کیا کچھ نہیں کہہ دیا تھا...

سب لوگ جا چکے تھے، صرف عائشہ ہی فاطمہ کے پاس رکی ہوئی تھی۔

فاطمہ، آپ نے ٹھیک کہا تھا، لیکن میں نے نہیں سنا... کاش میں اپنے الفاظ کو روک سکتا... کاش...

نعمان فاطمہ کے قریب آ کر آہستہ سے بولتے ہیں۔

مجھے معاف کر دو رفیقۃ الحیات۔۔۔

کیا فائدہ ان الفاظ کا... میری انشاء اب واپس تو نہیں آ سکتی... بس اب ختم کریں ان سب باتوں کو، مجھے اکیلا چھوڑ دیں...

انشاء چلی تو گئی، لیکن سب کا سکون ختم ہو چکا تھا... رشتوں میں اب دراڑ پڑ چکی تھی...

سب ایک دوسرے سے دور ہو چکے تھے...

بس بچا تھا تو صرف پچھتاوا... جو کسی کام کا نہیں تھا...

برہان خود کو مجرم سمجھ رہا تھا... عائشہ انشاء کے کمرے میں موجود تھی...

اچانک اُس کی نظر سامنے موجود ڈائری پر پڑی...

وہ فاطمہ کے پاس جاتی ہے:

پھوپھو، یہ انشاء کی ڈائری ہے، اس کی چابی کہاں ہے؟

بیٹا، وہی کہیں ہو گی...

فاطمہ اُس سے ڈائری لیتی ہیں اور سائیڈ ڈراوٗر سے ایک چھوٹی چابی نکال کر ڈائری کھولتی ہیں...

جیسے ہی سامنے لکھے الفاظ پر فاطمہ کی نظر پڑتی ہے، اُن کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے ہیں:

پیارے امی اور ابو،

مجھے یقین ہے آپ کو میری سچائی ضرور پتا چل جائے گی...

امی، میں نے کبھی آپ کو گناہگار نہیں سمجھا۔

آپ لوگوں کا ردِ عمل وہی تھا، جو ہر فیملی میں ہوتا ہے...

لیکن مجھے دکھ ہے کہ آپ نے ایک بار بھی میری بات نہیں سنی...

لیکن میں سب کو معاف کرتی ہوں... عینی کو بھی...

امی، صرف عائشہ ہی تھی جس نے میری بات سنی اور سمجھی...

ابو کو آپ کہنا، وہ کبھی خود کو قصوروار نہ سمجھیں...

میں نے کچھ نہیں کیا تھا...

آپ کی بیٹی،

انشاء

فاطمہ نے دوسرا صفحہ پڑھا، جس پر لکھا تھا:

برہان،

آپ سے میں منسلک ہوئی...

میں نے کبھی کسی کو پسند نہیں کیا، لیکن آپ مجھے ایک اچھے انسان لگے...

میں جانتی ہوں اُس دن آپ کی کیا کیفیت تھی...

میں آپ کو معاف کر دوں گی اگر آپ میری کزن عائشہ سے شادی کریں گے
اور اُس کے ساتھ کبھی بھی برا نہیں کریں گے
اُس کی ہر بات سنیں گے
آپ دونوں ساتھ خوش رہیں گے...
پھر یہی سمجھا جائے گا کہ آپ نے اپنا کفارہ ادا کر دیا۔

یہ پڑھتے ہی فاطمہ کے ہاتھ سے ڈائری نیچے گر گئی...
کیسی بیٹی تھی... سب کے بارے میں سوچ کر گئی... سب کو معاف کر گئی...

اگلے دن جب برہان انشاء کے گھر آیا، تو فاطمہ نے وہی ڈائری اُسے دے دی۔
فاطمہ نے برہان کا شکریہ ادا کیا کہ اُس نے انشاء کے جنازہ اُٹھنے سے پہلے ہی ساری سچائی سب کے سامنے رکھ دی۔

ادھر عینی نے خود کو کمرے میں بند کر لیا تھا۔ اُسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔
کبھی کبھار وہ کمرے میں موجود ساری چیزیں توڑ پھوڑ دیتی...
ثمینہ اُسے سنبھالتی، لیکن وہ بھی بے قابو ہو جاتی...

عائشہ نے آگے ایڈمیشن لے لیا تھا، لیکن اُسے ہر لمحہ انشاء کی یاد آتی تھی...
دو مہینے گزر چکے تھے، لیکن عائشہ اور برہان کے درمیان ایک بار بھی بات نہیں ہوئی تھی۔

ایک دن کی بات ہے جب نعمان گھر واپس آیا، تو اُسے اپنے گھر کے دروازے کے باہر ایک بچی ملی۔
نعمان حیران رہ گیا کہ کون اس بچی کو یہاں چھوڑ گیا ہے؟
نعمان سردی کی شدت کے باعث بچی کو اُٹھا کر گھر لے آیا۔

رفیقۃالحیات، یہ بچی کس کی ہے جو ہمارے دروازے کے باہر کوئی چھوڑ گیا؟

فاطمہ نعمان کے لیے پانی لا رہی تھی، لیکن اُس کے ہاتھ میں ایک بچی دیکھ کر وہ بھی حیران رہ گئی۔

مجھے نہیں پتا یہ بچی کون ہے... نہ ہی مجھے اس بات کا علم ہے کہ کون اِسے باہر چھوڑ گیا۔

نعمان۔۔۔۔ایک منٹ...

فاطمہ نعمان کو روکتی ہے، جو ابھی کمرے میں جا ہی رہے تھے۔

فاطمہ اُس بچی کے پاس جاتی ہے، اور اُس کے ہاتھ کو غور سے دیکھتی ہے...

نعمان... !اِس کے ہاتھ پر وہی نشان ہے جو انشاء کے ہاتھ پر تھا...

نعمان (حیرت سے)

کیا کہہ رہی ہیں آپ، رفیقۃالحیات؟

نہیں نعمان، یہ اللہ کی دین ہے۔ اُنہوں نے ہم سے انشاء لے کر ایک اور انشاء دے دی ہے...

نہیں رفیقۃ الحیات، میں سمجھ سکتا ہوں، لیکن شاید یہ کوئی غلطی سے یا بھول کر یہاں چھوڑ گیا ہے، میں اعلان کروا کے آتا ہوں، جس کی ہو گی وہ لے جائے گا۔

نعمان مسجد میں اعلان کرواتا ہے لیکن کوئی نہیں آتا...

آخر کار مولوی صاحب فیصلہ کرتے ہیں:

نعمان بیٹا، یہ تمہیں اللہ نے دی ہے، یہ تمہاری بیٹی ہے، انشاء کی جگہ... تم اِسے لے جاؤ اور اِس کی پرورش انشاء کی طرح کرنا۔

یہ سُن کر نعمان اُس بچی کو اُٹھا کر فاطمہ کے پاس لے جاتا ہے۔

رفیقۃ الحیات، میں نے تم سے ایک بیٹی چھینی تھی، اب یہ دوسری انشاء تمہارے لیے ہے۔

فاطمہ خوش ہو جاتی ہے...

ادھر برہان روز عینی کی ڈائری میں لکھے الفاظ پڑھتا...

انشاء:

زندگی تو آگے بڑھ جاتی ہے، لیکن یادیں ہمیشہ باقی رہتی ہیں...

انشاء، تم چلی گئیں لیکن تمہاری یادیں آج بھی میری زندگی کا حصہ ہیں...

وہ فیصلہ کر چکا تھا...

عینی پاگل ہو چکی تھی۔ اُسے ہمیشہ انشاء نظر آتی تھی... وہ روز انشاء کو اپنے ارد گرد دیکھتی...

امی! وہ آگئی، وہ آگئی!

نہیں، کوئی نہیں ہے... ثمینہ نے اُس کا علاج کروایا، وہ ٹھیک تو ہو گئی... لیکن اُس کی غلطی... نہیں، گناہ، اُسے یاد تھا...

عینی ہر وقت مُصلّے پر بیٹھی، اپنے گناہ کی معافی مانگتی۔

لیکن جب بھی دعا کے لیے ہاتھ اُٹھاتی... اُس کے ہاتھ کانپنے لگتے...

گناہ انسان کو اتنا کمزور کر دیتے ہیں کہ انسان مُصلّے پر بھی نہیں بیٹھ سکتا... نماز نہیں پڑھ سکتا... قرآن نہیں اُٹھا سکتا... اور ہلکا ساذکر بھی زبان پر نہیں لا سکتا...

اللہ سے دعا ہے کہ وہ کسی کو اتنا کمزور نہ کرے...

عینی ان مہینوں میں مسلسل کوشش کر رہی تھی، لیکن ہر بار اُس کی زبان اُس کا ساتھ نہیں دیتی تھی...

دو سال گزر چکے تھے...

برہان نے خود کو تیار کر لیا تھا کہ اب وہ عائشہ سے شادی کرے گا...

عینی سنبھل گئی تھی، لیکن اُس کے والدین اُس سے دور ہو چکے تھے... وہ خود بھی کمرے میں رہتی تھی، کسی کے سامنے نہیں جاتی تھی...

عائشہ کو بھی سمیرا نے منا لیا تھا کہ وہ برہان سے شادی کرے گی...

فاطمہ نے اُس بچی کا نام انشاء رکھا تھا...

وہ اب دو سال اور چند مہینوں کی ہو چکی تھی، سب اُس سے بہت پیار کرتے تھے...

فاطمہ، سمیرا اور عائشہ سے ملنے اُن کے گھر آئیں تو انشاء کو بھی ساتھ لے آئیں...

انشاء کھیلتے کھیلتے عینی کے کمرے میں چلی گئی...

عینی مُصلّے پر بیٹھی رو رہی تھی... انشاء آہستہ آہستہ اُس کے قریب آ گئی...

آپ رو رہی ہیں؟

وہ بچی عینی کے قریب آ کر اپنی توتلی آواز میں بولی۔

عینی جو مصلے پر بیٹھی رو رہی تھی، اچانک کسی کے آنے سے چونک گئی۔

اس نے اس بچی کو دیکھا جو دیکھنے میں بالکل انشاء جیسی لگ رہی تھی۔

بچی نے اپنی معصوم، توتلی زبان میں کہا:

امی کہتی ہیں... روتے نہیں... اللہ سب بہتر کر دے گا...

یہ ننھی سی آواز عینی کے دل کو چھو گئی۔ اس کی آنکھوں سے بہتے آنسو جیسے رک گئے ہوں، دل کو ایسا لگا جیسے کسی نے زخم پر پھاہا رکھ دیا ہو۔

نہیں، میں نہیں رو رہی بچی... آپ کا نام کیا ہے؟ اور آپ کس کی بیٹی ہو؟

عینی اُس سے پوچھتی ہے۔

بچی اپنی توتلی زبان میں بولتی ہے:

میں فاطمہ کی بیٹی ہوں... میرا نام انتشا ہے...

عینی کو اُس ننھی سی بچی میں آج انشاء نظر آرہی تھی۔

وہ فوراً اُس کے پاؤں پکڑ لیتی ہے:

انشاء... مجھے معاف کردو... پلیز، مجھے معاف کردو...

اتنے میں فاطمہ بھی کمرے میں آچکی تھی۔

انتشا! ادھر آؤ، یہاں کیا کر رہی ہو؟

فاطمہ نے آواز دی۔

انتشا دوڑ کر فاطمہ کے گلے لگ جاتی ہے:

پھُپھو...

فاطمہ مڑنے ہی والی تھی جب عینی اُسے روک لیتی ہے:

پُھوپھو... میں جانتی ہوں، میں نے غلط کیا...

فاطمہ نے سرد لہجے میں کہا:

عینی۔۔۔۔۔اب یہ سب کہنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ جو چیز میں کھو چکی ہوں، وہ واپس نہیں آسکتی۔

تم سے گناہ ہوا ہے، لیکن انشاء مرنے سے پہلے تمہارے لیے ایک صفحہ چھوڑ کر گئی تھی۔

میں تمہیں معاف نہیں کرنا چاہتی تھی، لیکن کر رہی ہوں... لیکن میں تم سے اُمید کرتی ہوں کہ تم دوبارہ ایسا کچھ نہ دہراؤ۔

عینی، میں جانتی ہوں تم سے غلطی ہوئی تھی، لیکن میں تمہیں معاف کرتی ہوں... یہ دنیا ایسی ہی ہے، یہ کسی کو خوش نہیں دیکھ سکتی۔

میں مانتی ہوں اُس دن میں نے تمہیں سمجھایا تھا، لیکن تمہارے دل میں وہ بات کہیں دب سی گئی تھی۔ لیکن میں چاہتی ہوں کہ تم خوش رہو...

زندگی کا مزہ حسرتوں میں ہوتا ہے، تو تم کیسے ہر چیز کو حاصل کر کے خوش رہ سکتی تھی؟

اندھی چاہت انسان کو خودغرض بنادیتی ہے۔۔۔

مجھے امید ہے تم سب کچھ بھلا کر زندگی کی ایک نئی شروعات کروگی۔

تمہاری کزن، انشاء...

یہ الفاظ تھے یامر ہم، جنہوں نے عینی کی زندگی بدل دی...

برہان کی شادی ہو چکی تھی۔

عینی ایک اسکول میں چھوٹے بچوں کو پڑھاتی تھی۔

انتشا (چھوٹی بچی) بھی اب اسکول جاتی تھی۔

سب لوگ اپنی زندگی میں خوش تھے...

لیکن اگر کچھ بھولا نہیں تھا،

تو وہ تھی انشاء کی یادیں...

زندگی آگے بڑھ جاتی ہے،

لیکن یادیں ہمیشہ باقی رہ جاتی ہیں۔

آپ کو محبت ہو جاتی ہے تو آپ اپنا اچھا بُرا سب بھول بیٹھتے ہیں۔ اندھی چاہت میں انسان نہ صرف خود کو ہر بار بے قصور سمجھتا ہے بلکہ کبھی بھی اللہ کی حکمت کو نہیں مانتا۔ اُسے دوسروں کی خوشیاں کھٹکتی ہیں، کسی کے چہرے پر مسکراہٹ بھی برداشت نہیں ہوتی۔

محبت میں اندھا انسان صرف اپنی چاہت، اپنی خواہشات، اپنے جذبات کو سچ مانتا ہے۔ وہ ماں باپ کی محبت، اُن کی فکر، اُن کا درد سب پسِ پشت ڈال دیتا ہے۔ اُسے صرف اپنی چاہت کی تکمیل چاہیے، چاہے اس کے لیے کسی دوسرے کے رشتے ٹوٹیں، کسی کا دل دُکھے یا کسی کی زندگی برباد ہو۔

اندھی محبت میں انسان خود کو مظلوم بنا کر پیش کرتا ہے، حقیقت کو جھٹلاتا ہے، ہر غلطی کا ذمہ دار دوسروں کو ٹھہراتا ہے۔ وہ یہ بھی بھول جاتا ہے کہ سچی محبت میں قربانی ہوتی ہے، ضد نہیں۔

ایسی چاہت میں نہ برکت ہوتی ہے، نہ سکون۔ یہ صرف خود غرضی ہوتی ہے جو محبت کا لبادہ اوڑھ کر دوسروں کو زخمی کرتی ہے۔

اندھی محبت دل کو نہیں، صرف انا کو تسکین دیتی ہے۔ اور آخر میں، انسان کو خالی ہاتھ چھوڑ جاتی ہے۔

ختم شُد